روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:07
طلوع آفتاب	06:22
زوال آفتاب	12:39
غروب آفتاب	06:56

آج کی حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کو دیکھا جس کے سر کے کچھ بال مونڈ دیئے گئے اور کچھ چھوڑ دیئے گئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس سے منع فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ یا تو پورا سر مونڈا جائے یا پورے سر پر بال چھوڑ دیئے جائیں (مسلم) بالوں کی سنت یہ ہے کہ سر کے بال سب طرف سے برابر ہوں کہیں سے چھوٹے اور کہیں سے بڑے نہ ہوں اور مونڈنا ہو تو پورے سر کے بال مونڈے جائیں۔

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 239, Saturday- 29 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۳۹ ۞ ہفتہ، ۲۹/اگست، ۲۰۲۶، ۱۵/ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴/روپیے، صفحات:۸

چترکوٹ میں سیلاب کا خوفناک نظارہ، منداکنی ندی نے توڑا ۲۳/سالہ ریکارڈ

منداکنی کی آبی سطح بڑھنے کی وجہ سے کروی شہر میں ندی پر بنے پل کے اوپر سے پانی بہنے لگا۔ اس کے نتیجے میں جھانسی-مرزاپور نیشنل ہائی وے-35 پر آمد و رفت بند کر دی گئی ہے

اتر پردیش کے چترکوٹ ضلع میں مسلسل ہو رہی بارش کے بعد منداکنی ندی نے ایک بار پھر اپنی غضب ناک شکل دکھائی ہے۔ ندی کی آبی سطح خطرے کے نشان سے بہت اوپر پہنچ گئی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ پلکت گرگ کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق منداکنی نے گزشتہ 23 سال کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ 2003 میں ندی کی آبی سطح تقریباً 134 سینٹی میٹر درج کی گئی تھی، اور اس بار یہ 134.02 سینٹی میٹر تک پہنچ گئی ہے۔ منداکنی کی بڑھتی ہوئی آبی سطح سے اتر پردیش-مدھیہ پردیش سرحد پر واقع رام گھاٹ پوری طرح سیلاب کی زد میں آ گیا ہے۔ گھاٹ کی سینکڑوں دکانیں پانی میں ڈوب گئی ہیں۔ کئی مٹھوں اور مندروں کے اندر بھی پانی داخل ہو چکا ہے۔ حالات اتنے خراب ہیں کہ لوگ اپنی جان بچانے کے لیے گھروں کی چھتوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ انتظامیہ نے لوگوں کو متاثرہ علاقوں سے بذریعہ ہیلی کاپٹر محفوظ مقامات پر پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ ندی کا بہاؤ اتنا تیز ہے کہ رام گھاٹ میں ہنومان دھارا جانے والے راستے پر بنا پل پانی کی تیز دھار میں بہہ گیا۔ چترکوٹ سے مدھیہ پردیش کے ستنا ضلع کی جانب جانے والے راستے پر بھی سیلاب کا پانی بھر گیا ہے۔ جن سڑکوں پر پہلے گاڑیاں دوڑتی تھیں، وہاں اب کشتیوں کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ کشتی کے ذریعے سیلاب میں پھنسے لوگوں کو بحفاظت باہر نکالا جا رہا ہے۔ منداکنی کا پانی اب اتر پردیش اور مدھیہ پردیش کی سرحد کے بڑے حصے میں پھیل گیا ہے۔ اتر پردیش کے چترکوٹ میں ترونہا، گوبریا اور بہادر سمیت کئی گاؤں متاثر ہوئے ہیں۔ کئی لوگ سیلاب کے درمیان پھنس گئے، جنہیں انتظامیہ اور ایس ڈی آر ایف کی ٹیموں نے ریسکیو کر کے محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ صورتحال کو دیکھتے ہوئے اتر پردیش اور مدھیہ پردیش دونوں ریاستوں کی انتظامیہ الرٹ موڈ پر ہے۔ سیلاب کی سنگین صورتحال کو دیکھتے ہوئے انتظامیہ نے گھاٹوں اور پانی جمع ہونے والے علاقوں میں لوگوں کی آمد و رفت روک دی ہے۔ مسلسل اعلانات کے ذریعہ لوگوں سے محفوظ مقامات پر جانے کی اپیل کی جا رہی ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے متاثرہ خاندانوں کے قیام اور کھانے پینے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ افسران کی ٹیمیں مسلسل سیلاب سے متاثرہ علاقوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ پلکت گرگ نے بتایا کہ سیلاب سے متعلق رات میں ہی انتظامیہ کی ٹیموں نے لوگوں کو الرٹ کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس وجہ سے بڑی تعداد میں لوگوں کو پہلے ہی محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ کے مطابق جہاں پانی جمع ہوا ہے اور لوگ پھنسے ہوئے ہیں، وہاں راحت اور بچاؤ مہم مسلسل جاری ہے۔ سیلاب سے نمٹنے کے لیے 4 این ڈی آر ایف ٹیمیں، 4 ایس ڈی آر ایف ٹیمیں اور 2 پی اے سی سے ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ 10 مزید ٹیمیں بھی بلائی گئی ہیں، جنہیں ضرورت کے مطابق پانی جمع ہونے والے اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں تعینات کیا جائے گا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ ترجیح سیلاب میں پھنسے لوگوں کو بحفاظت نکالنا ہے۔ مدھیہ پردیش انتظامیہ کی جانب سے ہیلی کاپٹر کی مدد سے بھی ریسکیو آپریشن چلایا گیا۔ سیلاب میں پھنسے کئی لوگوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعہ بحفاظت نکالا گیا۔ جن مقامات تک ٹیمیں کشتی کے ذریعے پہنچ سکتی ہیں، وہاں کشتیوں کی مدد سے لوگوں کو باہر لایا جا رہا ہے۔ ایس ڈی آر ایف اور این ڈی آر ایف کے جوان مسلسل متاثرہ علاقوں میں مہم چلا رہے ہیں۔ منداکنی کی آبی سطح بڑھنے کی وجہ سے کروی شہر میں ندی پر بنے پل کے اوپر سے پانی بہنے لگا۔ اس کے نتیجے میں جھانسی-مرزاپور نیشنل ہائی وے-35 پر آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ پل کے دونوں جانب گاڑیوں کی لمبی قطار لگ گئی اور کئی گھنٹوں تک جام کی صورتحال بنی رہی۔ انتظامیہ نے لوگوں سے غیر ضروری طور پر سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں نہ جانے کی اپیل کی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ انتظامیہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی سلامتی اور راحت کے انتظامات پر مسلسل نظر رکھ رہی ہے۔ متاثرہ خاندانوں کے لیے قیام اور کھانے پینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ افسران اور امدادی ٹیموں کو حساس علاقوں میں تعینات کیا گیا ہے۔

لال قلعہ دھماکہ معاملہ میں این آئی اے کی چارج شیٹ نے کیے کئی اہم انکشافات، ۵۸۸/گواہوں کے بیانات ہیں درج

تحقیقات جموں وکشمیر، ہریانہ، اتر پردیش، مہاراشٹر، گجرات اور دہلی-این سی آر تک پھیلی ہوئی ہیں۔ این آئی

اے نے 395 سے زیادہ دستاویزات اور 200 سے زائد ضبط شدہ سامان/شواہد کو چارج شیٹ کا حصہ بنایا ہے۔ خصوصی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) عدالت نے لال قلعہ دھماکہ معاملے میں این آئی اے کی چارج شیٹ کا نوٹس لیا ہے۔ این آئی اے نے اس معاملے میں 13 ملزمین کے خلاف چارج شیٹ داخل کی ہے۔ چارج شیٹ میں عمران نبی (متوفی)، عامر راشد علی، یاسر بلال وانی، مزمل، عادل احمد راتھر، مفتی عرفان احمد، شاہین، شعیب، بلال اور یاسر احمد ڈار سمیت 13 ملزمین شامل ہیں۔ این آئی اے کی تحقیقات جموں وکشمیر، ہریانہ، اتر پردیش، مہاراشٹر، گجرات اور دہلی-این سی آر تک پھیلی ہوئی ہیں۔ لال قلعہ دھماکہ معاملے کی تحقیقات کے دوران 588 گواہوں کے بیانات درج کیے گئے۔ این آئی اے نے 395 سے زیادہ دستاویزات اور 200 سے زائد ضبط شدہ سامان/شواہد کو چارج شیٹ کا حصہ بنایا ہے۔ خصوصی این آئی اے عدالت نے معاملے کی اگلی سماعت 9 ستمبر کو مقرر کی ہے۔ لال قلعہ کے باہر 10 نومبر 2025 کو کار میں بم دھماکہ ہوا تھا، جس میں 15 افراد کی موت ہوئی تھی اور کئی لوگ زخمی ہوئے تھے۔ این آئی اے کے مطابق تمام ملزمین دہشت گرد تنظیم انصار غزوات الہند سے وابستہ تھے، جو القاعدہ کی ہی ایک شاخ ہے۔ این آئی اے نے دعویٰ کیا ہے کہ ملزمین نے 'آپریشن ہیولی ہند' کے نام سے ایک مہم شروع کی تھی، جس کا مقصد انتہا پسندانہ نظریے کو پھیلانا اور جمہوری حکومت کے خلاف سازش کرنا تھا۔ این آئی اے کی چارج شیٹ میں شامل ملزمین میں بیشتر ڈاکٹر اور تعلیم یافتہ پیشہ ور افراد شامل ہیں، جو انتہا پسندی سے متاثر ہو کر اس سازش کا حصہ بنے۔ دہشت گرد طفیل احمد بھٹ کی ٹیلی فون سہولت سے متعلق عرضی پر گزشتہ بار دیے گئے حکم کی رپورٹ نہ ملنے پر عدالت نے متعلقہ جیل سپرنٹنڈنٹ کو ذاتی طور پر یا ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پیش ہونے کی ہدایت دی تھی۔ این آئی اے نے عدالت کو بتایا ہے کہ مزید تحقیقات ابھی جاری ہیں۔

ایوریسٹ کمپنی کی ہینگ پر ایف ایس ایس اے آئی نے لگائی پابندی

گرم مصالحہ اور چکن مصالحہ میں بھی ملی گڑبڑی

ضابطے کے مطابق کمپاؤنڈیڈ ہینگ بنانے کے لیے اصلی ہینگ کو گوند، نشاستے اور آٹے کے ساتھ ملایا جاتا ہے، لیکن اس میں کم از کم 5 فیصد الکحل سولیوبل ایکسٹریکٹ ہونا ضروری ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی یعنی 'فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈس اتھارٹی آف انڈیا' نے 2 بڑے مصالحہ برانڈز 'ایوریسٹ' اور 'لال جی گودھو' کی کمپاؤنڈڈ ہینگ کی فروخت پر روک لگانے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ دونوں کمپنیوں کی ہینگ کے نمونے جانچ میں مقررہ معیارات سے کم پائے جانے کے بعد لیا گیا ہے۔ ایجنسی نے واضح کیا ہے کہ یہ پابندی صرف ہینگ کی مصنوعات پر نافذ ہے اور ان کمپنیوں کے انڈا کری مصالحہ، چکن کری مصالحہ یا گرم مصالحہ جیسی دیگر مصنوعات پر کوئی روک نہیں ہے۔ یہ جانچ ایک صارف کی شکایت کے بعد شروع ہوئی تھی، جس کے بعد پورے بازار میں موجود ہینگ کے برانڈز کی جانچ کی گئی۔ اس معاملے کی شروعات اس وقت ہوئی جب ایک صارف نے کسی مخصوص برانڈ کی ہینگ کے معیار کو لے کر شکایت درج کرائی۔ اس کے بعد ایف ایس ایس اے آئی نے بازار میں موجود تمام بڑے ہینگ برانڈز کی جانچ شروع کی۔ ابتدائی لیب رپورٹ میں سامنے آیا کہ ایوریسٹ اور لال جی گودھو، دونوں کمپنیوں کی کمپاؤنڈیڈ ہینگ مقررہ معیارات پر پوری نہیں اتری۔ اس کے بعد ممبئی میں واقع ان دونوں کمپنیوں کی مرکزی لائسنس یافتہ یونٹس سے نمونے لیے گئے اور جانچ کے لیے بھیجے گئے۔ یہی نہیں، گجرات کے امبر گاؤں میں ایوریسٹ کی ایک اور یونٹ پر گجرات کے ریاستی محکمۂ خوراک کے ساتھ مل کر نمونے لیے گئے۔ جانچ میں تمام نمونے ناقص معیار کے پائے گئے۔ ضابطے کے مطابق کمپاؤنڈیڈ ہینگ بنانے کے لیے اصلی ہینگ کو گوند، نشاستے اور آٹے کے ساتھ ملایا جاتا ہے، لیکن اس میں کم از کم 5 فیصد الکحل سولیوبل ایکسٹریکٹ ہونا ضروری ہے۔ جانچ میں پایا گیا کہ ان کمپنیوں کی مصنوعات میں یہ مقدار صرف 0 سے 3 فیصد تھی، یعنی اصلی ہینگ مقررہ مقدار سے تقریباً 30 سے 40 فیصد کم ملائی جا رہی تھی۔ اس کے علاوہ لال جی گودھو کی یونٹ سے لیے گئے اصلی ہینگ کی 6 اقسام کی بھی جانچ کی گئی۔ قواعد کے مطابق اصلی ہینگ میں نشاستے کی مقدار ایک فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

منی پور میں 'زیڈ یو ایف' کے ۲/گروپوں میں شدید گولی باری، ۲/افراد جاں بحق، ۶/دیگر زخمی

افسران کا کہنا ہے کہ زیڈ یو ایف-کے سے منسلک مسلح کیڈرز نے نونی تھانہ حلقہ کے نونگلٹیک گاؤں میں منصوبہ بنا کر حملہ کیا۔ گولی باری کئی منٹ تک جاری رہی

منی پور واقع نونی ضلع میں ایک مسلح تنظیم کے 2 گروپوں کے درمیان پُرتشدد تصادم نے علاقے میں خوف و دہشت کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں میں پیش آئے الگ الگ واقعات میں 2 لوگوں کی موت ہو گئی ہے، جبکہ 6 دیگر افراد زخمی بتائے جا رہے ہیں۔ دونوں واقعات میں جیلیانگرونگ یونائٹیڈ فرنٹ (زیڈ یو ایف) کے 2 گروپوں کے درمیان تشدد کی بات سامنے آئی ہے۔ افسران کے مطابق ہفتہ کی صبح نونی ضلع کے نونگلٹیک پارٹ-2 اور ہاؤچونگ کے درمیان دوبارہ گولی باری کی آوازیں سنی گئیں۔ یہ علاقہ نونی ضلع ہیڈکوارٹر سے تقریباً 5 کلومیٹر شمال مشرق میں ہے۔ ہفتہ کی صبح تقریباً 6 بجے گولی باری شروع ہونے کی جانکاری ملی۔ اندیشہ ہے کہ اس میں زیڈ یو ایف-جے اور زیڈ یو ایف-کے گروپوں کے کیڈر شامل تھے۔ افسران کا کہنا ہے کہ زیڈ یو ایف-کے سے منسلک مسلح کیڈرز نے نونی تھانہ حلقہ کے نونگلٹیک گاؤں میں منصوبہ بنا کر حملہ کیا۔ گولی باری کئی منٹ تک جاری رہی۔ اس دوران دھماکہ خیز مادوں کا بھی استعمال کیے جانے کی بات سامنے آئی ہے۔ سیکورٹی فورسز کے مطابق اس گولی باری میں زیڈ یو ایف-جے گروپ کا ایک کیڈر مارا گیا۔ اس کی شناخت جانگائی لونگ (29 سال) کی شکل میں ہوئی ہے۔ وہ ملکتینا گاؤں کا رہنے والا تھا اور تنظیم میں خود کو سیکنڈ لیفٹیننٹ بتاتا تھا۔ جانگائی لونگ کو گولی اور چھرّے لگے تھے۔ حملہ میں اسی گروپ کے 6 دیگر لوگ بھی زخمی ہوئے ہیں۔ سبھی زخمیوں کو علاج کے لیے امپھال کے 2 الگ الگ اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ گولی باری کی خبر ملنے کے بعد مقامی میرا پیبی یعنی خاتون گروپ کے اراکین اور پولیس اہلکاروں نے جائے حادثہ تک پہنچنے کی کوشش کی۔ حالانکہ سیکورٹی سے متعلق فکر کے سبب وہ موقع تک نہیں پہنچ سکے۔ اس کے بعد سیکورٹی فورسز نے علاقے کے حالات کی جانکاری حاصل کی۔ ہفتہ کی گولی باری میں کسی دیگر شخص کے ہلاک ہونے کی ابھی آفیشیل جانکاری نہیں ملی ہے۔ نونی ضلع میں دونوں گروپوں کے درمیان یہ پہلا گولی باری کا واقعہ نہیں ہے۔ اس سے ایک دن قبل بھی اوکٹن گاؤں میں دونوں گروپوں کے درمیان تصادم کی خبر سامنے آئی تھی۔ یہ علاقہ نونی تھانہ حلقہ کے ہاؤچونگ سب ڈویژن میں آتا ہے۔ پولیس رپورٹ کے مطابق جمعہ کو دوپہر تقریباً 3.30 بجے سے 4 بجے کے درمیان گولی باری ہوئی۔ اوکٹن گاؤں نونی تھانے سے تقریباً 21 کلومیٹر شمال مشرق میں ہے۔ پولیس کو گولی باری کی پختہ خبر ملی تھی۔ اس کے بعد جانکاری حاصل کی گئی۔

مختصر مگر اہم خبریں

وزیر اعظم مودی کا ازبکستان پہنچنے پر والہانہ استقبال

تاشقند (ازبکستان)، 29 اگست۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی اپنے دو ملکوں کے دورے کے پہلے مرحلے میں ہفتہ کو ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند پہنچے۔ ہوائی اڈے پر پی ایم مودی کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ہوائی اڈے پر ازبکستان کے صدر شوکت مرزیوئیف نے گلے لگا کر ان کا استقبال کیا۔ دورے کے دوران وزیر اعظم ازبک صدر شوکت مرزیوئیف کے ساتھ وفود کی سطح پر بات چیت کریں گے تاکہ دونوں ممالک کے درمیان سٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط کیا جا سکے۔ دونوں رہنما تجارت اور سرمایہ کاری، دفاع، ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی، توانائی، تعلیم اور عوام سے عوام کے شعبوں میں تعاون کا جائزہ لیں گے اور آگے کی سڑک کا ایجنڈا طے کریں گے۔ اپنے روانگی کے بیان میں پی ایم مودی نے کہا کہ ہندوستان-ازبکستان اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں حالیہ برسوں میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا، "میں تجارت اور سرمایہ کاری، ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی، دفاع، توانائی میں تعاون کو مزید گہرا کرنے اور دوست بھارت اور یانگی ازبکستان کے اپنے مشترکہ وژن کو آگے بڑھانے پر صدر میرزیوئیف کے ساتھ اپنی بات چیت کا منتظر ہوں۔" پی ایم مودی نے کہا کہ وہ تاشقند اسٹیٹ یونیورسٹی آف اورینٹل اسٹڈیز میں شاستری میموریل اور مہاتما گاندھی سینٹر کا بھی دورہ کریں گے، جو ہمارے دونوں ممالک کو باندھنے والے قریبی ثقافتی اور لوگوں کے درمیان تعلقات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ تاشقند سے، کرغیز جمہوریہ کے صدر صدیر ژاپاروف کی دعوت پر، وزیر اعظم مودی اس اہم تنظیم کے 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر 26ویں ایس سی او چوٹی کانفرنس میں شرکت کے لیے بشکیک جائیں گے۔

کھڑگے کے اسٹیج کا 'شدھی کرن' کرنے والوں کے خلاف ایف آئی آر کا حکم دیں وزیر اعظم: راہل گاندھی

راہل گاندھی نے ہلدوانی کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "جب کانگریس کے قومی صدر کے ساتھ اس طرح کا واقعہ ہو سکتا ہے تو عام لوگوں کے خلاف بھی ایسے واقعات ہوتے ہوں گے۔" لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے ہفتہ کو پریس کانفرنس کرتے ہوئے بی جے پی اور آر ایس ایس کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے کے ہلدوانی دورے کے ذکر کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ ان کی تقریر والی جگہ پر 'شدھی کرن' کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس معاملے میں کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ راہل گاندھی نے کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہلدوانی کے رام لیلا میدان میں جہاں انہوں نے تقریر کی تھی، وہاں 'شدھی کرن' کیا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں وزیر اعظم مداخلت کریں اور ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیں۔ راہل گاندھی نے ہلدوانی کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "جب کانگریس کے قومی صدر کے ساتھ اس طرح کا واقعہ ہو سکتا ہے تو عام لوگوں کے خلاف بھی ایسے واقعات ہوتے ہوں گے۔" ان کا مطالبہ ہے کہ اس معاملے میں جلد از جلد کارروائی کی جائے۔ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ "شدھی کرن دراصل چھوا چھوت ہی کا دوسرا نام ہے اور اسی لیے آئین میں اسے غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔" انہوں نے الزام عائد کیا کہ اس طرح کی رسم کے ذریعے دلتوں کو ناپاک قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے اسے غیر آئینی قرار دیتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ گاؤں کے ساتھ ساتھ شہروں میں بھی دلتوں کے ساتھ امتیازی سلوک ہوتا ہے۔ انہوں نے کنویں سے پانی لینے پر پابندی اور چائے کی دکانوں پر الگ الگ کپ دیے جانے کی مثال دی۔ انہوں نے راجستھان اور اتراکھنڈ کا ذکر کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ راجستھان میں سی ایل پی لیڈر کے مندر جانے کے بعد مندر کا 'شدھی کرن' کیا گیا تھا۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں آج بھی دلتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔

اقوام متحدہ کی امریکہ اور ایران سے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی اپیل

جس کے تحت دونوں ممالک کو حتمی معاہدے تک پہنچنے کیلئے ۶۰/دن کے اندر مذاکرات کرنے تھے۔

اقوام متحدہ کی جانب سے امریکہ اور ایران سے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے بتایا کہ سکریٹری جنرل انتونیو گوتیرس نے امریکہ اور ایران سے سفارت کاری کے ذریعے تنازعہ ختم کرنے کے لیے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی اپیل کی ہے۔ جنگ کے 6 ماہ مکمل ہونے کے بعد امریکہ اور ایران کے درمیان تعطل کے شکار مذاکرات کے بارے میں سکریٹری جنرل کی رائے پوچھے جانے پر ترجمان اسٹیفن دوجارک نے کہا کہ "یہ جاری تنازعہ کے 6 ماہ مکمل ہونے کا ایک افسوس ناک مرحلہ ہے۔ ہم ایک بار پھر اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اس کا واحد حل سفارتی حل ہے۔ اور ہم امریکہ اور اسلامی جمہوریہ ایران، دونوں سے بامعنی مذاکرات کرنے کی اپیل کرتے ہیں۔" خبر رساں ایجنسی 'سنہوا' کی رپورٹ کے مطابق دوجارک نے کہا کہ اقوام متحدہ قطر، پاکستان، مصر، سعودی عرب اور کویت کی ثالثی کی کوششوں کی مکمل حمایت کرتا ہے اور سکریٹری جنرل ان کے رابطے میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو بات واضح ہے اور سکریٹری جنرل کے لیے باعث تشویش بنی ہوئی ہے، وہ اس تنازعہ کے تباہ کن انسانی اور معاشی نتائج ہیں، جن میں غذائی رسد پر عالمی معاشی اثرات، انسانی امدادی سامان کا نہ پہنچ پانا، کھاد کی محدود دستیابی اور توانائی کی قیمتوں میں اضافہ شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے کہا کہ اس تنازعہ کے لیے سکریٹری جنرل کے ذاتی ایلچی جین ارنالٹ فریقین اور ثالثوں کی مدد کرنے اور ایک پائیدار حل تک پہنچنے کے لیے دستیاب ہیں اور ان کے رابطے میں ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری کو ایران کے خلاف فوجی حملے شروع کیے تھے۔ اس کے جواب میں ایران نے اسرائیل اور خلیج میں امریکی فوجی اڈوں پر حملے کیے۔ آبنائے ہرمز بڑی حد تک بند ہو گئی، جس سے تیل اور دیگر اشیاء کی نقل و حرکت میں شدید رکاوٹ پیدا ہوئی۔ 18 جون کو امریکہ اور ایران نے ایک مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے تھے، جس کے تحت دونوں ممالک کو حتمی معاہدے تک پہنچنے کے لیے 60 دن کے اندر مذاکرات کرنے تھے۔ تاہم دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی دوبارہ بڑھنے کے بعد مذاکرات کا مستقبل غیر یقینی بنا ہوا ہے۔

نیپال سے بہہ کر ہندوستان کی ندی میں پہنچ رہیں لاشیں

سیلاب کی خوفناک تصویر آئی سامنے

نارائنی ندی میں صرف پانی نہیں بہہ رہا بلکہ سیلاب کے پانی کے ساتھ لاشیں، لکڑیاں، گھریلو سامان اور سلنڈر سمیت کئی چیزیں بھی ہندوستان کی طرف آ رہی ہیں۔ نیپال میں آئے شدید سیلاب کا اثر اب ہندوستان کی ندی میں بھی دکھائی دینے لگا ہے۔ نارائنی ندی میں سیلاب کے پانی کے ساتھ لاشیں بہہ کر مہاراج گنج تک پہنچ رہی ہیں، یہاں اب تک 4 لاشیں ملی ہیں۔ ندی میں بہہ کر آنے والی لاشوں، ملبے، لکڑیوں اور سامان کی یہ تصاویر سیلاب کی تباہی کا دردناک منظر پیش کر رہی ہیں۔ نارائنی ندی میں صرف پانی نہیں بہہ رہا بلکہ سیلاب کے پانی کے ساتھ لکڑیاں، گھریلو سامان، سلنڈر سمیت کئی چیزیں بھی ہندوستان کی طرف آ رہی ہیں۔ اسی دوران راحت اور بچاؤ کے کام میں مصروف جوانوں کو ندی میں کچھ مشتبہ چیزیں نظر آئیں۔ قریب جا کر دیکھا گیا تو وہاں لاشیں پڑی تھیں۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق مہاراج گنج انتظامیہ نے لاشیں ملنے کی اطلاع نیپال کو بھیج دی ہے۔ شناخت سے متعلق تصاویر اور ویڈیوز بھی شیئر کی گئی ہیں۔ اب مزید کارروائی کے حوالے سے نیپال انتظامیہ کے فیصلے کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ ندی پر تعینات بچاؤ ٹیم مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ جیسے ہی کوئی مشتبہ چیز دکھائی دیتی ہے، جوان موقع پر پہنچ کر اس کی جانچ کرتے ہیں۔ انسانی لاش ملنے پر اسے باہر نکال کر ضروری کارروائی کے بعد مردہ خانے بھیج دیا جاتا ہے۔ سیلاب کے بعد ندی کے ساتھ بہہ کر آئے سامان کو نکالنے کے لیے کچھ لوگ اپنی جان خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ ریسکیو ٹیم انہیں بار بار ندی سے دور رہنے کی وارننگ دے رہی ہے۔ اس کے باوجود کئی لوگ لکڑی اور دوسری چیزیں نکالنے کے لیے پانی کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ دوسری جانب نیپال کے نول پراسی مشرقی ضلع میں جمعہ کی شام تک نارائنی ندی کے مختلف حصوں سے 158 لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ ان میں 109 لاشیں مکمل حالت میں ملی ہیں، جبکہ 49 معاملات میں جسم کے مختلف حصے برآمد ہوئے ہیں۔ برآمد شدہ لاشوں میں 31 خواتین، 51 مرد، 8 بچے اور 11 بچیاں شامل ہیں۔

ریزرویشن تنازعہ: مودی حکومت کے ۲/وزراء میں شروع ہوئی جنگ، چراغ نے مانجھی سے 'استعفیٰ' کا کیا مطالبہ

ریزرویشن کو لے کر موجودہ تنازعہ کی جڑ ۲۰۲۴/کے سپریم کورٹ کے ایک اہم فیصلے میں ہے، عدالت نے ریاستوں کو ایس سی اور ایس ٹی زمرے کے اندر ذیلی درجہ بندی یعنی سب کلاسیفکیشن کی اجازت دی تھی

ریزرویشن کے معاملے پر این ڈی اے کی 2 اتحادی پارٹیوں کے درمیان تنازعہ اب کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ مرکزی وزیر چراغ پاسوان نے اپنے ہی اتحادی اور مرکزی وزیر جیتن رام مانجھی کے 'استعفیٰ' کا مطالبہ کر دیا ہے۔ مانجھی کی پارٹی 'ہم' یعنی ہندوستانی عوام مورچہ نے ریزرویشن پالیسی پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے بعد دونوں لیڈران کے درمیان بیان بازی تیز ہو گئی ہے۔ چراغ پاسوان کا کہنا ہے کہ اگر جیتن رام مانجھی ریزرویشن میں کریمی لیئر اور ذیلی کوٹے کی بات کرتے ہیں تو انہیں پہلے خود 'استعفیٰ' دینا چاہیے۔ انہوں نے مانجھی کے بیٹے اور بہار حکومت میں وزیر سنتوش کمار سمن کے 'استعفیٰ' کا بھی مطالبہ کیا۔ دراصل دونوں پارٹیاں بہار اور مرکز میں این ڈی اے کی اتحادی ہیں۔ ایسے میں 2 مرکزی وزرا کے درمیان اس طرح کا تنازعہ اتحاد میں رسہ کشی کی بحث کو بڑھا رہا ہے۔ تنازعہ کی شروعات 'ہم' کی جانب سے درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے ریزرویشن میں ذیلی کوٹہ دینے کے مطالبہ سے ہوئی۔ مانجھی کے بیٹے سنتوش کمار سمن نے کہا کہ ریزرویشن پر نظر ثانی ضروری ہے۔ ریزرویشن کا فائدہ سب سے کمزور اور طویل عرصہ سے پسماندہ ذاتوں تک بھی پہنچنا چاہیے۔ سمن نے واضح کیا کہ ان کی پارٹی ریزرویشن ختم کرنے کا مطالبہ نہیں کر رہی ہے۔ بس ریزرویشن کو زیادہ منصفانہ اور مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ابھی ریزرویشن کا فائدہ صرف چند برادریوں تک زیادہ پہنچ رہا ہے۔ جیتن رام مانجھی بہار کے مُسہر سماج سے آتے ہیں۔ یہ دلت سماج کے سب سے پسماندہ گروپوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ 'ہم' کا کہنا ہے کہ دلت ریزرویشن کا فائدہ پاسوان اور روی داس جیسی کچھ برادریوں کو زیادہ ملا ہے۔ دوسری جانب کئی دیگر دلت برادریاں اب بھی پیچھے ہیں۔ سنتوش کمار سمن نے دعویٰ کیا کہ ان کی مُسہر برادری سے اب تک ایک بھی شخص آئی اے ایس افسر نہیں بن پایا ہے۔ اسی بنیاد پر 'ہم' ریزرویشن کے اندر زیادہ کمزور برادریوں کے لیے الگ انتظام کا مطالبہ کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ریزرویشن کو لے کر موجودہ تنازعہ کی جڑ 2024 کے سپریم کورٹ کے ایک اہم فیصلے میں ہے۔ عدالت نے ریاستوں کو ایس سی اور ایس ٹی زمرے کے اندر ذیلی درجہ بندی یعنی سب کلاسیفکیشن کی اجازت دی تھی۔ اس کا مقصد ان طبقات میں سب سے زیادہ پسماندہ ذاتوں تک ریزرویشن کا فائدہ پہنچانا تھا۔ حال ہی میں سپریم کورٹ میں ایک عرضی بھی داخل کی گئی ہے۔ اس میں ایس سی اور ایس ٹی زمرے کے سماجی اور اقتصادی طور پر آگے بڑھ چکے لوگوں کو ریزرویشن کے فائدے سے باہر کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ خوشحال خاندان ریزرویشن کے فائدے پر زیادہ قبضہ کر رہے ہیں۔ عرضی میں 2024 کے فیصلہ کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا کہ آئینی بنچ کے سات میں سے 4 ججوں نے ایس سی اور ایس ٹی زمرے میں بھی کریمی لیئر کا اصول نافذ کرنے کی بات کہی تھی۔ تاہم مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ میں دیے گئے حلف نامہ میں کہا ہے کہ ایس سی اور ایس ٹی پر کریمی لیئر کا اصول نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ فی الحال یہ نظام او بی سی زمرہ میں نافذ ہے۔ اس درمیان مرکزی وزیر چراغ پاسوان نے 'ہم' کے مطالبہ کی کھل کر مخالفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ایس سی ریزرویشن میں کریمی لیئر کی بات کر رہے ہیں، انہیں پہلے ریزرویشن کا فائدہ چھوڑنا چاہیے۔ اگر جیتن رام مانجھی کریمی لیئر کے نظام کے حق میں ہیں تو انہیں پہلے مرکزی وزیر کے عہدے سے 'استعفیٰ' دینا چاہیے۔

جمعیۃ علماء کے تربیتی اجلاس میں ہندو مسلم اتحاد اور باہمی اخوت کے فروغ پر زور

ملک کی مسموم فضا کو تبدیل کرنے کے لئے جمعیۃ علماء کے کارکنان آگے آئیں: مولانا سید اسجد مدنی

ممبئی: جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیر اہتمام منعقدہ تربیتی اجلاس میں باہمی اخوت، ہندو مسلم اتحاد، سماجی خدمت اور مقامی سطح پر جمعیۃ علماء کی سرگرمیوں کو مؤثر بنانے پر خصوصی زور دیا گیا۔ اجلاس میں ریاست بھر سے جمعیۃ علماء کے ذمہ داران، اراکین اور نمائندہ افراد نے شرکت کی۔ تلاوتِ کلام پاک اور نعتِ رسولِ مقبول ﷺ سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں ناظم تربیتی اجلاس مفتی محمد یوسف قاسمی، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر، نے اجلاس کے اغراض و مقاصد اور اس کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اجلاس کی صدارت جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کی۔ انہوں نے تربیتی پروگرام کی مزید تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے منعقد کیا جارہا ہے۔ صدر محترم مولانا سید ارشد مدنی مدظلہ کی ہدایت پر مرکزی مجلس عاملہ کے چار ارکان پر مشتمل کمیٹی برائے ہندو مسلم اتحاد و باہمی اخوت تشکیل دی گئی ہے، جس کے کنوینر مولانا سید اسجد مدنی مدظلہ نائب صدر جمعیۃ علماء ہند ہیں۔ مولانا سید اشہد رشیدی مدظلہ نے کمیٹی کے طریقۂ کار کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس فورم کے تحت منعقد ہونے والے پروگراموں میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کی مؤثر شرکت ضروری ہے۔ اگر کسی پروگرام میں سو افراد ہوں تو کم از کم پچاس افراد دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے بھی شریک ہوں، تاکہ باہمی تعارف، مکالمے اور اخوت کا ماحول پیدا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ایسے پروگرام بڑے میدانوں یا وسیع اجتماعات کی شکل میں منعقد کرنے کے بجائے مقامی سطح پر ہندو مسلم اتفاقِ رائے سے منعقد کیے جائیں۔ پروگرام کے اسٹیج پر سیاسی شخصیات کو مدعو نہ کیا جائے، جبکہ برادرانِ وطن میں سنجیدہ، باشعور اور سماجی میدان میں فعال افراد کو خصوصی طور پر شرکت کی دعوت دی جائے۔ کمیٹی کے کنوینر مولانا سید اسجد مدنی مدظلہ نائب صدر جمعیۃ علماء ہند و کنوینر تحریک ہندو مسلم اتحاد نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی اور جنرل سکریٹری مفتی محمد یوسف قاسمی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ریاست کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے جمعیۃ علماء کے ذمہ داران اور نمائندہ افراد کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ اپنے خطاب میں مولانا سید اسجد مدنی مدظلہ نے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے تاریخی موقف ''قومیں اوطان سے بنتی ہیں، مذاہب سے نہیں'' کو عصرِ حاضر کی اہم ترین ضرورت قرار دیتے ہوئے اس کی دلنشیں تشریح کی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، اس لیے بلا تفریقِ مذہب و ملت مظلوموں، مجبوروں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرنا جمعیۃ علماء کا روزِ اول سے بنیادی مشن رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء کے اسی مشن پر اخلاص کے ساتھ عمل کرتے ہوئے دلوں کو جیتا جاسکتا ہے اور ملک کی مسموم فضا کو محبت، اعتماد اور باہمی اخوت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں مقامی جمعیتوں کو بنیادی کردار ادا کرنا ہوگا، جبکہ ضلعی اور ریاستی سطح کی جمعیتوں کا کام نگرانی، رہنمائی اور سرپرستی فراہم کرنا ہے۔ مولانا مدنی نے جمعیۃ علماء کے دستورِ اساسی کی روشنی میں مقامی جمعیتوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کہا کہ مقامی جمعیت کے علاوہ دیگر سطحوں کی جمعیتیں ایک مقررہ مدت کے لیے تشکیل دی جاتی ہیں، جبکہ مقامی جمعیۃ کی تشکیل کے لیے کوئی متعین مدت نہیں رکھی گئی۔ دستور میں ہر سال کم از کم دو مقامی جمعیتیں قائم کرنے کی تاکید بھی کی گئی ہے، جس سے مقامی سطح پر تنظیمی و سماجی کام کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ مولانا مدنی کی ہدایت پر اجلاس کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے تمام شرکائے اجلاس سے عہد لیا کہ وہ اپنی اپنی مقامی سطح پر جمعیۃ علماء کے بینر تلے برادرانہ اخوت، ہندو مسلم اتحاد، باہمی اعتماد اور خدمتِ خلق کے اس مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ آخر میں مولانا سید اسجد مدنی مدظلہ کی دعا کے ساتھ تربیتی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں شرکائے اجلاس نے نمازِ ظہر ادا کی اور ظہرانے میں شرکت کی۔

پیڈسٹرین فرسٹ مہم کے پہلے مرحلے میں

ممبئی بھر میں ۱۳۴ رفٹ پاتھ تجاوزات سے پاک

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) کی جانب سے شروع کی گئی پیڈسٹرین فرسٹ مہم کے ایک حصے کے طور پر، مختلف محکمے پیدل چلنے والوں کے لیے محفوظ، آسان اور رکاوٹ سے پاک راستوں کو یقینی بنانے کے لیے تجاوزات ہٹانے کی مہم چلا رہے ہیں۔ اس مہم کے پہلے مرحلے میں 200 نشان زد فٹ پاتھوں میں سے 134 سے تجاوزات کا صفایا کر دیا گیا ہے، جس سے مجموعی طور پر 197 کلومیٹر کے علاقے کو مؤثر طریقے سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں، گزشتہ دو دنوں میں بھنڈوپ ریلوے اسٹیشن (مغربی) کے قریب فٹ پاتھوں پر 94 غیر مجاز اسٹالوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ہائیکورٹ کی ہدایت کے مطابق میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی رہنمائی میں، بی ایم سی ممبئی بھر میں فٹ پاتھوں سے غیر مجاز ہاکروں اور تجاوزات کو فوری طور پر ہٹانے کے لیے پیڈسٹرین فرسٹ مہم کو نافذ کر رہی ہے۔ کمشنر بھیڈے نے ایڈیشنل میونسپل کمشنروں، ڈپٹی کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو اس مہم پر سختی سے عمل آوری کو یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے۔ وہ ذاتی طور پر ہر انتظامی وارڈ میں ہونے والی پیش رفت اور ان وارڈوں کے اندر مختلف محکموں کی طرف سے کی گئی کارروائیوں کا بھی جائزہ لے رہی ہیں۔ میونسپل انتظامیہ نے ممبئی کی تاجر برادری اور شہریوں سے اس مہم میں تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔ ممبئی میں فٹ پاتھوں کو پیدل چلنے والوں کے لیے قابل رسائی بنانے کے لیے 'پیڈسٹرین فرسٹ' (پداچاری پرتھم) مہم شروع کی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے، بھاری پیدل چلنے والوں کی آمدورفت والے علاقوں جیسے کہ بھنڈوپ ریلوے اسٹیشن کے آس پاس کے علاقوں میں فٹ پاتھ سے رکاوٹوں کو دور کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں بھنڈوپ کے علاقے میں 14 فٹ پاتھوں پر سے تجاوزات ہٹائی جارہی ہیں۔ ان فٹ پاتھوں میں سے تقریباً 11 سے تجاوزات کو ختم کرنے کا کام پہلے ہی شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ آپریشن ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے، ڈپٹی کمشنر (زون 6) مسٹر سنتوش کمار دھونڈے اور اسسٹنٹ کمشنر (ایس۔ وارڈ) سمرین سید کی رہنمائی میں کیا گیا۔ اس کارروائی سے پیدل چلنے والوں کے لیے بھانڈوپ ریلوے اسٹیشن آنے اور جانے کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ یہ چوٹی کے اوقات میں ٹریفک اور پیدل چلنے والوں کی بھیڑ کو کم کرنے میں مدد کرے گا۔ مزید برآں، شہریوں کو اب بھانڈوپ ریلوے اسٹیشن کے علاقے سے لال بہادر شاستری مارگ کی طرف جانے والے رکاوٹوں سے پاک فٹ پاتھ تک رسائی حاصل ہوگی۔ آپریشن میں 5 جے سی بی، 10 ڈمپر، 50 سے زائد افسران اور عملے کے ارکان، 100 مزدور، اور 70 سے زائد پولیس اہلکار شامل تھے۔ 'پیڈسٹرین فرسٹ' مہم کے ساتھ ساتھ، 'ایس' وارڈ 'کوڑے کے خطرے سے دوچار مقامات' (GVPs) کو ختم کرنے کے لیے بھی خصوصی کوششیں کر رہا ہے جو کہ بڑی مقدار میں کچرے کے جمع ہونے کا خطرہ ہے۔ کاروباری مالکان اور شہریوں سے اپیل: ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) انتظامیہ شہریوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ یاد رکھیں کہ فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کی محفوظ اور آسان نقل و حرکت کے لیے بنائے گئے ہیں۔

منوج جرانگے نے دوبارہ بھوک ہڑتال شروع کی

پولیس نے جاری کیا نوٹس، ۱۰ رشرائط نافذ

منوج جرانگے پاٹل نے مہاراشٹر میں مراٹھا برادری کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں، احتجاجی مقام پر جمع ہوں اور اپنے مقصد کے لیے متحد رہیں۔ سماجی کارکن منوج جرانگے پاٹل نے ہفتے کے روز انترولی سارائی میں مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے کو لے کر ایک بار پھر غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برادری کی 3 سالہ جدوجہد اب جیت کے قریب ہے۔ انہوں نے پورے مہاراشٹر میں مراٹھا برادری کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں، احتجاجی مقام پر جمع ہوں اور اپنے مقصد کے لیے متحد رہیں۔ اس غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال سے قبل پولیس نے منوج جرانگے پاٹل کو نوٹس بھیجا۔ جالنا پولیس نے 'بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا' (بی این ایس ایس) کی دفعہ 168 کے تحت یہ نوٹس جاری کیا ہے اور بھوک ہڑتال کے لیے 10 سخت شرائط عائد کیے ہیں۔ اس نوٹس میں پولیس نے واضح کیا ہے کہ بھوک ہڑتال کے دوران نظم و نسق بگڑنی نہیں چاہیے۔ اگر ایسا ہوا تو قانونی کارروائی کی جائے گی اور اس نوٹس کو ثبوت کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ بھوک ہڑتال کی وجہ سے ٹریفک جام نہیں ہونا چاہیے۔ گاڑیوں کی پارکنگ مقررہ جگہ پر ہی کی جانی چاہیے۔ اس کے لیے رضا کار مقرر کیے جائیں اور ان کے نام اور موبائل نمبر پولیس کو فراہم کیے جائیں۔ صوتی آلودگی سے متعلق قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے۔ وقتاً فوقتاً پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے جو ہدایات دی جائیں گی، ان پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر بھوک ہڑتال کے طریقۂ کار یا منصوبے میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے تو پہلے پولیس کو اطلاع دینی ہوگی۔ جالنا کے ضلع مجسٹریٹ کی جانب سے نافذ کیے گئے اجتماع پر پابندی اور اسلحہ رکھنے پر پابندی کے احکامات پر سختی سے عمل کرنا ہوگا۔ بھوک ہڑتال کے مقام پر بجلی کی فراہمی متاثر نہ ہو، اس کے لیے منتظمین کو جنریٹر کا انتظام کرنا ہوگا۔ تحریک کے دوران قانونی نظم و نسق کی صورتحال خراب نہ ہو، اس کا مکمل خیال رکھنا ہوگا۔ کسی بھی ذات، مذہب یا برادری کے جذبات مجروح نہیں ہونے چاہئیں۔ اسٹیج سے کوئی بھی اشتعال انگیز یا اکسانے والی تقریر نہیں کی جانی چاہیے۔ بھوک ہڑتال کے مقام اور اس کے آس پاس آتش گیر اشیا کا استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ سپریم کورٹ اور بامبے ہائی کورٹ کی ممبئی اور اورنگ آباد بنچوں کی جانب سے مختلف عرضیوں میں دی گئی ہدایات کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہیے۔ اس نوٹ پر منوج جرانگے پاٹل نے جواب دیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ان کا احتجاج پرامن ہوگا۔

مچھر مارنے کیلئے تلوار مت چلاؤ، ایم سی اے پر کارروائی معاملہ میں

ایف ڈی اے کو بامبے ہائی کورٹ نے لگائی پھٹکار

ممبئی کرکٹ ایسوسی ایشن (ایم سی اے) کے اندر چلنے والے کھانے پینے کے مراکز کے فوڈ لائسنس مہاراشٹر ایف ڈی اے (فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن) نے معطل کر دیے تھے۔ ایم سی اے نے اس کارروائی کو بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ عدالت نے دوبارہ جانچ کا حکم دیا، نئی جانچ میں تقریباً 98 فیصد قواعد پر عمل پایا گیا۔ اس کے بعد عدالت نے ایف ڈی اے کو پرانے معطلی کے احکامات فوری طور پر واپس لینے کی ہدایت دی۔ ساتھ ہی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''مچھر مارنے کے لیے تلوار مت چلاؤ۔'' عدالت کا واضح طور پر کہنا تھا کہ قواعد پر عمل کرانا ضروری ہے، لیکن کارروائی متوازن ہونی چاہیے۔ واضح رہے کہ ایف ڈی اے نے ایم سی اے کے احاطے میں چلنے والے کھانے پینے کے مراکز کی جانچ کی تھی۔ اس کے بعد 21 اگست کو ان کے فوڈ لائسنس معطل کر دیے گئے تھے۔ ایم سی اے نے اس فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ کا رخ کیا۔ 25 اگست کو عدالت نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے ان مراکز کی دوبارہ جانچ کرانے کا حکم دیا۔ ایف ڈی اے نے 29 اگست کو نئی رپورٹ عدالت میں پیش کی، جس میں تقریباً 98 فیصد تک قواعد پر عمل پایا گیا۔ نئی رپورٹ سامنے آنے کے بعد عدالت نے 21 اگست کو جاری کیے گئے معطلی کے احکامات واپس لینے کو کہا۔ عدالت نے مانا کہ جب دوبارہ جانچ میں بڑے پیمانے پر قواعد پر عمل پایا گیا ہے تو لائسنس معطل رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سماعت کے دوران بنچ نے ایف ڈی اے کے افسران سے یہ بھی پوچھا کہ انہوں نے عدالت کی ہدایت پر ٹھیک طرح سے عمل کیوں نہیں کیا۔ عدالت نے کارروائی کو جلد بازی میں لیا گیا فیصلہ قرار دیا۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ کھانے کی صفائی اور حفاظت کے قواعد پر سختی ضروری ہے لیکن ہر معاملے میں کارروائی اس کی سنگینی کے لحاظ سے ہونی چاہیے۔ اسی بات کو سمجھاتے ہوئے عدالت نے کہا کہ ''مچھر مارنے کے لیے تلوار مت چلاؤ۔'' یعنی کسی معمولی کمی کے جواب میں ضرورت سے بہت بڑی کارروائی نہیں ہونی چاہیے۔ اس دوران عدالت نے یہ بھی پوچھا کہ کیا افسران خود کو قانون سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ بنچ کا کہنا تھا کہ انتظامیہ کو فیصلہ لیتے وقت پورے معاملے کو سمجھنا چاہیے۔ عدالت نے متعلقہ افسر کے کام کرنے کے طریقے پر بھی سخت موقف اختیار کیا۔ بنچ کا کہنا تھا کہ افسر نے بغیر سوچے سمجھے اور قواعد و قوانین جانے بغیر ہی فیصلہ سنا دیا۔ سماعت کے دوران عدالت نے سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''آپ نہ ہماری ہدایات سمجھتے ہیں اور نہ قانون۔ اپنے قواعد تک نہیں پڑھتے اور براہ راست کارروائی کر دیتے ہیں۔'' عدالت کے مطابق اس کی ہدایات سیدھی اور آسان زبان میں لکھی جاتی ہیں تاکہ انہیں سمجھنے میں کسی طرح کی پریشانی نہ ہو۔ سماعت کے آخر میں عدالت نے ایف ڈی اے کے سامنے ایک تجویز رکھی۔ بڑے ریسٹورنٹ اور کھانے پینے کے مراکز کے لیے الگ ویب پیج بنائے جاسکتے ہیں۔ ان ویب پیج پر صارفین صفائی، کھانے کے معیار اور ذائقے کے بارے میں اپنی رائے دے سکیں۔ اس سے لوگوں کو بھی اپنی بات رکھنے کا موقع ملے گا اور کاروباری افراد کو خامیوں کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔

مالیگاؤں کے انعام الرحمٰن کی ایک اور نمایاں کامیابی

انگلش میڈیم میں پولیٹیکل سائنس سے نیٹ کوالیفائی کرنے والے شہر عزیز کے پہلے طالب علم

مالیگاؤں: (نامہ نگار) شہر عزیز کے ہونہار نوجوان انعام الرحمٰن حفیظ الرحمٰن نے انگلش میڈیم میں پولیٹیکل سائنس مضمون سے نیٹ کوالیفائی کر کے ایک اور اعزاز اپنے نام کر لیا۔ وہ شہر عزیز کے پولیٹیکل سائنس میں انگلش میڈیم سے نیٹ کوالیفائی کرنے والے پہلے طالب علم (Male) جبکہ مجموعی طور پر شہر میں دوسرے پولیٹیکل سائنس میں انگلش میڈیم سے نیٹ کوالیفائیڈ امیدوار ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں۔ ان کی اس شاندار کامیابی پر علمی، تعلیمی اور سماجی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ انعام الرحمٰن معروف سماجی شخصیت حفیظ الرحمٰن المعروف پپو سیٹھ چھلکے والے کے فرزند ہیں۔ انعام الرحمٰن نے اپنی تعلیمی زندگی میں مسلسل محنت، لگن اور عزم کے ذریعے ایک کے بعد ایک کامیابی حاصل کی ہے، جو ان کے روشن مستقبل کی واضح علامت ہے۔ انعام الرحمٰن کی تعلیمی کامیابیوں کا سلسلہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ سال 2024 میں انعام الرحمٰن نے پہلی ہی کوشش میں پولیٹیکل سائنس میں انگلش میڈیم سے سیٹ کوالیفائی کیا اور شہر عزیز کے پہلے طالب علم ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اسی تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے فروری 2026 میں انعام الرحمٰن نے پہلی ہی کوشش میں CTET سوشل اسٹڈیز انگلش میڈیم سے کامیاب کیا۔ اس کے بعد پولیٹیکل سائنس کے مضمون میں انگلش میڈیم سے نیٹ کوالیفائی کرنا انعام الرحمٰن کی علمی استعداد، مستقل مزاجی اور محنت کا واضح ثبوت ہے۔ انعام الرحمٰن کی یہ کامیابی صرف ایک فرد کی کامیابی نہیں بلکہ شہر عزیز کے تعلیمی منظر نامے کے لیے بھی ایک قابل فخر اور حوصلہ افزا لمحہ ہے۔ انعام الرحمٰن کی اس نمایاں کامیابی پر اہل خانہ، اساتذہ، دوست احباب اور شہر کے علمی و سماجی حلقوں کی جانب سے مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انعام الرحمٰن کو مستقبل میں مزید کامیابیاں عطا فرمائے اور وہ اعلیٰ تعلیم و تحقیق کے میدان میں اپنے خاندان، اساتذہ اور شہر کا نام مزید روشن کریں۔

سینسیکس تقریباً ۱۸۰۰ رپوائنٹس پھسل گیا

جمعیۃ علماء امبرناتھ کے زیر اہتمام دینی تعلیمی بیداری مہم اجلاس کا انعقاد

امبرناتھ: جمعیۃ علماء امبرناتھ کے زیر اہتمام دینی تعلیمی بیداری مہم کے سلسلے میں ایک اہم اجلاس مدنی مسجد، نالندہ نگر، امبرناتھ میں منعقد ہوا، جس میں علماء کرام، ائمہ مساجد، دینی مکاتب سے وابستہ ذمہ داران اور مقامی افراد نے شرکت کی۔ اجلاس کا بنیادی مقصد معاشرے میں دینی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنا، بچوں اور نئی نسل کو قرآن کریم، نماز، بنیادی عقائد وضروری دینی مسائل سے روشناس کرانا اور ہر محلے میں دینی مکاتب کے قیام و استحکام کے لیے مؤثر اقدامات کرنا تھا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا یوسف جمال قاسمی صاحب نے دینی تعلیم کی اہمیت اور موجودہ دور میں اس کی ضرورت پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یکم اگست سے پورے صوبے مہاراشٹر میں مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی ہدایت پر دینی تعلیمی بیداری مہم چلائی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کی دینی تربیت صرف مدارس اور مکاتب کی ذمہ داری نہیں بلکہ والدین، ائمہ مساجد اور پورے معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اگر نئی نسل کو قرآن و سنت، بنیادی عقائد، عبادات اور اسلامی اخلاق سے واقف نہ کرایا گیا تو آنے والی نسلوں کے لیے دینی شناخت کو برقرار رکھنا مشکل ہوسکتا ہے۔ مولانا یوسف جمال قاسمی نے کہا کہ دینی مکتب ایک ایسا بنیادی ادارہ ہے جہاں بچے اپنے دین کی ابتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے ہر مسجد اور ہر مسلم بستی میں باقاعدہ اور منظم مکتب کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو صرف عصری تعلیم تک محدود نہ رکھیں بلکہ ان کی دینی تعلیم و تربیت کا بھی خصوصی اہتمام کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دینی تعلیم کا مقصد صرف قرآن پڑھا دینا نہیں بلکہ بچوں کے اندر صحیح عقیدہ، نماز کی پابندی، اسلامی اخلاق، والدین کا ادب، سچائی، امانت داری اور معاشرتی ذمہ داری کا شعور پیدا کرنا بھی ہے۔ انہوں نے مکاتب کے نظام کو بہتر بنانے، معلمین کی تربیت، حاضری اور تعلیمی معیار پر توجہ دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اجلاس میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ دینی تعلیمی بیداری مہم کو محض ایک پروگرام تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسے عملی تحریک کی شکل دی جائے اور امبرناتھ کے مختلف علاقوں اور محلوں میں دینی مکاتب کو منظم و فعال بنایا جائے۔ اس سلسلے میں مقامی ائمہ، علماء، ذمہ داران اور اہل خیر حضرات کو اپنا بھرپور تعاون پیش کرنے کی اپیل کی گئی۔ شرکاء نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی جانب سے دینی تعلیم کے فروغ کے لیے جاری اس مہم کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ ہر مسلم گھرانے تک دینی تعلیم کی اہمیت کا پیغام پہنچایا جائے گا اور بچوں کی دینی تربیت کے لیے اجتماعی طور پر مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔ اجلاس کے اختتام پر ملک و ملت، امت مسلمہ اور بالخصوص نئی نسل کی دینی و اخلاقی حفاظت اور مکاتب و مدارس کی ترقی و استحکام کے لیے دعائیہ کلمات کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس جمعیۃ علماء امبرناتھ کے عہدے و کارکنان علماء کرام، ائمہ مساجد سمیت مفتی ریاض اعظمی صاحب، مولانا نعیم قاسمی صاحب، قاری عبداللہ مفتاحی صاحب، قاری ارمان ثاقبی صاحب، قاری ابوعمیر ثاقبی صاحب، قاری شعیب خالد صاحب، مولانا محمد علی خان صاحب، حاجی عالم گیر صاحب، یونس جمال صاحب، ریاض احمد صاحب، واجد علی انصاری صاحب و دیگر شریک تھے۔

ممبئی لال باغ پریل تشدد کے بعد اب وی پی روڈ میں

اسلامی پرچم کی توہین سے کشیدگی، امن قائم، ایک زیر حراست

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی لال باغ پریل میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس سے واپسی کے شرپسندوں کی شرانگیزی اور تشدد کے بعد وی پی روڈ عرب گلی علاقہ میں مذہبی جھنڈے اور پرچم کی توہین کے بعد کشیدگی پھیل گئی لیکن پولس نے جھنڈے کی توہین کرنے والے کو زیر حراست لے کر باز پرس شروع کردی ہے اب حالات پرامن ضرور ہے لیکن کشیدگی برقرار ہے عوام صبر وضبط سے کام لیتے ہوئے افواہ پر توجہ نہ دے پولس بندوبست میں اضافہ کردیا گیا ہے۔ جنوبی ممبئی کے وی پی روڈ علاقے ایک مخصوص فرقہ سے تعلق رکھنے والے مذہبی و اسلامی پرچم کی مبینہ بے حرمتی کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ واقعے کے بعد پولیس نے علاقے میں بھاری نفری تعینات کر دی ہے۔ پولیس نے بی این ایس کی دفعہ 299 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے اور پرچم کی بے حرمتی کے الزام میں ایک شخص کو حراست میں لے لیا ہے۔ پولیس اس شخص سے پوچھ گچھ کر رہی ہے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ اس فعل کے پیچھے کیا مقصد ہے۔ علاقے میں امن و امان کو برقرار رکھنے کو یقینی بنانے کے لیے پولیس کی بھاری نفری کے انتظامات کیے گئے ہیں صورتحال فی الحال معمول پر ہے اور پرامن ہے اور پولیس کے اعلیٰ افسران جائے وقوعہ پر موجود ہیں۔ ڈی سی پی راگسو دھانے کہا کہ مذہبی جھنڈے کی توہین اور مبینہ بے حرمتی کے بعد ایک فرد کو پولس نے زیر حراست لیا ہے اور کیس درج کر کے تفتیش شروع ہے فی الوقت امن قائم ہے لیکن کشیدگی برقرار ہے پولس نے الرٹ جاری کیا ہے اور بندوبست میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

بھارت کے زرمبادلہ ذخائر ۷۲۹ ر

ارب ڈالر کی تاریخی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے

ممبئی: بھارت کے زرمبادلہ ذخائر مسلسل سرمایہ آمد کے نتیجے میں 729.33 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئے ہیں، جو ملک کی مضبوط ہوتی بیرونی مالیاتی پوزیشن اور عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال سے نمٹنے کی صلاحیت کی عکاسی کرتا ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا کے تازہ اعداد و شمار کے مطابق 21 اگست کو ختم ہونے والے ہفتے میں زرمبادلہ ذخائر میں 12.4 ارب ڈالر کا بڑا اضافہ ہوا۔ بھارت کے ذخائر مسلسل آٹھ ہفتوں سے بڑھ رہے ہیں اور اس عرصے کے دوران ان میں تقریباً 63 ارب ڈالر کا اضافہ ہو چکا ہے۔ تازہ ہفتے میں غیر ملکی کرنسی اثاثوں میں تقریباً 9.5 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا اور یہ 591.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جبکہ سونے کے ذخائر کی مالیت تقریباً 2.8 ارب ڈالر بڑھ کر 114.2 ارب ڈالر ہو گئی۔ ذخائر میں تیزی سے اضافے کی ایک بڑی وجہ جون میں متعارف کرائے گئے ریزرو بینک کے اقدامات ہیں، جن کا مقصد ملک میں ڈالر کی آمد بڑھانا اور ادائیگیوں کے توازن کو مزید مضبوط کرنا تھا۔ ان اقدامات کے تحت بیرون ملک مقیم بھارتیوں کے فارن کرنسی ڈپازٹس اور بیرونی قرضوں کے لیے خصوصی ہیجنگ سہولیات فراہم کی گئیں۔ 5 جون سے 21 اگست کے درمیان ان اقدامات کے ذریعے تقریباً 73 ارب ڈالر کی آمد ہوئی، جس میں تقریباً 65 ارب ڈالر بیرون ملک مقیم بھارتیوں کے ڈپازٹس سے آئے۔ سرمایہ کی آمد اتنی مضبوط رہی کہ مرکزی بینک نے خصوصی ڈپازٹ ہیجنگ سہولت کو مقررہ وقت سے ایک ماہ پہلے بند کرنے کا فیصلہ کیا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

نیپال میں سیلاب کی تباہ کاریوں اور سیکڑوں

انسانوں کی موت پر فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس کا اظہار تعزیت

ممبئی: فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس نے ذرائع ابلاغ کیلئے جاری بیان میں نیپال میں آنے والے تباہ کن سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے نتیجے میں ہونے والے بھاری جانی و مالی نقصان پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اس قدرتی آفت میں سیکڑوں انسانی جانوں کا ضیاع، بڑی تعداد میں لوگوں کا لاپتہ ہونا اور ہزاروں افراد کا بے گھر ہو جانا نہایت دردناک اور المناک ہے۔ مصیبت کی اس گھڑی میں پوری عالمی برادری کو نیپال کی مدد کیلئے آگے آنا چاہئے۔ فیڈریشن سیلاب کے نتیجے میں فوت ہونے والے تمام افراد کے لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے اور زخمیوں کی جلد از جلد صحت یابی کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ فیڈریشن نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ بھارتی حکومت نے سب سے پہلے نیپال کی مدد کیلئے قدم آگے بڑھائے۔ خبروں کے مطابق بھارت سے نیپال کیلئے امدادی سامان کی کھیپ پہنچنے کا تسلسل جاری ہے۔ یہ رویہ اطمینان بخش ہے کہ تعلقات میں گرمجوشی نہیں ہونے کے باوجود پڑوسی کی مدد کی جائے۔ فیڈریشن نے مہاراشٹر سے تعلق رکھنے والے سیاحوں اور زائرین سمیت تمام بھارتی شہریوں کو محفوظ مقام پر منتقل کرنے اور ان کی وطن واپسی کے لیے ریاستی و مرکزی حکومت کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات میں مزید تیزی لانے کی اپیل کی جاتی ہے۔ فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس کے ذمہ داروں نے بھارت اور بین الاقوامی برادری سے اپیل کی ہے کہ اس مشکل گھڑی میں نیپال کے متاثرہ علاقوں میں ہنگامی طبی امداد، خوراک، شیلٹر اور ریسکیو آپریشن کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کریں۔ تمام خیر خواہ تنظیموں، این جی اوز اور عام شہریوں کو چاہئے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق نیپال کے سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے آگے آئیں۔ فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس نے اس مشکل وقت میں متاثرہ خاندانوں کے ساتھ مکمل یکجہتی کے اظہار کے ساتھ ہی امدادی کارروائیوں میں تیزی لانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ آخر میں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ دنیا میں یہ تباہیاں کیوں آرہی ہیں۔ ماہرین اس پر متفق ہیں کہ ماحولیات میں تبدیلی ہماری بے اعتدالیوں کے سبب ہے انسان ظاہری آرام و آسائش کیلئے جنگلوں اور پہاڑوں کو نقصان پہنچا رہا ہے جس کی وجہ سے موسم کا توازن بگڑ رہا ہے اور دنیا میں نیپال طرز کی تباہیاں مسلسل ہمارے سامنے آرہی ہیں۔ حکومتوں کو اس جانب توجہ دینا چاہئے اور اس طرح کی پالیسی بنانی چاہئے کہ آنے والی نسلوں کیلئے دنیا محفوظ ہو۔ فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس کے جوائنٹ پریس ریلیز کے ذریعہ یہ بیان دیا گیا ہے۔ پریس ریلیز دینے والوں میں مولانا عمرین محفوظ رحمانی، سیکریٹری مسلم پرسنل لا بورڈ محمود احمد دریا آبادی جنرل سکریٹری علماء کونسل، مولانا حافظ الیاس خان فلاحی امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند، مولانا حافظ سید اطہر، عالم دین اہل سنت والجماعت صدر علماء ایسوسی ایشن ممبئی، مہاراشٹر، مولانا حلیم اللہ قاسمی، صدر جمعیۃ علمائے ہند مہاراشٹر، فرید شیخ صدر امن کمیٹی ممبئی، عبدالحفیظ پترکار جالنہ، مولانا ظہیر عباس رضوی نائب صدر شیعہ پرسنل لاء بورڈ، ڈاکٹر سعید احمد فیضی، ناظم عمومی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر، حافظ اقبال چونا والا رکن شوری دارالعلوم دیو بند وقف، مولانا مفتی حذیفہ قاسمی ناظم تنظیم جمعیت علمائے ہند مہاراشٹر، مفتی اشفاق اکولہ رکن مسلم پرسنل لاء بورڈ، مولانا آغا روح ظفر، امام خوجہ جماعت ممبئی، مولانا انیس اشرفی رضا فاؤنڈیشن ممبئی، مفتی اشفاق قاسمی، مولانا نظام الدین فخر الدین، ممبر مسلم پرسنل لا بورڈ پونہ، ہمایوں شیخ ناظم ممبئی جماعت اسلامی ہند، مولانا آصف ندوی ناندیڑ، شیخ عبدالمجیب کوآرڈینیٹر۔

غزہ: اسرائیلی جنگ بندی کی ۲۴ خلاف ورزیوں میں ۴ فلسطینی شہید ہو گئے

تازہ ترین واقعات سے جنگ بندی شروع ہونے کے بعد سے جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کی تعداد 4,481 ہوگئی ہے۔

غزہ کی پٹی: اسرائیلی فورسز نے جمعرات 27 اگست کو غزہ کی پٹی میں جنگ بندی معاہدے کی 24 مبینہ خلاف ورزیاں کیں، جس میں چار فلسطینی ہلاک اور 14 زخمی ہوئے، جن میں چار بچے اور ایک خاتون بھی شامل ہیں، ڈراپ سائٹ کی طرف سے جائزہ لینے والی رپورٹ کے مطابق۔ رپورٹ، جسے فلسطینی فریق نے ثالثوں کے ساتھ شیئر کیا اور ڈراپ سائٹ سے حاصل کیا گیا، اس میں دن کے دوران سات براہ راست فائر حملوں اور 17 فضائی حملوں یا گولہ باری کے حملوں کی دستاویز کی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بلال الریفائی صبح 10:30 بجے کے قریب اس وقت مارا گیا جب ایک اسرائیلی ڈرون نے غزہ شہر کے شمال مغرب میں الشطی پناہ گزین کیمپ پر حملہ کیا۔ کئی دیگر زخمی ہوئے۔ ایک اور ڈرون حملے میں تقریباً 1:55 بجے خان یونس کے علاقے مواسی میں الحیا سٹریٹ پر عزام رفائی البداوی ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔ شام 5 بجے کے قریب، 46 سالہ حمدی حب الخلیل، غزہ شہر کے مغرب میں السینا جنکشن کے قریب ایک ڈرون حملے میں، سائیکل پر سوار ہوتے ہوئے مارا گیا۔ بعد ازاں تقریباً 6 بجکر 55 منٹ پر غزہ شہر کے مغرب میں انصار جنکشن کے قریب ایک خیمے کی زد میں آکر ابراہیم البرز ہلاک اور دیگر زخمی ہوگئے۔ باقی واقعات میں آرٹلری، ہیلی کاپٹر، ٹینک اور بحری فائرنگ انکلیو کے کئی حصوں میں شامل تھی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ النصیرات کے قریب ایک حملے میں ایندھن کی پیداوار کی ایک تنصیب کو نشانہ بنایا گیا اور ایک شہری زخمی ہوا، جب کہ مرکزی خان یونس میں ایک بچہ گولی لگنے سے زخمی ہوا۔ جنگ بندی کے بعد سے ہلاکتوں اور زخمیوں

کی تعداد: تازہ ترین ہلاکتوں سے جنگ بندی شروع ہونے کے بعد سے ہلاک ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 1,308 ہوگئی ہے، جن میں 278 بچے، 137 خواتین اور 40 بزرگ شامل ہیں۔ 455 اموات، یا کل کا 34.7 فیصد بچے، خواتین اور بزرگ ہیں۔ زخمی فلسطینیوں کی مجموعی تعداد 4,357 تک پہنچ گئی جن میں 1,223 بچے، 747 خواتین اور 180 بوڑھے شامل ہیں۔ رپورٹ میں 186 فلسطینیوں کو بھی حراست میں لیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق معاہدے کے نافذ العمل ہونے کے بعد سے اب تک 4,481 مبینہ جنگ بندی کی خلاف ورزیاں ریکارڈ کی گئی ہیں، اوسطاً روزانہ تقریباً 14۔ ان میں 1,787 لائیو فائر حملے، 1,967 فضائی حملے یا گولہ باری کے حملے، 184 فوجی دراندازی، 453 گھروں کو مسمار کرنے اور 90 حراستی کارروائیاں شامل ہیں۔ اسرائیل نے انخلا کی لکیروں سے آگے کنٹرول بڑھانے کا الزام لگایا۔ رپورٹ میں مزید الزام لگایا گیا ہے کہ انخلا کی طے شدہ لائنوں سے آگے تقریباً 34 مربع کلومیٹر پر اسرائیل کا کنٹرول ہے۔ اس نے اسرائیلی حکام پر بجلی، پانی اور سیوریج کے نیٹ ورک کی بحالی کے کام میں رکاوٹ ڈالنے اور بنیادی ڈھانچے کی مرمت کے لیے درکار بھاری مشینری کے داخلے کو روکنے کا الزام لگایا۔ اس نے نظر بندوں کے ساتھ سلوک کے بارے میں بھی تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ لاپتہ فلسطینیوں کی ایک بڑی تعداد نامعلوم ہے۔ امداد کی ترسیل متفقہ سطح سے نیچے رہتی ہے۔ انسانی ہمدردی کے حوالے سے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جمعرات کو 298 ٹرک غزہ میں داخل ہوئے، جن میں 92 امدادی سامان، 192 تجارتی سامان اور 14 ایندھن لے جانے والے تھے۔ معاہدے میں یومیہ ہدف 600 ٹرک ہے جس میں 50 ایندھن کے ٹرک بھی شامل ہیں۔ رپورٹ میں جنگ بندی شروع ہونے کے بعد سے غزہ میں داخل ہونے والے ٹرکوں کی کل تعداد 67,915 بتائی گئی ہے، جو اوسطاً 212.2 یومیہ ہے۔ یہ معاہدے کے تحت طے شدہ سطح کا 35.3 فیصد ہے، جب کہ ایندھن کی ترسیل متفقہ سطح کے صرف 15.6 فیصد تک پہنچی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، رفح کراسنگ جمعرات کو بند رہی، جس میں کوئی روانگی یا واپسی ریکارڈ نہیں کی گئی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جنگ بندی شروع ہونے کے بعد سے سفر کرنے والے 30,800 میں سے 12,043 افراد غزہ سے گزرے تھے، جب کہ 91 کو واپس کر دیا گیا تھا۔ تازہ ڈرون حملے میں تین کسان مارے گئے۔ وفا نیوز ایجنسی نے مقامی ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا، جمعہ، 28 اگست کو، جنوبی غزہ میں خان یونس کے شمال مشرق میں، القارا میں ایک اسرائیلی ڈرون نے کسانوں کے ایک گروپ کو نشانہ بنایا جب تین مزید فلسطینی ہلاک ہوگئے۔

پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں احتجاج جاری

انٹرنیٹ بندش اور کریک ڈاؤن کے باوجود مظاہرے نہ تھم سکے

مظفر آباد: پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں جون سے جاری حکومت مخالف احتجاج سخت کریک ڈاؤن، انٹرنیٹ اور موبائل سروس کی بندش اور ذرائع ابلاغ پر پابندیوں کے باوجود جاری ہے۔ راولاکوٹ سمیت مختلف علاقوں میں مظاہرین سیاسی نمائندگی، انتخابی اصلاحات، وسائل کی منصفانہ تقسیم اور حکومتی پالیسیوں میں تبدیلی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ احتجاج کی قیادت جموں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کر رہی ہے۔ حکومت کے ساتھ مذاکرات ناکام ہونے کے بعد کشیدگی میں اضافہ ہوا، جبکہ 5 جون کو حکام نے تنظیم کو کالعدم قرار دے کر پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں انٹرنیٹ اور موبائل سروس معطل کر دی۔ اس کے بعد راولاکوٹ سمیت مختلف شہروں میں مظاہرین اور سکیورٹی فورسز کے درمیان خونریز جھڑپیں ہوئیں۔ 27 جولائی کو راولاکوٹ سے مظفر آباد کی جانب مارچ کے دوران صورتحال انتہائی سنگین ہوگئی۔ عینی شاہدین نے الزام لگایا کہ پاکستانی پولیس اور نیم فوجی دستوں نے مظاہرین پر براہ راست فائرنگ کی۔ ایک مقامی شخص کے مطابق سکیورٹی فورسز نے راستے بند کیے ہوئے تھے اور اسنائپرز، مشین گنز اور آنسو گیس کا استعمال کیا گیا۔ پاکستانی حکومت نے پرامن سیاسی سرگرمیوں کو طاقت کے ذریعے دبانے کے الزام کو مسترد کیا ہے۔ برطانیہ میں قائم جموں کشمیر ہیومن رائٹس آبزرویٹری نے دعویٰ کیا ہے کہ 5 جون سے شروع ہونے والے احتجاج کے دوران 89 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ تنظیم کے مطابق راولاکوٹ میں جولائی کے آخری دنوں میں بڑی تعداد میں ہلاکتیں ہوئیں، جبکہ میرپور اور مظفر آباد میں بھی اموات رپورٹ کی گئیں۔ حکام نے مجموعی سرکاری ہلاکتوں کے اعداد و شمار جاری نہیں کیے۔ انٹرنیٹ کی مسلسل بندش نے عام شہریوں کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ مقامی افراد کے مطابق بینکاری خدمات متاثر ہوئی ہیں، ادویات اور ضروری اشیا کی فراہمی میں رکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں، جبکہ طبی مراکز میں رابطے اور ٹیسٹ رپورٹس تک رسائی بھی مشکل ہوگئی ہے۔ اسکولوں کی بندش اور کاروباری سرگرمیوں میں خلل نے صورتحال مزید سنگین بنا دی ہے۔ اس کے باوجود راولاکوٹ میں دھرنے اور احتجاج جاری ہیں۔ مقامی مظاہرین کا کہنا ہے کہ روزانہ ہزاروں افراد اجتماعات میں شریک ہو رہے ہیں اور خواتین بھی احتجاج میں حصہ لے رہی ہیں۔ میڈیا پر پابندیوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ نئی "فارن میڈیا فسیلیٹیشن گائیڈ لائنز" کے تحت غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے لیے کام کرنے والے پاکستانی صحافیوں کو بھی کراچی، لاہور اور اسلام آباد سے باہر رپورٹنگ کے لیے حکومتی اجازت درکار ہے۔ احتجاج کی کوریج کرنے والے مقامی صحافیوں کو حراست میں لیے جانے کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں، جبکہ بعض صحافیوں اور شہریوں کو مبینہ دہشت گردوں کی واچ لسٹ میں شامل کر کے ان کے بینک اکاؤنٹس، سم کارڈز اور شناختی دستاویزات بلاک کیے جانے کے الزامات ہیں۔

امریکہ میں ایچ ۔ ا ر بی گریس پیریڈ ختم کرنے کی تجویز کا جائزہ مکمل

ہوم لینڈ سکیورٹی ڈپارٹمنٹ کی ۶۰ دن کی متبادل رعایتی مدت ختم کرنے کی تجویز ۶ اگست کو وائٹ ہاؤس کے آفس آف انفارمیشن اینڈ ریگولیٹری افیئرز کو بھیجی گئی تھی

ہوم لینڈ سکیورٹی ڈپارٹمنٹ کی '60 دن کی متبادل رعایتی مدت ختم کرنے' کی تجویز 6 اگست کو وائٹ ہاؤس کے آفس آف انفارمیشن اینڈ ریگولیٹری افیئرز کو بھیجی گئی تھی۔ ٹرمپ انتظامیہ نے ایچ-1 بی اور دیگر غیر ملکی پروفیشنلز کے لیے ملازمت ختم ہونے کے بعد ملنے والی 60 دن کی 'گریس پیریڈ' (رعایتی مدت) ختم کرنے کی تجویز کا جائزہ مکمل کر لیا ہے۔ اس سے ہزاروں ہندوستانی ملازمین اور ان کے خاندانوں پر اثر پڑ سکتا ہے۔ ہوم لینڈ سکیورٹی ڈپارٹمنٹ کی '60 دن کی متبادل رعایتی مدت ختم کرنے' کی تجویز 6 اگست کو وائٹ ہاؤس کے آفس آف انفارمیشن اینڈ ریگولیٹری افیئرز کو بھیجی گئی تھی۔ آفیشل ریگولیٹری ریکارڈ کے مطابق 27 اگست کو جائزہ مکمل ہوا اور اسے 'تبدیلیوں کے ساتھ منظوری' کے طور پر درج کیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ تجویز میں کچھ تبدیلیوں کے ساتھ وائٹ ہاؤس کی نظر ثانی کا عمل مکمل ہو گیا ہے۔ یہ تجویز ابھی شائع نہیں کی گئی ہے اور اس کی مکمل شرائط ابھی دستیاب نہیں ہیں۔ اس لیے فی الحال 60 دن کی تحفظ فراہم کرنے والی موجودہ سہولت نافذ رہے گی۔ اگلا قدم

عام طور پر مجوزہ ضابطے کو فیڈرل رجسٹر' میں شائع کرنا ہوگا، جس کے بعد عوام کی رائے جاننے کے لیے ایک مدت مقرر کی جائے گی۔ اس کے بعد کسی بھی تبدیلی کو نافذ کرنے سے پہلے ڈی ایچ ایس کو عوام کی آراء پر غور کرنا ہوگا اور حتمی ضابطہ جاری کرنا ہوگا۔ اس تجویز کا ریگولیٹری انفارمیشن نمبر 1615-اے ڈی 22 ہے اور اسے امریکی سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن سروسز تیار کر رہی ہے۔ ریگولیٹری ریکارڈ میں اسے ایک ایسے مجوزہ ضابطے کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو معاشی اعتبار سے بہت اہم نہیں ہے اور جس کے لیے کوئی قانونی مدت مقرر نہیں ہے۔ موجودہ ضوابط کے تحت اہل ملازمین کو ملازمت ختم ہونے کے بعد مسلسل 60 دن تک یا ان کے مجاز قیام کی مدت ختم ہونے تک امریکہ میں رہنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ اس مدت کے دوران متاثرہ ملازمین کوئی دوسرا ایسا آجر تلاش کر سکتے ہیں جو انہیں اسپانسر کرنے کے لیے تیار ہو، اپنی امیگریشن حیثیت تبدیل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں یا امریکہ چھوڑنے کی تیاری کر سکتے ہیں۔ اس میں ایچ-1 بی، ایل-1، او-1 اور کئی دیگر عارضی ملازمت کے ویزا رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ ہندوستانی شہری ایچ-1 بی ویزا حاصل کرنے والوں کا سب سے بڑا گروپ ہیں۔ اگر انتظامیہ اس تجویز پر آگے بڑھتی ہے تو ہندوستانی شہریوں کو خاص طور پر غیر یقینی صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایشیائی امریکیوں، مقامی ہوائی باشندوں اور بحرالکاہل کے جزائر کے باشندوں سے متعلق صدارتی مشاورتی کمیشن کے سابق رکن اجے جین بھٹوریا نے کہا کہ "میں ڈی ایچ ایس کی اس مجوزہ پالیسی کی سخت مذمت کرتا ہوں اور اسے غلط قرار دیتا ہوں۔ 60 دن کی گریس پیریڈ ختم کرنا غیر انسانی اور ناقابل عمل ہے۔ جب کسی اعلیٰ ہنرمند ملازم کی اچانک ملازمت چلی جاتی ہے تو 60 دن کا وقت پہلے ہی بہت کم ہوتا ہے۔

بحرالکاہل میں چین کا بڑھتا اثر، امریکا کو محض موجودگی نہیں بلکہ مؤثر حکمت عملی درکار

واشنگٹن: بحرالکاہل کے جزیرہ ممالک امریکا اور چین کے درمیان بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک مسابقت کا اہم میدان بنتے جا رہے ہیں، جہاں چین کی فوجی اور سفارتی سرگرمیوں میں اضافے نے واشنگٹن کے لیے نئی تشویش پیدا کر دی ہے۔ حالیہ عرصے میں چین کی جانب سے بحیرہ جنوبی چین سے بحرالکاہل کی سمت آبدوز سے بیلسٹک میزائل داغے جانے نے خطے میں سکیورٹی خدشات کو مزید بڑھایا۔ میزائل جنوبی بحرالکاہل کے نیوکلیئر فری زون میں جا گرا، جس پر متعدد علاقائی رہنماؤں نے بیجنگ کے اقدام کو اشتعال انگیز قرار دیا۔ چین نے گزشتہ چند برسوں میں بحرالکاہل کے جزیرہ ممالک کے ساتھ اپنے سفارتی، اقتصادی اور سکیورٹی روابط میں تیزی سے اضافہ کیا ہے۔ 2022 میں جزائر سلیمان کے ساتھ خفیہ طور پر طے پانے والے سکیورٹی معاہدے نے خاص طور پر امریکا، آسٹریلیا اور دیگر اتحادی ممالک میں خدشات پیدا کیے تھے کہ چین خطے میں مستقل فوجی یا پولیس موجودگی قائم کر سکتا ہے۔ امریکا نے بھی حالیہ برسوں میں بحرالکاہل پر توجہ بڑھائی ہے، تاہم خطے میں اس کی سفارتی موجودگی اب بھی محدود ہے۔ 14 بحرالکاہلی جزیرہ ممالک میں کسی ایک میں بھی مستقل امریکی سفیر تعینات نہ ہونا اس خلا کی نمایاں مثال قرار دیا گیا ہے۔

حماس کا اسلحہ سپردگی اور حکومت سے دستبرداری سے اتفاق

غزہ: غزہ امن کونسل کے اعلیٰ نمائندے نکولائے ملاڈینوف نے اعلان کیا کہ فلسطینی مزاحمتی گروپ حماس اور غزہ میں موجود دیگر مسلح گروپ اپنے ہتھیار ڈالنے اور تمام شہری و سیکیورٹی اختیارات اقوام متحدہ کی تسلیم شدہ عبوری انتظامیہ کو منتقل کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ کونسل سے سوشل میڈیا پر جاری بیان کے مطابق، ملاڈینوف نے یہ بات امریکی حمایت یافتہ غزہ امن منصوبے کے نفاذ کے حوالے سے اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کے بریفنگ اجلاس میں کہی۔ ملاڈینوف نے کہا، "حماس اور غزہ کے مسلح گروپوں نے پہلی بار اپنے ہتھیار ڈالنے اور شہری و سیکیورٹی سمیت تمام انتظامی اختیارات اقوام متحدہ کی تسلیم شدہ عبوری انتظامیہ کو منتقل کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

یوروپی یونین نے افغانستان میں موسمیاتی لچک کو مضبوط بنانے کیلئے ۱۵ ملین یورو فراہم کئے

کابل: اقوام متحدہ کی ایجنسی نے جمعہ کو اعلان کیا کہ یورپی یونین نے پورے افغانستان میں موسمیاتی لچک اور مقامی خوراک کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ورلڈ فوڈ پروگرام (WFP) کو 15 ملین یورو فراہم کیے ہیں۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، ڈبلیو ایف پی نے یوروپی یونین کی نئی فنڈنگ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہ موسمیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے اثرات کا سامنا کرنے والے کمزور کمیونٹیز کی مدد کرے گا جبکہ پورے ملک میں غذائی تحفظ اور معاش کو بہتر بنانے میں مدد کرے گا۔ ڈبلیو ایف پی کے مطابق، یہ فنڈنگ مقامی خوراک کے نظام کو سپورٹ کرے گی، خواتین اور نوجوانوں کے لیے اقتصادی مواقع پیدا کرے گی، اور افغانستان میں ایجنسی کے اسکول فیڈنگ پروگرام کو مضبوط کرے گی۔ اقوام متحدہ کی ایجنسی نے کہا کہ اس سرمایہ کاری کا مقصد کمیونٹیز کو طویل مدتی بحالی اور پائیدار معاش کی حمایت کرتے ہوئے موسمیاتی جھٹکوں سے زیادہ لچکدار بننے میں مدد فراہم کرنا ہے۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب اقوام متحدہ کی ایجنسیاں افغانستان میں انسانی بنیادوں پر کارروائیوں کے لیے مالی امداد کی شدید قلت سے خبردار کر رہی ہیں۔ حالیہ دنوں میں، اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور (او سی ایچ اے) نے کہا کہ انسانی ہمدردی کی تنظیموں کو قدرتی آفات سے متاثرہ لوگوں، واپس آنے والے تارکین وطن اور اندرونی طور پر بے گھر ہونے والے لوگوں کو پناہ اور امداد فراہم کرنے میں اہم فنڈنگ کی کمی کا سامنا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق افغانستان بدستور دنیا کے سب سے بڑے انسانی بحرانوں میں سے ایک ہے، لاکھوں لوگوں کو برسوں کے تنازعات، معاشی مشکلات اور بار بار آنے والی آب و ہوا سے متعلق آفات کے بعد خوراک کی امداد، پناہ گاہ اور دیگر ضروری خدمات کی ضرورت ہے۔ ڈبلیو ایف پی نے بارہا خبردار کیا ہے کہ خشک سالی، سیلاب اور دیگر شدید موسمی واقعات خوراک کی عدم تحفظ کو بڑھا رہے ہیں اور دیہی برادریوں پر اضافی دباؤ ڈال رہے ہیں جو اپنی روزی روٹی کے لیے زراعت پر انحصار کرتے ہیں۔ ایجنسی نے کہا کہ یورپی یونین کی مالی اعانت سے ملک کی کچھ انتہائی کمزور کمیونٹیز میں ہنگامی خوراک کی امداد کے ساتھ لچک کے پروگراموں کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

چین کے روبوٹ ابتدائی مارکیٹ امتحان میں ناکام

ہانگ کانگ: چین کی ہیومنائیڈ روبوٹ صنعت کے گرد پیدا ہونے والا زبردست جوش اب عملی اور تجارتی صلاحیت سے متعلق سوالات کی زد میں آ گیا ہے۔ معروف روبوٹ ساز کمپنی یونیٹری کے حصص شاندار آغاز کے بعد تقریباً 30 فیصد گر چکے ہیں، جس سے لگ بھگ 14 ارب ڈالر کی مارکیٹ ویلیو ختم ہوگئی۔ یونیٹری کے حصص شنگھائی اسٹاک مارکیٹ میں پہلے ہی دن 460 فیصد تک اچھلے تھے، جس کے بعد کمپنی کی قدر غیر معمولی سطح پر پہنچ گئی۔ تاہم تقریباً 36 ارب ڈالر کی موجودہ مالیت کے باوجود کمپنی کے حصص متوقع سالانہ منافع کے 400 گنا سے زیادہ پر ٹریڈ کر رہے ہیں، جس سے روبوٹکس شعبے میں ممکنہ مالیاتی بلبلے کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ چین اپنی مضبوط مینوفیکچرنگ، سپلائی چین اور سرکاری معاونت کے ذریعے ہیومنائیڈ روبوٹس میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ حکومتی اندازوں کے مطابق یونیٹری اور ایگی بوٹ جیسی کمپنیاں رواں سال مجموعی طور پر ایک لاکھ روبوٹس تجارتی بنیادوں پر فراہم کرنے کی راہ پر ہیں۔ لیکن بیجنگ میں منعقد ہونے والے حالیہ ورلڈ ہیومنائیڈ روبوٹ گیمز نے ٹیکنالوجی کی کئی بنیادی خامیاں بھی بے نقاب کر دیں۔ متعدد روبوٹس گر پڑے، بعض میں آگ لگ گئی جبکہ کئی کو مقابلے کے بعد اسٹریچر پر لے جانا پڑا۔ اس سے ان کی ذہانت، قابلِ اعتماد کارکردگی اور روزمرہ انسانی کام انجام دینے کی صلاحیت پر سوالات اٹھے ہیں۔ یونیٹری بھی تسلیم کرتی ہے کہ فی الحال اس کے روبوٹس کے تجارتی استعمال محدود ہیں۔ کمپنی کے بانی وانگ شنگ شنگ خبردار کر چکے ہیں کہ حقیقی تکنیکی پیش رفت میں ایک دہائی تک لگ سکتی ہے۔ اس دوران صنعت کی طلب بڑی حد تک سرکاری خریداری اور سبسڈی کے سہارے چل رہی ہے۔ دوسری جانب بڑھتی مسابقت اور قیمتوں کی جنگ نے کمپنی کے منافع کو بھی متاثر کیا ہے۔ یونیٹری کا پہلی سہ ماہی کا ایڈجسٹڈ خالص منافع گزشتہ سال کے مقابلے میں 53 فیصد کم ہوا، جس کی بڑی وجوہات تحقیق و ترقی کے بڑھتے اخراجات اور سخت ہوتی مسابقت بتائی گئی ہیں۔

بنگلہ دیش کا گیس کا بحران بھی لاجسٹک بحران ہے: تجزیہ

ڈھاکہ: پچھلے کئی ہفتوں سے، ملک میں گیس کے بحران کے اثرات ہر جگہ محسوس کیے جا رہے ہیں: فیکٹریاں سپلائی لائنوں میں ناکافی دباؤ کے ساتھ جدوجہد کر رہی ہیں، فلنگ سٹیشنوں کو لمبی قطاروں کا سامنا ہے، ایسے گھرانوں کو جو بہت کم یا کوئی پائپ لائن گیس نہیں لے رہے ہیں، اور پاور پلانٹس اپنی پوری صلاحیت سے پیدا نہیں کر پا رہے ہیں۔ اگست کے وسط میں، تقریباً 3,800 ملین مکعب فٹ یومیہ کی قومی طلب کے مقابلے میں گیس کی کل دستیابی تقریباً 2,420 ملین مکعب فٹ یومیہ تھی۔ معمول کی وضاحت یہ ہے کہ بنگلہ دیش کے پاس اتنی گیس نہیں ہے۔ یہ درست ہے، لیکن یہ پوری کہانی نہیں بتاتا۔ موجودہ خلل ایک ایسی چیز کو ظاہر کرتا ہے جو بہت زیادہ پالیسی توجہ کا مستحق ہے: ملک میں نہ صرف توانائی کی فراہمی کا مسئلہ ہے بلکہ توانائی کی رسد کا بھی مسئلہ ہے۔ مائع قدرتی گیس کے طور پر درآمد کی جانے والی گیس ہماری پائپ لائنوں میں ظاہر نہیں ہوتی جب خریداری کے معاہدے پر دستخط ہوتے ہیں۔ اسے ایک طویل فزیکل زنجیر سے گزرنا ہوگا: خریداری، کارگو کی نامزدگی، ایل این جی کی ترسیل، جہازوں کا شیڈولنگ، بین الاقوامی سمندری راستوں سے نیویگیشن، موہیشکھلی میں آمد، فلوٹنگ اسٹوریج اور ری گیسیفیکیشن یونٹ میں منتقلی، اسٹوریج، ری گیسیفیکیشن، ہائی پریشر پائپ لائنوں کے ذریعے ترسیل، اور آخر میں بجلی گھروں میں تقسیم، ریفسٹڈ ہاؤسز اور پاور پلانٹس میں تقسیم۔ جب ایک اہم لنک ناکام ہو جاتا ہے، تو اس کے نتائج پوری معیشت پر پڑ سکتے ہیں۔ حالیہ واقعات نے بعینہ یہی ثابت کیا ہے۔ 21 جولائی کو، ایکسی لیریٹ انرجی کا ایف ایس آر یو آگ لگنے اور تکنیکی مسائل کے بعد آف لائن ہو گیا۔ کچھ دن بعد، خراب موسم نے ایل جی این کیریئر کو سمٹ کے ٹرمینل پر اتارنے سے روک دیا۔ ایف ایس آر یو بعد میں ایل این جی ختم ہو گیا اور گیس کی سپلائی بند کر دی۔ ایکسی لیریٹ کے ٹرمینل نے بعد میں اپنے اگلے کارگو کے انتظار میں اپنی ایل این جی انوینٹری کو بھی ختم کر دیا۔ یہ الگ الگ واقعات تھے، لیکن انہوں نے مل کر ایک ہی کمزوری کا پردہ فاش کیا: ملک کی ایل این جی سپلائی چین میں کافی فالتو پن نہیں ہے۔ بنگلہ دیش نے 2018 میں اپنے پہلے ایف ایس آر یو کے ذریعے ایل این جی کی درآمد شروع کی، اس کے بعد 2019 میں دوسرا۔ تیرتے ہوئے ٹرمینلز نے درآمدی گیس کو متعارف کرانے کا نسبتاً تیز طریقہ پیش کیا اور ملک کو گرتی ہوئی گھریلو پیداوار کا جواب دینے میں مدد کی۔ لیکن اندراج کا حل آہستہ آہستہ ملک کے مستقل توانائی کے فن تعمیر کا ایک اہم حصہ بن گیا ہے۔

چین نے دو اعلیٰ فوجی عہدیدار ژانگ

یوشیا اور لیو ژینلی کو ریاستی فوجی کمیشن سے ہٹا دیا

بیجنگ: چین نے جمعہ کے روز ژانگ یوکسیا اور لیو ژینلی کو ریاستی سینٹرل ملٹری کمیشن (سی ایم سی) میں ان کے عہدوں سے ہٹا دیا، حکام کی جانب سے مبینہ طور پر نظم و ضبط اور قانون کی سنگین خلاف ورزیوں" کے الزام میں دو سینئر فوجی عہدیداروں کے خلاف تحقیقات کا اعلان کرنے کے چند ماہ بعد یہ کارروائی کی ہے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی ژنہوا نے رپورٹ کیا کہ نیشنل پیپلز کانگریس کی قائمہ کمیٹی نے ژانگ کو عوامی جمہوریہ چین کے مرکزی فوجی کمیشن کے نائب چیئرمین کے عہدے سے ہٹانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ژنہوا کی خبر کے مطابق، لیو، ایک سی ایم سی کے رکن اور اس کے جوائنٹ اسٹاف ڈیپارٹمنٹ کے چیف کو بھی ان کے عہدے سے ہٹا دیا گیا۔ یہ اقدام صدر شی جن پنگ کی بدعنوانی کے خلاف جاری مہم اور چین کی فوجی قیادت میں تبدیلیوں کے درمیان سامنے آیا ہے۔ ژانگ شی جن پنگ کے ماتحت ملک کے اعلیٰ ترین فوجی افسر رہے تھے اور بڑے پیمانے پر انہیں پیپلز لبریشن آرمی کی سب سے طاقتور شخصیات میں سے ایک سمجھا جاتا تھا۔ چین کی فوجی قیادت کے ذریعے ژانگ یوشیا کا عروج ژانگ نے 2007 میں کمیونسٹ پارٹی آف چائنا کی مرکزی کمیٹی میں شمولیت کے بعد چین کے سیاسی اور عسکری درجہ بندی میں مسلسل اضافہ کیا۔ انہیں سنٹرل ملٹری کمیشن میں 2012 میں تعینات کیا گیا تھا اور پانچ سال بعد وہ 24 رکنی پولٹ بیورو میں داخل ہوئے تھے۔ وہ 2017 میں سی ایم سی کے دوسرے نمبر کے وائس چیئرمین بھی بنے۔ شی کے 2022 میں چین کے رہنما کے طور پر تیسری مدت حاصل کرنے کے بعد، ژانگ نے اپنا عہدہ برقرار رکھا اور انہیں سی ایم سی کا پہلا نائب چیئرمین بنا دیا گیا، جس سے وہ ملک کا اعلیٰ ترین فوجی افسر بن گئے۔ ژانگ کی سنیارٹی اور ژی کے ساتھ

اس کے سمجھے جانے والے قریبی تعلقات نے اس کے بعد کی تحقیقات کو خاصا اہم بنا دیا۔ کئی اعلیٰ فوجی شخصیات کو پہلے ہی شی جن پنگ کی بڑھتی ہوئی انسداد بدعنوانی مہم کے ایک حصے کے طور پر ہٹا دیا گیا تھا، لیکن ژانگ فوجی درجہ بندی میں سب سے اوپر ہونے کے باوجود صفائی سے گریز کرتے نظر آئے تھے۔ یہ جنوری میں بدل گیا، جب چین کی وزارت دفاع نے اعلان کیا کہ ژانگ اور لیو پر "نظم و ضبط اور قانون کی سنگین خلاف ورزیوں" کا شبہ ہے۔ یہ جملہ عام طور پر چینی حکام بدعنوانی سے متعلق تحقیقات میں استعمال کرتے ہیں۔ ژانگ کی تحقیقات نے اس کی سنیارٹی اور ژی سے اس کے سمجھے جانے والے تعلقات کی وجہ سے خاص توجہ مبذول کروائی۔

پاکستان میں مسیحی لڑکی کے مبینہ اغوا اور جبری

تبدیلیٔ مذہب پر امریکی قانون سازوں کا اظہارِ تشویش

واشنگٹن: امریکی کانگریس کے 11 ارکان نے پاکستانی حکومت سے 18 سالہ مسیحی لڑکی نیہا فقیر کے تحفظ کے لیے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا ہے، جس کے خاندان کا کہنا ہے کہ اسے اغوا کر کے جبراً اسلام قبول کرایا گیا۔ امریکی قانون سازوں نے اس معاملے میں قانونی کارروائی اور لڑکی کو آزادانہ طور پر اپنی مرضی ظاہر کرنے کا موقع نہ ملنے پر بھی سوالات اٹھائے ہیں۔ نیہا فقیر 24 مارچ کو پنجاب کے ضلع قصور کے علاقے کوٹ رادھا کشن میں اپنے گھر سے سلائی سیکھنے کے لیے نکلی تھی لیکن واپس نہیں آئی۔ بعد میں خاندان کی معاونت کرنے والے ایک وکیل نے اسے لاہور کے ایک اسلامی مدرسے میں تلاش کیا، جہاں معلوم ہوا کہ اس نے لاپتہ ہونے کے چند روز بعد اسلام قبول کر لیا تھا۔ خاندان نے اس تبدیلیٔ مذہب کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ نیہا نے اس سے قبل کبھی مذہب تبدیل کرنے کی خواہش ظاہر نہیں کی تھی۔ خاندان نے نیہا کی واپسی کے لیے لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ 9 جون کو ہونے والی سماعت میں نیہا عدالت میں پیش ہوئی، تاہم خاندان کے مطابق وہ مذہبی شخصیات کے ہمراہ تھی اور اس کی والدہ اور بہن کو اس سے نجی طور پر بات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ عدالت نے بعد میں خاندان کی درخواست مسترد کر دی۔ امریکی قانون سازوں نے 20 اگست کو پاکستان کے وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ کو خط لکھ کر کہا کہ ان حالات نے اس بارے میں سنگین سوالات پیدا کیے ہیں کہ آیا نیہا اپنی خواہشات آزادانہ طور پر بیان کرنے کی پوزیشن میں تھی یا نہیں۔ خط پر رکن کانگریس کرس اسمتھ سمیت 11 امریکی قانون سازوں کے دستخط ہیں۔ قانون سازوں نے پاکستانی حکومت سے مطالبہ کیا کہ نیہا کی جسمانی سلامتی یقینی بنائی جائے، اسے آزاد وکیل تک خفیہ رسائی دی جائے اور اپنے خاندان سے آزادانہ اور نجی طور پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مستقبل کی عدالتی کارروائی ایسے ماحول میں ہونی چاہیے جہاں وہ کسی دباؤ، دھمکی یا غیر ضروری اثر کے بغیر اپنی مرضی بیان کر سکے۔ نیہا کے والدین اینٹوں کے بھٹے پر کام کرتے ہیں اور انہوں نے اپنی بیٹی کو معاشی طور پر خودمختار بنانے کے لیے سلائی کے مرکز میں داخل کرایا تھا۔ خاندان کا الزام ہے کہ نیہا کی گمشدگی کے بعد انہیں مقدمہ واپس لینے کے لیے دباؤ اور دھمکیوں کا سامنا بھی کرنا پڑا، جبکہ پولیس نے ابتدائی تحقیقات میں مطلوبہ تیزی نہیں دکھائی۔ یہ معاملہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب پاکستان میں مذہبی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کے مبینہ اغوا، جبری تبدیلیٔ مذہب اور شادیوں پر بین الاقوامی سطح پر تشویش بڑھ رہی ہے۔ یورپی پارلیمنٹ میں پیش کی گئی ایک حالیہ رپورٹ میں 2019 سے 2025 کے دوران ایسے 210 مبینہ واقعات درج کیے گئے۔

عمران خان کی صحت پر بیٹوں کی شدید تشویش ۔ آزاد طبی معائنے کا مطالبہ

دونوں کا کہنا ہے کہ حالیہ ملاقات کے بعد خاندان کو بتایا گیا کہ ۷۳ سالہ عمران خان شدید بے چینی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔

لندن: پاکستان کے سابق وزیراعظم عمران خان کے بیٹوں سلیمان اور قاسم خان نے اپنے والد کی صحت اور جیل میں ان کے حالات پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ تقریباً چھ ماہ سے ان کی عمران خان سے بات نہیں ہوئی۔ دونوں کا کہنا ہے کہ حالیہ ملاقات کے بعد خاندان کو بتایا گیا کہ 73 سالہ عمران خان شدید بے چینی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔ عمران خان گزشتہ تین برس سے راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں قید ہیں۔ 2022 میں حکومت سے برطرفی کے بعد ان کے خلاف 100 سے زیادہ مقدمات قائم کیے گئے، جن میں رشوت، سرکاری راز افشا کرنے اور سرکاری تحائف کی مبینہ غیر قانونی فروخت کے الزامات شامل ہیں۔ عمران خان تمام الزامات سے انکار کرتے رہے ہیں، جبکہ ان کے خاندان اور پاکستان تحریک انصاف کا مؤقف ہے کہ مقدمات سیاسی بنیادوں پر قائم کیے گئے۔ سلیمان خان کے مطابق ان کی پھوپھیوں نے حالیہ ملاقات کے بعد عمران خان کو غیر معمولی طور پر بے چین پایا۔ قاسم خان نے کہا کہ ان کے والد کی دل کی دھڑکن جیل کی کوٹھری میں تیز ہوجاتی ہے اور وہ شدید اضطراب کا سامنا کر رہے ہیں۔ خاندان کا الزام ہے کہ طویل تنہائی نے ان کی ذہنی اور جسمانی صحت کو متاثر کیا ہے۔ عمران خان کے وکلا نے رواں سال فروری میں بتایا تھا کہ ان کی دائیں آنکھ کی بینائی تقریباً 85

فیصد متاثر ہو چکی ہے۔ ان کے بیٹوں کے مطابق حالیہ ملاقات کے دوران بھی وہ آنکھ پر پٹی لگائے ہوئے تھے۔ 18 اگست کو پاکستان کی سپریم کورٹ کے تین رکنی بینچ نے حکم دیا تھا کہ عمران خان کو دو دن کے اندر نجی شفا انٹرنیشنل اسپتال منتقل کیا جائے، انہیں ہفتہ وار خاندانی ملاقاتیں اور بیٹوں سے ہفتے میں دو مرتبہ فون پر گفتگو کی اجازت دی جائے، جبکہ ان کے ذاتی معالج کو بھی طبی دیکھ بھال میں شامل کیا جائے۔ تاہم انہیں 20 اگست کو مختصر طبی معائنے کے لیے سرکاری پمز اسپتال لے جایا گیا اور بعد میں دوبارہ جیل منتقل کر دیا گیا، جس کے بعد ان کی جماعت نے توہین عدالت کی درخواست دائر کر دی۔ پاکستانی حکومت نے عمران خان کے خاندان کے الزامات مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں مناسب طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ حکومت کے مطابق عمران خان کے جیل جانے کے بعد 30 طبی معائنے کیے جا چکے ہیں اور حالیہ رپورٹس میں انہیں مستحکم قرار دیا گیا ہے۔ حکام نے یہ دعویٰ بھی مسترد کیا کہ انہیں مکمل طور پر تنہائی میں رکھا گیا ہے۔ عمران خان کے بیٹوں نے حکومت کے مؤقف پر سوال اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے والد کا کسی آزاد ڈاکٹر اور غیر جانبدار اسپتال میں مکمل معائنہ کرایا جائے اور طبی رپورٹس سامنے لائی جائیں۔ قاسم خان نے سوال اٹھایا کہ اگر حکومت بدسلوکی کے الزامات کو غلط قرار دیتی ہے تو آزاد طبی معائنے سے گریز کیوں کیا جا رہا ہے۔ عمران خان کی رہائی اور مناسب طبی سہولیات کے مطالبے کو بین الاقوامی سطح پر بھی حمایت حاصل ہوئی ہے۔ اقوام متحدہ، انسانی حقوق کی تنظیموں، امریکا اور برطانیہ کے بعض سیاست دانوں کے علاوہ 21 سابق بین الاقوامی کرکٹ کپتان بھی ان کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کر چکے ہیں۔ قاسم اور سلیمان کا کہنا ہے کہ ان کے لیے موجودہ وقت گزشتہ تین برسوں کا مشکل ترین مرحلہ ہے۔ دونوں نے برطانوی حکومت اور عالمی برادری سے بھی اس معاملے پر توجہ دینے کی اپیل کی ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

سیرت سرورِ عالم ﷺ قرآن کے پاروں میں۔۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ جہاں پوری انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے، وہیں اس میں اس عظیم ہستی کا بھی بار بار ذکر ہے جس کے ذریعے یہ کتاب دنیا تک پہنچی۔ قرآن نے کہیں آپ کو نبی کہا، کہیں رسول، کہیں خاتم النبیین، کہیں رحمۃ للعالمین کی صفت سے یاد کیا، کہیں آپ کے اخلاق کی بلندی بیان کی، کہیں آپ کی شفقت ونرمی کا تذکرہ کیا اور کہیں آپ کی اس بے قراری کا ذکر کیا کہ آپ چاہتے تھے کہ پوری انسانیت ہدایت کی راہ اختیار کرلے۔ قرآن کے پارے پارے میں سیرتِ محمدیؐ کے ایسے روشن نقوش بکھرے ہوئے ہیں جنہیں پڑھتے ہوئے دل عقیدت سے جھک جاتا ہے اور زبان بے اختیار درود بھیجنے لگتی ہے۔ قرآن مجید سیرت رسولؐ کا آئینہ ہے۔ قرآن کے ہر ورق پر عکس رسول کی جھلک ہے۔

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ جہاں پوری انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے، وہیں اس میں اس عظیم ہستی کا بھی بار بار ذکر ہے جس کے ذریعے یہ کتاب دنیا تک پہنچی۔ قرآن نے کہیں آپ کو نبی کہا، کہیں رسول، کہیں خاتم النبیین، کہیں رحمۃ للعالمین کی صفت سے یاد کیا، کہیں آپ کے اخلاق کی بلندی بیان کی، کہیں آپ کی شفقت ونرمی کا تذکرہ کیا اور کہیں آپ کی اس بے قراری کا ذکر کیا کہ آپ چاہتے تھے کہ پوری انسانیت ہدایت کی راہ اختیار کرلے۔ قرآن کے پارے پارے میں سیرتِ محمدیؐ کے ایسے روشن نقوش بکھرے ہوئے ہیں جنہیں پڑھتے ہوئے دل عقیدت سے جھک جاتا ہے اور زبان بے اختیار درود بھیجنے لگتی ہے۔ قرآن مجید سیرت رسولؐ کا آئینہ ہے۔ قرآن کے ہر ورق پر عکس رسول کی جھلک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہؓ سے جب رسول اکرمؐ کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؓ نے جواب دیا ''کان خلقہ القرآن'' (آپؐ کے اخلاق قرآن تھے) آیئے اس پہلو سے قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو اپنی طرف سے نبی اور رسول بنا کر بھیجا۔ قرآن مجید کی آیت کا مفہوم ہے: اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوش خبری سنانے والا، ڈرانے والا، اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ (الأحزاب: 45-46) یہ صرف ایک منصب کا بیان نہیں بلکہ آپؐ کی پوری دعوت کا خلاصہ ہے۔ آپؐ اللہ کے بندے بھی ہیں، اس کے رسول بھی، انسانیت کے رہبر بھی اور قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت کا چراغ بھی۔ قرآن مجید نے آپؐ پر ایمان کو محض ایک تاریخی شخصیت کو مان لینے کے معنی میں نہیں لیا بلکہ اسے ایمان کا لازمی حصہ قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے: پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول، نبی امی پر ایمان لاؤ (الأعراف: 158) قرآن نے صاف بتادیا کہ ہدایت کا راستہ آپ ﷺ کی پیروی سے وابستہ ہے۔ آپ پر ایمان کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا اور آپ کی اتباع کے بغیر ہدایت کی منزل حاصل نہیں ہوسکتی۔ پہلے انبیائے کرام علیہم السلام مخصوص قوموں کی طرف تشریف لائے، مگر محمد رسول اللہ کی بعثت پوری انسانیت کے لیے ہوئی۔ قرآن اعلان کرتا ہے: کہہ دیجیے: اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (الأعراف:158) ایک دوسرے مقام پر فرمایا: اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (سبأ: 28) آپؐ کی دعوت کسی ایک خطے، نسل، زبان یا زمانے تک محدود نہیں۔ آپ عرب کے لیے بھی رسول ہیں اور عجم کے لیے بھی، مشرق کے لیے بھی اور مغرب کے لیے بھی، اپنے زمانے کے لیے بھی اور قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے بھی۔

قرآن مجید نے آپؐ کے مقام کی ایک عظیم خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ ارشاد ہے: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ (الأحزاب: 40) آپؐ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا۔ اب قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کسی نئی وحی کی ضرورت باقی ہے۔ آپؐ پر دین مکمل ہوا اور آپ ہی کی شریعت آخری شریعت قرار پائی۔ قرآن مجید نے آپؐ کے بشری وجود کو بیان کیا، لیکن ساتھ ہی آپؐ کے غیر معمولی مقام کی طرف بھی متوجہ کیا۔ ارشاد ہے: کہہ دیجیے: میں تو تم ہی جیسا ایک بشر ہوں،

میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ (الکہف: 110) بلاشبہ آپؐ بشر ہیں، لیکن کون سا بشر؟ وہ بشر جس کے قلبِ مبارک پر وحی اترتی تھی، جس کے ذریعے اللہ نے آخری کتاب نازل فرمائی، جسے معراج کی سعادت عطا ہوئی، جسے تمام انسانوں کی رہنمائی کے لیے منتخب فرمایا گیا۔ جسمانی اعتبار سے انسانوں میں ہونے کے باوجود منصب، کردار، اخلاق، علم، مقام اور قربِ الٰہی میں آپؐ کا کوئی ثانی نہیں۔ سیرتِ محمدی کا سب سے روشن باب آپ کا اخلاق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود آپ کے اخلاق کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا: اور بے شک آپ عظیم اخلاق کے مرتبے پر فائز ہیں۔ (القلم: 4) یہ گواہی کسی انسان کی نہیں، رب العالمین کی ہے۔ جس ہستی کے اخلاق کو خود اللہ تعالیٰ عظیم قرار دے، اس کی اخلاقی بلندی کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟ آپؐ نے دشمنوں کے ساتھ عفوودرگزر، کمزوروں کے ساتھ شفقت، محتاجوں کے ساتھ ہمدردی، بچوں کے ساتھ محبت، عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک، یتیموں کے ساتھ محبت اور عام انسانوں کے ساتھ خیر خواہی کا ایسا نمونہ پیش کیا جس کی مثال انسانی تاریخ میں کم ہی ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی بعثت کا سب سے جامع تعارف ان الفاظ میں کرایا: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔ (الأنبیاء: 107) آپؐ کی رحمت کسی خاص قوم یا طبقے تک محدود نہیں تھی۔ آپ کی تعلیمات نے انسانوں کو انسانوں سے محبت کرنا سکھایا، کمزوروں کے حقوق کی حفاظت کی، ظلم وزیادتی کے دروازے بند کیے اور انسان کو عزت واحترام کے ساتھ زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا۔ آپؐ کی رحمت انسانوں کے لیے تھی، یتیموں اور مسکینوں کے لیے تھی، کمزوروں کے لیے تھی، بلکہ جانوروں اور ماحول تک کے لیے آپ کی تعلیمات رحمت کا پیغام لیے ہوئے تھیں۔ قرآن مجید نے آپؐ کی نرم دلی اور امت کے ساتھ بے مثال شفقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: پس اللہ کی رحمت ہی کے سبب آپ ان کے لیے نرم دل ہیں، اور اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے گرد سے منتشر ہوجاتے۔ (آل عمران: 159) یہ آیت آپؐ کے اخلاق کی ایک ایسی تصویر پیش کرتی ہے جسے دیکھ کر دل محبت سے بھر جاتا ہے۔ آپؐ نے دلوں کو سختی سے نہیں بلکہ محبت سے جیتا۔ آپ کی نرمی، شفقت اور حسنِ سلوک نے ان دلوں کو بھی بدل دیا جو آپ کی مخالفت پر آمادہ تھے۔ آپؐ کو اپنی امت کی ہدایت کی اتنی فکر تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس کیفیت کو قرآن میں بیان فرمایا: یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول تشریف لائے ہیں، تمہاری تکلیف ان پر شاق گزرتی ہے، وہ تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں، اور اہلِ ایمان کے لیے نہایت شفیق، بہت مہربان ہیں۔ (التوبہ:128) ذرا تصور کیجیے! اللہ تعالیٰ اپنے محبوبؐ کی امت کے بارے میں یہ فرما رہا ہے کہ تمہاری تکلیف ان پر گراں گزرتی ہے اور وہ تمہاری بھلائی کے حریص ہیں۔ یہ کیسی محبت تھی! یہ کیسی خیر خواہی تھی! آپؐ کو اپنی امت کی دنیا کی بھی فکر تھی اور آخرت کی بھی، ان کے ایمان کی بھی فکر تھی اور ان کے کردار کی بھی۔ آپؐ کی زندگی صرف عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ مکمل انسانی کردار کا نمونہ ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے: یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔ (الأحزاب:21)۔

قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرنے والوں کے لیے رسول اللہ کی اتباع کو معیار قرار دیا ہے۔ فرمایا: کہہ دیجیے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔ (آل عمران: 31) قرآن نے آپؐ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا ہے: جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (النساء: 80) اسی لیے رسول اللہؐ کے حکم کے سامنے مؤمن اپنی رائے، خواہش اور پسند کو کوئی حیثیت نہیں دیتا۔ قرآن فرماتا ہے: پس آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلے سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور پوری طرح تسلیم کرلیں۔ (النساء:65) قرآن مجید نے رسول اللہ ﷺ کے ادب کو بھی ایمان کا تقاضا قرار دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرکے فرمایا: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔ (الحجرات:2) یہ صرف مجلس کا ایک ادب نہیں بلکہ محبتِ رسولؐ کا سبق ہے۔ جس ہستی کا ادب اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں سکھایا ہو، اس ہستی کے ساتھ امت کا ادب اور محبت کس قدر بلند ہونی چاہیے! آپؐ کے ذریعے انسانیت کو ہدایت کی وہ روشنی ملی جس نے زندگی کے ہر شعبے کو منور کردیا۔ قرآن مجید فرماتا ہے: یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئیں۔ (ابراہیم:1) آپؐ نے انسان کو شرک کے اندھیرے سے توحید کی روشنی میں، ظلم کے اندھیرے سے عدل کی روشنی میں، جہالت کے اندھیرے سے علم کی روشنی میں اور بدکرداری کے اندھیرے سے پاکیزہ کردار کی روشنی میں پہنچایا۔ رسول اللہؐ کی تعلیمات نے انسان کو صرف آخرت کی کامیابی کا راستہ نہیں دکھایا بلکہ دنیا میں بھی باعزت، پاکیزہ اور متوازن زندگی گزارنے کا طریقہ سکھایا۔ آپؐ نے بتایا کہ طاقتور کمزور پر ظلم نہ کرے، مالدار محتاج کو نہ بھولے، حاکم رعایا کے حقوق ادا کرے، پڑوسی کو تکلیف نہ دی جائے، والدین کی خدمت کی جائے، یتیم کا مال نہ کھایا جائے، عورت کو عزت دی جائے اور انسان کی جان، مال اور عزت کی حفاظت کی جائے۔ یہ سب اسی رحمتِ محمدیؐ کا فیض ہے جسے قرآن نے رحمۃ للعالمین کہہ کر ہمیشہ کے لیے محفوظ کردیا۔ قرآن کے پاروں میں بکھرا ہوا محمدؐ کا ذکر دراصل پوری انسانیت کے لیے دعوتِ محبت ہے۔ کہیں آپ نبی ہیں، کہیں رسول، کہیں خاتم النبیین، کہیں شاہد ومبشر ونذیر، کہیں روشن چراغ، کہیں اسوہ حسنہ، کہیں رؤوف و رحیم اور کہیں رحمۃ للعالمین۔ قرآن آپؐ کے مقام کو بیان کرتا ہے تو دل عقیدت سے جھک جاتا ہے اور زبان بے اختیار کہتی ہے کہ اے اللہ! تو نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی امت میں پیدا کرکے ہم پر کتنا بڑا احسان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی سچی محبت عطا فرمائے، ان کی سنت کی پیروی کی توفیق دے، ان کے اخلاق کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی سعادت بخشے اور قیامت کے دن ہمیں ان کی شفاعت اور قرب نصیب فرمائے۔ آمین۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۳۰/اگست ۔۲۰۲۶

عوام کی توجہ بانٹنے کی کوشش

جیسے جیسے آئندہ عام انتخابات کا وقت قریب آتا جا رہا ہے ملک بھر میں مختلف گوشوں کی جانب سے عوام کی توجہ بانٹنے کی کوششوں میں تیزی پیدا ہوگئی ہے۔ ہر گوشہ اپنے اپنے طور پر اقتدار اور حکومت سے قربتیں بڑھانے کیلئے اپنے طور پر کوششیں شروع کر چکا ہے۔ کوئی کسی انداز سے یہ کوشش کر رہا ہے تو کوئی کسی اور انداز سے اپنے کام میں جٹ چکا ہے۔ ایک بات میڈیا کے ذریعہ یہ دیکھنے میں آئی ہے کہ عوام کو انتخابات سے قبل جن مسائل پر توجہ دلانے اور ان میں شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے ان کو کسی طرح سے عوام کی توجہ سے ہٹانے اور عوام کو غیر اہم اور بے مطلب مسائل میں الجھانے کی کوششوں میں تیزی پیدا ہوگئی ہے۔ ویسے تو میڈیا کی جانب سے گذشتہ ساڑھے چار سال سے میڈیا مسلسل اسی کوشش میں مصروف ہے کہ حکومت کی ناکامیوں کو کہیں پس منظر میں ڈھکیل کر ایسے مسائل میں عوام کو الجھا دیا جائے جن سے ان کے مستقبل یا ملک کے مسائل کی یکسوئی کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ حکومت کے وعدوں پر عوام کو باشعور بنانے اور حکومت کو گھیرنے کی بجائے اس کی ناکامیوں کو کسی طرح سے چھپانے کیلئے میڈیا کے کئی گوشے مصروف ہیں۔ یہ زرخرید میڈیا ہے جو اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی بجائے بددیانتی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ ملک وقوم کو درپیش مسائل پر توجہ کرنے کی بجائے اپنے مفادات کی تکمیل اور حکومت اور اس کے مٹھی بھر ذمہ داروں کو خوش کرنے میں میڈیا اپنی ساری توانائیاں صرف کر رہا ہے۔ کہیں کسی طرح سے سروے کرتے ہوئے ایک مخصوص گوشے کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے تو کہیں کسی شخصیت کو جادوئی چراغ کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے جس کے رگڑنے سے پلک جھپکتے میں مسائل حل ہوجائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ گذشتہ ساڑھے چار سال میں تمام اہم مسائل کو کہیں پس پشت ڈال کر لوگوں میں قوم پرستی کے سرٹیفکیٹ بانٹنے اور ملک کو ایک شخصیت کے اطراف جمع کرنے میں میڈیا نے انتہائی سرگرم رول ادا کیا تھا۔ یہ میڈیا کی ذمہ داریوں سے فرار رہا ہے اور نت نئے انداز سے حکومتوں کی چاپلوسی میں میڈیا نے اپنا اور قوم کا وقت ضائع کیا ہے۔ اب جبکہ آئندہ لوک سبھا انتخابات کیلئے چند ہفتوں کا وقت باقی رہ گیا ہے میڈیا کے کچھ گوشوں کی جانب سے ایک بار پھر شخصیت پرستی کا عمل تیز ہوگیا ہے۔ کہیں کہا جا رہا ہے کہ وزارت عظمی کیلئے صرف ایک شخصیت ہی ملک بھر میں مقبولیت رکھتی ہے تو کہیں کہا جا رہا ہے کہ اپوزیشن کی صفوں میں وزارت عظمی کا کوئی امیدوار ہی نہیں ہے اور جتنے چہرے ہیں اتنی باتیں کی جا رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا ملک پارلیمانی جمہوریت پر چلتا ہے۔ یہاں ملک کے عوام وزیر اعظم کا انتخاب نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے رکن پارلیمنٹ کو منتخب کرتے ہیں اور یہ ارکان جب منتخب ہوجاتے ہیں تو اپنے میں سے کسی کے ہاتھ میں ملک کی باگ ڈور سونپ دیتے ہیں۔ یہ بھی جوابدہی کے احساس کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک مقررہ مدت کیلئے کسی کو راجہ بنادیا جائے اور اس کے کسی قول و فعل پر کوئی سوال نہیں کیا جاسکتا۔ جو کوئی وزارت عظمی کا تاج پہنتا ہے اس پر سارے ملک اور عوام کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ وہ اپنے ہر کام اور ہر بات کیلئے ملک کے عوام کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔ جو وعدے اس نے کئے ہوتے ہیں ان کی تکمیل کا پابند ہوتا ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ رواج عام کیا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم یا حکومت سے کوئی سوال نہ کرے اور جہاں تک وزیر اعظم کا سوال ہے وہ کسی کا سوال سننے اور کسی سوال کا جواب دینے تک کو تیار نہیں ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اس ملک کا مطلق العنان حکمران سمجھنے لگے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ میڈیا کی جانب سے انتخابات سے قبل سروے کروائے جاتے ہیں اور ان کی رپورٹس بھی منظر عام پر لائی جاتی ہیں لیکن سروے کرنے کا انداز مختلف ہوا کرتا ہے۔ عوام کے سامنے حقیقی مسائل' حکومت کے وعدے' ان کی تکمیل کی حقیقت' حکومت کی کارکردگی اور اپوزیشن کے سوال پیش کئے جاتے ہیں۔ دونوں کی کارکردگی کو پیش کرتے ہوئے ان پر عوام کی رائے حاصل کی جاتی ہے لیکن یہاں صورتحال کو اپنے انداز سے بدلنے کا طریقہ اختیار کیا ہوا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام کے سامنے مسائل اور حکومت کی کارکردگی کو پیش کیا جائے' تمام جماعتوں کے مستقبل کے منصوبوں کو پیش کیا جائے اور پھر رائے حاصل کی جائے۔ لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے اور یہ جمہوریت کے بنیادی اصولوں سے انحراف ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

گلیشیر کا اچانک ٹوٹنا: کوئی سانحہ یا قہرِ الٰہی؟

26 اگست کی صبح تقریباً ساڑھے آٹھ بجے نیپال-تبت سرحد پر موسم بالکل صاف تھا۔ کسی کو ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ اگلے صرف تیس منٹ میں کیا ہونے والا ہے۔ 26 اگست کی صبح تقریباً 17 ہزار فٹ کی بلندی پر ایک گلیشیر (برف کی چٹان) ٹوٹا اور لگ بھگ 6 ہزار فٹ نیچے آ گرا۔ ٹوٹنے والے گلیشیر کی چوڑائی ایک اندازے کے مطابق ایک ہزار فٹ بتائی جا رہی ہے۔ اس کے گرتے ہی زمین کانپ اٹھی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد، یعنی نو بجے کے قریب، وہی برف کا تودہ ایک طوفانی سیلاب کی شکل اختیار کر چکا تھا، جس نے نیپال کے کئی علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ بظاہر اس بھیانک تباہی کو دیکھ کر عام انسان یہی سمجھ رہا ہے کہ یہ برف کا تودہ ٹوٹا اور طوفانی سیلاب کی صورت اختیار کرکے جان ومال کی تباہی وبربادی کا سبب بن گیا، جس کی وجہ سے انسان، حیوان، چرند وپرند، گھر بار، غرض کہ سب کچھ برباد ہوگیا، لیکن میرا اذعان ویقین کہتا ہے کہ یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں، بلکہ یہ اللہ رب العزت کی طرف سے ایک عذاب اور قہرِ الٰہی تھا، جو پورے علاقے کو لے ڈوبا۔ اب یہ بات آتی ہے کہ ان پر یہ عذاب اچانک کیوں آیا؟ تو میں بتا دوں کہ ابھی اسی سال چند ماہ پہلے وہاں کے لوگوں نے مسلمانوں، مسجدوں، قرآنِ کریم اور دینی شعائر کے ساتھ، جو کھلواڑ کیا تھا، یہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ مسلمانوں کو وہاں، جس بربریت کے ساتھ سرِعام مارا جا رہا تھا، کوئی روکنے والا نہیں تھا، مسجدوں کو نذرِ آتش کیا جا رہا تھا، کوئی بجھانے والا نہیں تھا۔ غرض کہ ظلم وجبر کی انتہا ہوگئی تھی، لیکن کوئی اُف تک کرنے والا نہیں تھا۔ چنان چہ کہا جاتا ہے: (کما تدین تدان) یعنی: جیسا کروگے، ویسا ہی بدلہ پاؤ گے۔ اور شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: (چاہ کن را چاہ درپیش) یعنی کنواں کھودنے والے کے سامنے خود کنواں ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے ان بے قصور لوگوں کی آہِ سحر گاہی کا یہ نتیجہ دکھایا ہے اور انہی کا بدلہ لیا ہے۔ ظلم وجبر کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ مظلوم کی آہ، جب عرشِ الٰہی تک پہنچتی ہے، تو پھر ظالم کے لیے کوئی جائے پناہ باقی نہیں رہتی۔ یہ حادثہ ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ دنیا میں کوئی ظلم، کوئی زیادتی اور کوئی ناانصافی اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں۔ انسان بسا اوقات اپنے ظلم وستم کو معمولی سمجھ لیتا ہے، لیکن قدرتِ الٰہی کے فیصلے کے سامنے بڑے سے بڑا ظالم بھی بے بس ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو عقلِ سلیم اور فہمِ کامل عطا فرمائے، ظلم وزیادتی سے محفوظ رکھے، دوسروں کے مذہبی جذبات اور مقدس مقامات کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر امن ومحبت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بی جے پی کی مخالفت میں کسی کے بہکاوے میں نہ آئیں مسلم نوجوان

یوپی میں اگلے سال ہونے والے اسمبلی انتخابات میں مسلمانوں کو سمجھداری کے ساتھ ووٹ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خود کو سیکولر کہنے والی سیاسی جماعتیں مسلمانوں کو بی جے پی کا خوف دکھا کر، بی جے پی کے نام پر ان کے اندر ایک طرح کا ڈر پیدا کرکے اپنا فائدہ حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ یوپی کے مسلمانوں کو اب اس بات پر سنجیدگی سے غور اور فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ بی جے پی کی مخالفت تو سماج وادی پارٹی سے لے کر کانگریس اور بہوجن سماج پارٹی تک کرتی رہی ہیں اور آج بھی کر رہی ہیں، لیکن اس میں سب سے بڑا نقصان مسلمانوں کو ہی اٹھانا پڑا ہے اور آج بھی اٹھانا پڑ رہا ہے۔ مسلمانوں کی ایسی تصویر بنادی گئی ہے جیسے سب سے زیادہ مسلمان بی جے پی کے مخالف ہیں اور وہ ہر حال میں بی جے پی کو انتخابی میدان میں شکست دینا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کو بی جے پی کے سامنے کھڑا کرکے اپوزیشن کی سیاسی جماعتیں اپنا ذاتی مفاد پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہیں اور یوپی میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ایسے میں مسلمانوں کو اب سمجھداری سے کام لینے کی ضرورت ہے، کیونکہ بی جے پی کی مخالفت کے نام پر مسلمانوں کو جذباتی طور پر اس قدر بہکا دیا جاتا ہے کہ وہ بی جے پی کی مخالفت میں کئی مرتبہ کچھ کا کچھ بولنے لگتے ہیں، جس کا خمیازہ بعد میں انہیں ہی بھگتنا پڑتا ہے۔ کسی بھی سیاسی جماعت کی مخالفت کرنا یا اس کی حمایت کرنا کوئی بری بات نہیں، لیکن اس کی بھی ایک حد اور دائرہ ہونا چاہیے۔

نیپال اور تبت کے سرحدی علاقوں میں بدھ کے روز گلیشیئر پھٹنے سے آنے والے تباہ کن سیلاب نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے، جس میں اب تک 626 ہلاکتوں کی تصدیق ہو چکی ہے اور 2,426 سے زائد افراد لاپتہ ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں رسوا، نوواکوٹ، دھادنگ، گورکھا اور چتوان شامل ہیں، جہاں مکانات، سڑکیں، پل اور پن بجلی کے منصوبے مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن چکے ہیں۔ اس ہولناک صورتحال میں جہاں مقامی لوگ اسے اپنی قسمت کی آزمائش سمجھ رہے ہیں، وہیں سائنسی ماہرین اور ماحولیاتی تحقیقات اس سانحے کی کچھ اہم وجوہات اور حقائق کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ماہرین ماحولیات کے مطابق یہ محض عام بارش کا سیلاب نہیں، بلکہ ہمالیہ کے خطے میں بڑھتا ہوا درجہ حرارت اور ماحولیاتی تبدیلی اس کی بڑی وجہ ہے۔ تبت اور نیپال کی سرحد پر ایک پہاڑی حصہ یا گلیشیئر ٹوٹ کر وادی میں گرا، جس نے برفانی جھیل کو پھاڑ دیا۔ چند ہی سیکنڈز میں مٹی، ریت، چٹانوں اور پانی کا ایک ایسا طاقتور ریلا بنا جس نے راستے میں آنے والی ہر چیز کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

سیلاب نہیں عذاب الٰہی ہے، نیپال میں تباہ کن سیلاب

ڈاکٹر عبداللہ فیصل

بدھ کے روز بتاریخ 26 اگست 2026 کو دنیا یاد رکھے گی کی نیپال میں ایک سیلاب نے آناً فاناً ہزاروں افراد کو نگل لیا اور لاکھوں لوگ متاثر ہوئے سیلاب اتنا خوفناک تھا کی دیکھنے والے دہل گئے یہ سیلاب قیامت کا منظر پیش کر رہا تھا ہوگا نیپال میں دریائے بھوٹیکوشی میں آنے والے تباہ کن سیلاب نے تین اضلاع میں بڑے پیمانے پر تباہی مچا دی اس آفت کے نتیجے میں تقریباً ایک ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ سیکورٹی فورسز کے اہلکاروں، غیر ملکی سیاحوں اور مقامی شہریوں ہزاروں لوگ اب بھی لاپتہ ہیں۔ سیلاب نے سڑکوں، پلوں، برج وغیرہ بجلی کے ڈھانچے اور آبادی والے علاقوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے، جس سے بھاری جانی و مالی نقصانات ہوئے ہیں یہ حالیہ برسوں میں نیپال میں آنے والی بدترین قدرتی آفات وبلیات میں سے ایک ہے۔ نیپال کے اطلاع کے مطابق لاپتہ سیاحوں میں انڈیا کے 100 سے زائد، امریکہ کے 54، آسٹریلیا کے 34 اور برطانیہ کے 33 شہری شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 100 سے زیادہ نیپالی شہری بھی لاپتہ ہیں۔ یہ علاقہ زائرین اور ٹریکنگ کرنے والوں میں بہت مقبول ہے۔ نیپال میں دریائے بھوٹیکوشی میں آنے والے تباہ کن سیلاب نے تین اضلاع میں بڑے پیمانے پر تباہی مچا دی اس آفت کے نتیجے میں تقریباً ایک ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ سیکورٹی فورسز کے اہلکاروں، غیر ملکی سیاحوں اور مقامی شہریوں ہزاروں لوگ اب بھی لاپتہ ہیں۔ سیلاب نے سڑکوں، پلوں، برج وغیرہ بجلی کے ڈھانچے اور آبادی والے علاقوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے، جس سے بھاری جانی و مالی نقصانات ہوئے ہیں یہ حالیہ برسوں میں نیپال میں آنے والی بدترین قدرتی آفات وبلیات میں سے ایک ہے۔ نیپال کے اطلاع کے مطابق لاپتہ سیاحوں میں انڈیا کے 100 سے زائد، امریکہ کے 54، آسٹریلیا کے 34 اور برطانیہ کے 33 شہری شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 100 سے زیادہ نیپالی شہری بھی لاپتہ ہیں۔ یہ علاقہ زائرین اور ٹریکنگ کرنے والوں میں بہت مقبول ہے۔

متاثرہ علاقے: نیپال، بنیادی طور پر اس کے مشرقی اور جنوب مشرقی علاقے متاثر ہوئے ہیں۔ سیلاب کی تاریخ نیپال میں ہر سال تباہی مچی ہے سب سے شدید سیلاب 26 ستمبر کو شروع ہوا اور اس نے نیپال کے مشرقی اور جنوب مشرقی علاقوں کے ساتھ ساتھ بھارت کے قریبی علاقوں، جیسے اتر پردیش اور آسام اور شمالی بنگلہ دیش کے کچھ حصوں کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ دریائے کوسی خطرناک سطح تک بھر گیا، جبکہ باگمتی اور نکھو ندیوں کی وجہ سے صوبہ باگمتی میں سیلاب آیا۔ کھٹمنڈو وادی میں 28 اور 29

ستمبر کے درمیان 240 ملی میٹر (9.4 انچ) اور 2.322 ملی میٹر (7.12 انچ) کے درمیان بارش ہوئی، جس سے نیپال کے دار الحکومت کھٹمنڈو میں سیلاب آ گیا۔ بنیادی ڈھانچے بشمول واٹر پائپ اور بجلی اور انٹرنیٹ تک رسائی کو نقصان پہنچا اور شہر سے باہر کی تین شاہراہیں بلاک ہو گئیں۔ لینڈ سلائیڈنگ سے گاڑیوں کے دبنے سے متعدد ہلاکتوں کی اطلاع ہے۔ حکومت نے پولیس اور فوجی دستوں کو، جن میں مجموعی طور پر 3000 سے زائد افراد تھے، کو ریسکیو اور صفائی کے کاموں میں مدد کرنے کی ہدایت کی اور متاثرہ علاقوں میں اسکول اور یونیورسٹیاں بند کر دی گئیں۔

جولائی کے اوائل میں سیلاب سے کم از کم 14 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ مزید نو لاپتہ ہونے کی اطلاع ہے۔ ستمبر کے آخر میں سیلاب کی وجہ سے کم از کم 204 اموات اور 30 لاپتہ ہونے کی تصدیق ہوئی، جن میں کم از کم 37 کھٹمنڈو میں تھے۔ کھٹمنڈو ہوائی اڈے سے تمام پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ نیپال میں سیلاب کی تاریخ پرانی ہے آئے دن وہاں کوئی نہ کوئی آفات وبلیات آتے رہتے ہیں نیپال میں سیلاب 2024ء کے سیلاب کے ساتھ پڑوسی اور بھارت کی قریبی ریاستوں جیسے اتر پردیش اور آسام میں آیا۔ نیپالی موسمی عہدے دار بنو مہارجن نے بتایا کہ ل ھارت کے قریبی علاقوں اور خلیج بنگال کے اوپر کم دباؤ کا نظام 2024ء میں بڑھتے ہوئے اور طویل سیلاب کی بنیادی وجہ تھا۔ اس کے جواب میں، نیپال کی حکومت کی طرف سے سیلاب کے متعدد انتباہات جاری کیے گئے، اس کے ساتھ ہی رات کے وقت شاہراہوں پر سفر کرنے پر پابندی اور حادثات کے خطرے یا مہلک سیلاب یا مٹی کے تودے گرنے کی وجہ سے عام طور پر کاریں چلانے کے خلاف انتباہ جاری کیا گیا سیلاب کے مقامات پر شاہراہیں بند ہو گئیں۔ 30 ستمبر تک، حکام عارضی طور پر پرتھوی ہائی وے کو کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔

تمام افواج کے 3,000 سے زیادہ حفاظتی اہلکاروں کو موٹر بوٹوں، رافٹوں اور ہیلی کاپٹروں کا استعمال کرتے ہوئے بچاؤ اور بحالی کی کارروائیوں میں مدد کے لیے تفویض کیا گیا تھا۔ 27 ستمبر کو، کھٹمنڈو سے روانہ ہونے والی تمام اندرون ملک پروازیں منسوخ کر دی گئیں، جس سے 150 سے زیادہ روانگی متاثر ہوئیں۔ 29 ستمبر تک پروازیں بڑی حد تک دوبارہ شروع ہو چکی تھیں۔ انٹرنیشنل سینٹر فار انٹیگریٹڈ ماؤنٹین ڈیولپمنٹ نے کہا کہ نیپال کے بنیادی ڈھانچے میں نامناسب سرمایہ کاری اور اس کی ناقص منصوبہ بندی نے تباہی کی شدت میں اہم کردار ادا کیا۔ مزید خاص طور پر، سیلاب کے میدان پر غیر منصوبہ بند آباد کاری، تعمیر اور شہری کاری، پانی کو برقرار رکھنے کے لیے علاقوں کی کمی اور دریائے باگمتی کے ساتھ بڑھتی ہوئی انسانی آباد کاری کو اس سانحے کے پیمانے میں اہم شراکت دار کے طور پر نوٹ کیا گیا۔ مرکز نے اصرار کیا کہ حکومت اپنے بنیادی ڈھانچے میں زیادہ سرمایہ کاری کرے، بشمول سیلاب کی روک تھام کی کوشش کی جا رہی ہے نیپال میں شدید بارشوں اور اچانک آنے والے تباہ کن سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے سبب ہلاک ہونے والوں کی تعداد 362 تک پہنچ گئی ہے، جبکہ 1500 سے زائد افراد اب بھی لاپتہ بتائے جا رہے ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں امدادی اور بچاؤ کارروائیاں جاری ہیں، تاہم کئی مقامات پر حالات اب بھی انتہائی مشکل بنے ہوئے ہیں۔

نیپال کے رسوا علاقے میں بھوٹے کوشی دریا میں آنے والے شدید سیلاب سے بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے۔ سیلاب کے باعث بنیادی ڈھانچے کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 35 پل اور 45 معلق پل بہہ گئے ہیں، جس کے نتیجے میں متعدد علاقوں کا زمینی رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ 13 پن بجلی منصوبے بھی متاثر ہوئے ہیں، جبکہ کئی گاڑیاں تیز پانی کے بہاؤ میں بہہ گئیں۔ نیپال کی فوج نے متاثرہ علاقوں میں ریسکیو آپریشن کرتے ہوئے 250 سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا ہے۔ تاہم بڑی تعداد میں لوگ اب بھی لاپتہ ہیں، جن میں ہندوستانی شہری بھی شامل ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق 290 ہندوستانی شہریوں سے فی الحال رابطہ نہیں ہو سکا ہے، جبکہ امدادی ٹیموں نے 84 ہندوستانی شہریوں کو محفوظ نکال لیا ہے۔ ان میں تریشولی-1 منصوبے میں پھنسے 63 کارکن اور تمل ناڈو کے 21 افراد شامل ہیں۔ جنوبی ایشیائی تارکینِ وطن کی کمیونٹیز دریافت کرنا درپیش ہے اثنا، مہاراشٹر کے کم از کم 114 سیاحوں کے بھی نیپال میں پھنسے ہونے کا خدشہ ہے۔ ریاستی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ اور اسٹیٹ ایمرجنسی آپریشن سینٹر کے مطابق 53 سیاحوں کے ساگا مانسرور علاقے میں محفوظ ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے۔ تقریباً 61 افراد ایک ٹریول ایجنسی کے ذریعے سفر پر گئے تھے، جبکہ دیگر ذاتی طور پر نیپال پہنچے تھے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کی ہندو دہشت گردوں نے قرآن جلایا تھا مسجدوں کو نذر آتش کیا تھا مسلم خواتین کی بے حرمتی کی تھی مسلم نوجوانوں کو زدوکوب کیا تھا اس کے پاداش میں اللہ نے یہ عذاب بھیجا ہے کئی ہزار انسان جانور ہلاک ہوئے ہیں اور کروڑوں کی املاک تباہ و برباد ہوئے ہیں اربوں کھربوں کے آشیانے سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کی ظلم و نا انصافی ہوتی ہے تو اللہ عذاب بھیج دیتا ہے۔ یہ سیلاب نہیں عذاب الٰہی تھا اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے۔

نیپال اور تبت کے سرحدی علاقوں میں بدھ کے روز گلیشیئر پھٹنے سے آنے والے تباہ کن سیلاب نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے، جس میں اب تک 626 ہلاکتوں کی تصدیق ہو چکی ہے اور 2,426 سے زائد افراد لاپتہ ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں رسوا، نوواکوٹ، دھادنگ، گورکھا اور چتوان شامل ہیں، جہاں مکانات، سڑکیں، پل اور پن بجلی کے منصوبے مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن چکے ہیں۔ اس ہولناک صورتحال میں جہاں مقامی لوگ اسے اپنی قسمت کی آزمائش سمجھ رہے ہیں، وہیں سائنسی ماہرین اور ماحولیاتی تحقیقات اس سانحے کی کچھ اہم وجوہات اور حقائق کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ماہرین ماحولیات کے مطابق یہ محض عام بارش کا سیلاب نہیں، بلکہ ہمالیہ کے خطے میں بڑھتا ہوا درجہ حرارت اور ماحولیاتی تبدیلی اس کی بڑی وجہ ہے۔ تبت اور نیپال کی سرحد پر ایک پہاڑی حصہ یا گلیشیئر ٹوٹ کر وادی میں گرا، جس نے برفانی جھیل کو پھاڑ دیا۔ چند ہی سیکنڈز میں مٹی، ریت، چٹانوں اور پانی کا ایک ایسا طاقتور ریلا بنا جس نے راستے میں آنے والی ہر چیز کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

مکہ معاہدہ کی طرف کیوں جھک رہا بنگلہ دیش؟

فیصل محمود

پاکستان والے دفاعی اتحاد سے منسلک ہو کر ڈھاکہ دراصل نئی دہلی کو ایک سخت پیغام دینا چاہتا ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ اس کے پاس دیگر سفارتی متبادل بھی موجود ہیں۔ بنگلہ دیش نے فی الوقت 'مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے' میں شامل ہونے پر فیصلہ نہیں کیا ہے، لیکن وہ اس میں اپنی دلچسپی کی کھل کر تشہیر ضرور کر رہا ہے۔ بنگلہ دیش کے وزیر مملکت برائے خارجی امور ہمایوں کبیر نے کہا کہ ''اگر مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک میں کوئی دفاعی معاہدہ بنتا ہے، تو ہمارے لیے اس میں شرکت پر غور کرنا غیر معمولی نہیں۔'' کبیر نے یہ بھی کہا کہ معاہدے کے بانی ممالک بنگلہ دیش کی شمولیت کے لیے انتہائی خواہش مند ہیں۔ اس کے بعد وزارت خارجہ کے ایک ذرائع نے تصدیق کی کہ سعودی عرب نے وزیر اعظم طارق رحمان کو باضابطہ طور پر ریاض مدعو کیا ہے۔

سعودی عرب، ترکی اور پاکستان کی جانب سے 7 اگست کو مکہ میں دستخط کیے گئے اس معاہدے میں کسی ایک رکن ملک پر ہونے والے مسلح حملے کو تمام ارکان پر حملہ تصور کیا گیا ہے۔ تاہم، کوئی بھی ایسا انتظام جس میں سعودی عرب کا مالی اثر و رسوخ، ترکی کی فوجی صنعتی صلاحیت اور پاکستان کی مسلح و جوہری طاقت ایک ساتھ آتی ہو، مسلم اتحاد کے مظاہرے سے کہیں بڑا اسٹریٹجک قدم ہے۔ ڈھاکہ کا یہ کھلا جوش دراصل 3 باہم جڑے ہوئے عوامل کی وجہ سے ہے... داخلی سیاست، علاقائی سیکورٹی کے ماحول میں کم ہوتا اعتماد اور مسلم دنیا سے زیادہ اقتصادی و اسٹریٹجک فائدہ حاصل کرنے کی خواہش۔ بنگلہ دیش دنیا کے سب سے بڑے مسلم ممالک میں شامل ہے۔ مکہ میں بننے والے اور 3 بااثر مسلم ممالک کی قیادت والے اتحاد سے جڑنا سیاسی طور پر فائدے کا سودا ہے، خاص طور پر ایسی حکومت کے لیے جس کا عوامی حلقہ گزشتہ حکومتوں کے مقابلے میں پاکستان اور خلیجی ممالک سے قریبی تعلقات کے لیے زیادہ مثبت ہے۔ غیر ملکی رہنما کی جانب سے وزیر اعظم کی شرکت کی خواہش پر کبیر کا زور دینا بہت کچھ بیان کرتا ہے۔ اس رکنیت کو صرف ایک سیکورٹی کے آلے کے طور پر نہیں، بلکہ بین الاقوامی شناخت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ بنگلہ دیش اب غیر ملکی امداد حاصل کرنے والے یا سستے مزدور بھیجنے والے ملک کے طور پر دروازے پر کھڑے رہنے کے بجائے ایک مضبوط مسلم طاقت کے طور پر عالمی منظر نامے پر قدم رکھے گا۔ اسے صرف نظریے سے متاثر پالیسی سمجھنا درست نہیں۔ بنگلہ دیش بینک کے مطابق مالی سال 26-2025 میں سعودی عرب بنگلہ دیش کے لیے ریمیٹنس کا سب سے بڑا ذریعہ تھا، جہاں سے تقریباً 5.85 ارب ڈالر کی رقم آئی۔ لاکھوں بنگلہ دیشی خلیجی خطے میں کام کرتے ہیں۔ ڈھاکہ کی توانائی سلامتی، غیر ملکی روزگار اور سرمایہ کاری کے منصوبوں کے لیے ریاض اہم ہے۔ ترکی دفاعی ساز و سامان اور سیاسی حمایت کا تیزی سے ابھرتا ہوا اور اہم ذریعہ ہے۔ وہیں پاکستان فوجی روابط کی پیشکش کرتا ہے اور موجودہ حکومت کے تحت ڈھاکہ اس کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔ دوسرا بڑا عامل براہ راست ہندوستان سے جڑا ہے۔ ہندوستان کی جانب سے سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کو پناہ دینے، ان کی

حوالگی پر خاموشی اختیار کرنے اور مبینہ طور پر غیر قانونی بنگلہ دیشیوں کو زبردستی سرحد پار دھکیلنے کی وجہ سے ڈھاکہ اور نئی دہلی کے تعلقات کشیدہ ہیں۔ ہندوستان کی سرزمین سے حسینہ کے سیاسی بیان نے وزیر اعظم طارق رحمان کے مجوزہ ہندوستان دورے کو کھٹائی میں ڈال دیا ہے۔ پاکستان والے اتحاد سے جڑنا نئی دہلی کو سخت پیغام دے گا کہ بنگلہ دیش کے پاس دیگر اسٹریٹجک متبادل بھی ہیں۔ ہندوستان اس کے بیشتر حصے کو 3 طرف سے گھیرتا ہے، اس کے دریائی نظاموں کو کنٹرول کرتا ہے اور اس کے کئی سب سے سستے نقل و حمل کے راستوں پر قابض ہے۔ ڈھاکہ اس جغرافیائی عدم توازن کو ختم نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ دنیا کے دیگر حصوں میں نئے تعلقات ضرور بنا سکتا ہے۔ مکہ معاہدہ اسے حقیقی فوجی سیکورٹی کے مقابلے میں ایک بڑا سفارتی اور علامتی دباؤ بنانے کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔ نہ سعودی عرب اور نہ ہی ترکی کسی بنگلہ دیشی تنازعے کے سلسلے میں ہندوستان سے براہ راست ٹکرانے کا خطرہ مول لیں گے۔ پاکستان کی اس میں شمولیت زیادہ حساس ہے، اس لیے وہ براہ راست زیادہ کارآمد ثابت نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی، بیرونی ممالک کی مضبوط حمایت کا یہ احساس ڈھاکہ کو بین الاقوامی سفارت کاری میں کھل کر کھیلنے اور اپنی شرائط پر بات کرنے کی طاقت دیتا ہے۔ ترکی نے جدید ترین ڈرون، میزائل، بحری جنگی جہاز اور الیکٹرانک جنگی صنعتوں کا ایک مسابقتی ڈھانچہ تیار کیا ہے۔ پاکستان فوجی تربیت، حقیقی جنگ کا تجربہ اور چین کے ساتھ مل کر تیار کیے گئے ہتھیاروں کے نظام تک رسائی فراہم کرتا ہے۔ وہیں، سعودی عرب سرمایہ اور خریداری کی قوت فراہم کرتا ہے۔ بنگلہ دیش اس شراکت داری کا استعمال ٹیکنالوجی کی منتقلی، مشترکہ ہتھیاروں کی پیداوار، خفیہ معلومات کے تعاون، سائبر صلاحیتوں اور خلیج بنگال میں سمندری نگرانی کو مضبوط بنانے میں کر سکتا ہے۔ یہ اس لیے بھی اہمیت رکھتا ہے کہ ڈھاکہ کسی ایک ملک پر انحصار کیے بغیر اپنی فوج کی جدید کاری کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ پہلے ہی چین سے جے 10 سی ای جنگجو طیارے اور اٹیک ہیلی کاپٹر لینے کا ارادہ رکھتا ہے۔

لیکن ہتھیاروں کی فراہمی میں تنوع کے لیے کسی باہمی دفاعی معاہدے کا پابند ہونا ضروری نہیں اور یہی وہ باریک فرق ہے جہاں ڈھاکہ کی حکمت عملی ایک خطرناک موڑ لے لیتی ہے۔ اس معاہدے کی عوامی طور پر دستیاب دفعات ان بنیادی سوالات کو جواب طلب چھوڑ دیتی ہیں جو اس کی حقیقی افادیت کا تعین کریں گے۔ اس اتحاد کے پاس ناٹو جیسا کوئی متحدہ فوجی کمانڈ ڈھانچہ نہیں، کوئی کثیر ملکی فوجی دستہ نہیں اور نہ ہی کسی مشترکہ ہنگامی فوجی منصوبے کا کوئی تجربہ ہے۔ اس کے رکن ممالک کے دشمن اور اسٹریٹجک ترجیحات بالکل مختلف ہیں۔ پاکستان کی تشویش ہندوستان ہے، سعودی عرب کی توجہ خلیجی خطے پر ہے اور ترکی کی ترجیحات شام، اسرائیل سے لے کر روس اور مشرقی بحیرۂ روم تک پھیلی ہوئی ہیں۔ ایسے میں بنگلہ دیش خود کو ایسے تنازعات میں پھنسا سکتا ہے جن کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ کیا یہ معاہدہ کشمیر پر ہونے والی کسی نئی ہندوستان-پاکستان جنگ پر نافذ ہوگا؟ کیا سعودی علاقے پر کسی ایرانی حملے کی صورت میں بنگلہ دیش کو فوج بھیجنی پڑے گی؟ ترکی کا اسرائیل سے تصادم ہوتا ہے تو ڈھاکہ سے کیا توقع ہوگی؟ اور پھر اگر بنگلہ دیش کی میانمار سرحد پر فوجی تصادم ہوتا ہے، تو کیا یہ ممالک مدد کیلئے آئیں گے؟ جب تک ان سوالات کے جواب نہیں ملتے، یہ معاہدہ بنگلہ دیش کو سیکورٹی کا صرف ایک وہم دیتا ہے، جبکہ اسے دوسروں کی جنگ میں گھسیٹے جانے کا حقیقی خطرہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے اقتصادی خطرات کہیں زیادہ فوری اور سنگین ہیں۔ بنگلہ دیش نے مالی سال 26-2025 میں اشیا کی برآمد سے 48 ارب ڈالر کی آمدنی حاصل کی۔ اس کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی صنعت مغربی ممالک پر منحصر ہے۔ یورپی یونین اس کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے، جبکہ 2025 میں امریکہ کی جانب سے بنگلہ دیش سے کیا جانے والا درآمد 9.5 ارب ڈالر تک پہنچ گیا تھا۔ ملک کو جاپان اور چین سے بھاری سرمایہ کاری، خلیجی ممالک سے توانائی اور ہندوستان کے ساتھ کام کے تعلقات کی سخت ضرورت ہے۔ اس کا اقتصادی ترقی کا ماڈل مسابقتی سیاسی گروپوں کے ساتھ تجارتی تعلقات برقرار رکھنے پر قائم ہے۔

مکہ معاہدے کی رکنیت لینے سے بنگلہ دیش کے لیے مغربی بازار فوری طور پر بند نہیں ہوں گے۔ سعودی عرب اور ترکی دونوں کے واشنگٹن سے گہرے تعلقات ہیں۔ ترکی خود ناٹو کا رکن ہے۔ چین بھی شاید ایسے کسی ڈھانچے کی مخالفت نہیں کرے گا جس میں پاکستان ہو۔ اصل خطرہ آہستہ آہستہ گہرے ہونے والے سیاسی اثرات کا ہے۔ اگر یہ معاہدہ ایران یا اسرائیل کے ساتھ کسی براہ راست ٹکراؤ میں الجھتا ہے، تو بنگلہ دیش کو مغربی ممالک کے سخت سفارتی دباؤ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر اس کی نوعیت ہندوستان مخالف بن جاتی ہے، تو نئی دہلی تجارت، ویزا، کنیکٹیویٹی، سرحدی انتظام یا علاقائی سفارت کاری کے ذریعے جوابی کارروائی کر سکتی ہے۔ اگر سعودی عرب اور ترکی الگ الگ سمتوں میں کھنچتے ہیں، تو ڈھاکہ کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ کس کا ساتھ دے۔ بنگلہ دیش نے روایتی طور پر اپنے اسٹریٹجک ابہام کو بڑے اقتصادی فائدے میں تبدیل کیا ہے۔ وہ چین سے ہتھیار خریدتا ہے، مغرب کو کپڑے فروخت کرتا ہے، خلیج سے ریمیٹنس حاصل کرتا ہے، جاپان سے بنیادی ڈھانچے کے لیے مالی مدد لیتا ہے اور ہندوستان کے ساتھ عملی تعلقات برقرار رکھتا ہے۔ یہ سفارتی لچک ایسے ملک کے لیے بڑی طاقت ہے، جس کے پاس کسی بڑے جغرافیائی سیاسی تصادم یا پابندیوں کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔ اب تک اس معاہدے کے کسی بین الاقوامی بحران میں 'اجتماعی دفاع' کے وعدے کا امتحان نہیں ہوا۔ سمجھداری کا راستہ یہی ہوگا کہ ڈھاکہ بغیر کسی پابند فوجی شرط کے صرف تعاون کا رخ اختیار کرے۔ جیسے مبصر کا درجہ، مشترکہ فوجی مشقیں، خفیہ معلومات کا تبادلہ، سائبر سیکورٹی، سمندری نگرانی اور مشترکہ دفاعی پیداوار۔ مکمل رکنیت اس وقت تک مؤخر کرنی چاہیے جب تک کہ معاہدہ یہ واضح نہ کر دے کہ حقیقی حملہ کسے تصور کیا جائے گا، کیا فوجی کارروائی لازمی ہوگی، متنازعہ علاقوں کے معاملے میں کیا پالیسی ہوگی اور کیا رکن کے پاس ردعمل طے کرنے کا خود مختار اختیار ہوگا۔

غزل

خلدِ بریں میں داخلہ اس کا محال ہے
جس کے عمل کے سامنے بدعت کا جال ہے

ہر مسئلے کا حل ہے خدا کے کلام میں
جو بھی کمالِ فن ہے اسی کا کمال ہے

مل جائے گا خدا کبھی محسوس تو کریں
ہر شے خدا کے خلق کی واضح مثال ہے

چلتے رہے جو چھوڑ کے رستہ رسول کا
منزل پہ ایسے ان کا پہنچنا محال ہے

راشد عبادتوں میں جوانی جو کاٹ دے
رب کی نظر میں فرد وہی باکمال ہے

عبدالرحمان راشد عمری

ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی: تدریس سے قیادت تک ایک درخشاں اور قابل تقلید سفر

31 اگست 2026 بروز پیر کو حسن خدمات سے سبکدوشی پر خصوصی تحریر

ڈاکٹر محمد عبدالسمیع ندوی

کسی انسان کی حقیقی عظمت صرف اس عہدے سے متعین نہیں ہوتی جس پر وہ فائز ہو، بلکہ اس سے ہوتی ہے کہ اس نے اپنے عہدے کو کس قدر وقار، دیانت، قابلیت اور احساس ذمہ داری کے ساتھ نبھایا۔ کچھ لوگ منصب کو اپنے لیے عزت کا ذریعہ بناتے ہیں، جبکہ کچھ لوگ اپنی شخصیت، کردار اور خدمات سے منصب کو عزت بخشتے ہیں۔ ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی کا شمار با شخصیات میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تدریس، تحقیق، انتظام و انصرام اور تعلیمی قیادت کے مختلف میدانوں میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کرتے ہوئے ایک ایسا قابل رشک سفر طے کیا جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ بن سکتا ہے۔ شعبۂ کیمیا میں اپنی غیر معمولی قابلیت کا لوہا منوانے والے ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی محض ایک کامیاب استاد نہیں رہے، بلکہ انہوں نے اپنے علمی مقام، تدریسی اسلوب، خوش اخلاقی، محنت، منصوبہ بندی اور طلبہ کے ساتھ خصوصی تعلق کے ذریعے ایک ایسی شناخت قائم کی جس نے انہیں اپنے رفقائے کار اور طلبہ دونوں میں ممتاز مقام عطا کیا۔ ان کی شخصیت میں علم کے ساتھ تعلق، قابلیت کے ساتھ کردار، منصب کے ساتھ ذمہ داری اور اختیار کے ساتھ انصاف کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ ان کا تدریسی سفر مختلف تعلیمی اداروں اور معروف کوچنگ کلاس سے وابستہ رہا، جہاں انہوں نے اپنی مضمون پر گہری گرفت اور مؤثر تدریسی صلاحیت کے ذریعے طلبہ کے دلوں میں جگہ بنائی۔ حالیہ معروف کالج سے لے کر اورنگ آباد کے ممتاز تعلیمی اداروں، بالخصوص ڈاکٹر رفیق زکریا کالج آف ویمن، ہولنڈ تک ان کی خدمات کے نقوش نمایاں رہے۔ انہوں نے جہاں بھی تدریسی ذمہ داری سنبھالی، وہاں محض اپنا فرض ادا کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ادارے، طلبہ اور تعلیمی ماحول کی بہتری کے لیے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا۔ یہی وجہ تھی کہ انتظامیہ میں ان کی قدر و منزلت مسلسل بڑھتی گئی اور بالآخر انہیں پرنسپل کی اہم ذمہ داری سونپی گئی۔ ان کی علمی و انتظامی صلاحیتوں کا اعتراف اس وقت بھی ہوا جب انہیں ڈاکٹر صاحب ایڈمنسٹریٹر کے شعبہ سائنس و انجینئرنگ میں ڈین کی ذمہ داری سونپی گئی۔ یونیورسٹی کے ایک اہم منصب تک رسائی اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ان کی قابلیت محض تدریس تک محدود نہیں تھی بلکہ وہ وسیع تر تعلیمی و انتظامی امور کو سمجھنے، انہیں منظم کرنے اور مؤثر انداز میں آگے بڑھانے کی صلاحیت بھی رکھتے تھے۔ ان کے سفر کا ایک اہم اور قابل ذکر باب 2 مئی 2019 سے مولانا آزاد کالج آف آرٹس، سائنس اینڈ کامرس، اورنگ آباد کے فل ٹائم پرنسپل کی حیثیت سے ان کی ذمہ داریوں سے وابستہ ہے۔ ایک بڑے اور ممتاز تعلیمی ادارے کی قیادت کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ اس کے لیے علمی بصیرت، انتظامی تجربہ، دور اندیشی، فیصلہ سازی کی صلاحیت، انسانی نفسیات کا فہم اور سب سے بڑھ کر احساس ذمہ داری درکار ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی نے اپنے دور پرنسپل شپ میں ان اوصاف کو عملی طور پر بروئے کار لا کر اپنی انتظامی صلاحیتوں کا ثبوت دیا۔ ان کی کامیابی کے پس منظر میں اگر غور کیا جائے تو چند بنیادی اصول نمایاں طور پر نظر آتے ہیں: عزم محکم عمل، بہترین منصوبہ بندی، وقت کی قدر، ذمہ داری کا احساس اور کام کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہ کرنا۔ وہ جانتے تھے کہ کسی ادارے کی ترقی محض ایک فرد کی محنت سے ممکن نہیں، بلکہ اس کے لیے پوری ٹیم کو ساتھ لے کر چلنا ضروری ہے۔ چنانچہ اپنے ماتحت عملے کے ساتھ عزت و تکریم کا معاملہ، معاملات میں عدل و انصاف اور ہر فرد کو اس کی ذمہ داری کے حوالے سے جواب دہ بنانا ان کے انتظامی مزاج کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ ان کی شخصیت کا ایک نہایت قابل تحسین پہلو ان کا وسیع النظر اور انسان دوست رویہ بھی ہے۔ مولانا آزاد کالج چونکہ ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم، ممتاز دانشور اور عظیم قومی رہنما مولانا ابوالکلام آزاد کے نام سے موسوم ہے، اس لیے اس ادارے کی شناخت میں قومی یکجہتی، مذہبی رواداری اور سیکولر اقدار کی ایک خاص اہمیت ہے۔ ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی نے ان اصولوں کو محض تقریروں اور تحریروں تک محدود نہیں رکھا بلکہ اپنے عملی رویے میں ان کی ترجمانی کی۔ ان کا طرز عمل مذہبی رواداری کی تعریف سے بالاتر ہو کر طلبہ، اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے ساتھ یکساں احترام، سلوک اور حسن سلوک پر قائم رہا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ مختلف مذاہب اور طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد میں ان کی مقبولیت قائم ہوئی۔ ایک تعلیمی ادارے کا سربراہ اگر اپنے رویے سے اعتماد پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ ادارے کے ماحول کو بھی مثبت سمت دے سکتا ہے۔ ڈاکٹر فاروقی نے اسی اعتماد کو اپنی انتظامی قوت بنایا اور لوگوں کو ان کی صلاحیت کے مطابق ذمہ داریاں تفویض کرنے اور ان سے بہتر کام لینے کا بھرپور استعمال کیا۔ حلم، بردباری، عفو و درگزر، خوش اخلاقی، وقت کی پابندی، قابلیت کی قدر اور اہل افراد کو قریب رکھنے کی عادت کے وہ اوصاف ہیں جو انہیں ایک کامیاب منتظم کے ساتھ ساتھ ایک اچھا انسان بھی بناتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ادارے افراد سے بنتے ہیں اور افراد کی صلاحیتوں کو صحیح سمت میں استعمال کیا جائے تو معمولی وسائل کے باوجود بڑے بڑے نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ یہی انتظامی بصیرت کسی بھی ادارے کے سربراہ کو ایک حقیقی قائد بناتی ہے۔ ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی کے سفر کو صرف ایک شخص کی ترقی کی داستان سمجھنا شاید اس کی حقیقی معنویت کو کم کر دینا ہوگا۔ یہ دراصل اس بات کی مثال ہے کہ مسلسل محنت، علمی استعداد، نظم و ضبط، منصوبہ بندی اور اپنے فرائض کے ساتھ خلوص انسان کو تدریس کے میدان سے تعلیمی قیادت کی بلند منزلوں تک پہنچا سکتی ہے۔ پروفیسر، ڈین اور پھر ایک بڑے کالج کے پرنسپل تک کا یہ سفر ان نوجوان اساتذہ اور تعلیمی کارکنوں کے لیے ایک عملی سبق ہے جو اپنے شعبے میں آگے بڑھنے کا عزم رکھتے ہیں۔ آج جب تعلیمی اداروں کو مختلف چیلنجز، نصاب اور امتحانات کے بجائے مضبوط انتظام، باصلاحیت قیادت اور مثبت تعلیمی ماحول کی ضرورت ہے، ایسے میں ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی کی خدمات کا جائزہ لینا خاصا اہم ہو جاتا ہے۔ ان کے دور قیادت کے روشن نقوش اس بات کے متقاضی ہیں کہ ادارے میں قائم کیے گئے اچھے نظام کو افراد کے ساتھ ختم نہ ہونے دیا جائے بلکہ اسے ایک مستقل ادارہ جاتی روایت میں تبدیل کیا جائے۔ حقیقی خراج تحسین یہی ہوگا کہ ان کی محنت، منصوبہ بندی، نظم و نسق، عدل و انصاف اور انسان دوستی کے ان اصولوں کو آگے بڑھایا جائے جنہیں انہوں نے اپنے عملی کردار سے مضبوط کیا۔ کیونکہ شخصیات وقت کے ساتھ رخصت ہو جاتی ہیں، مگر ان کے قائم کیے ہوئے اچھے نظام، ان کی تربیت یافتہ افراد اور ان کے کردار کے روشن نقوش مدتوں باقی رہتے ہیں۔ ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی کا تعلیمی و انتظامی سفر اسی حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ منصب انسان کو بڑا نہیں بناتا، بلکہ انسان اپنے کردار، قابلیت اور خدمت سے منصب کو بڑا بنا تا ہے۔ ان کی تدریسی خدمات، انتظامی بصیرت، وسیع القلبی اور ادارے کے لیے مسلسل جدوجہد کے نقوش یقیناً دیر تک یاد رکھے جائیں گے اور آنے والی نسلیں ان کے سفر سے یہ سبق حاصل کرتی رہیں گی کہ کامیابی کا راستہ عزم، محنت، دیانت، منصوبہ بندی اور ذمہ داری کے احساس سے ہو کر گزرتا ہے۔

بھارت میں مینوفیکچرنگ کریں، دنیا کیلئے تیار کریں: سیتارمن

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے عالمی سرمایہ کاروں کو ہندوستان میں مینوفیکچرنگ مراکز، ٹیکنالوجی اور اختراعی مراکز قائم کرنے کی دعوت دی

واشنگٹن: وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے عالمی سرمایہ کاروں کو ہندوستان میں مینوفیکچرنگ مراکز، ٹیکنالوجی اور اختراعی مراکز قائم کرنے کی دعوت دی۔ وزیر خزانہ نے ان سے ہندوستان کی صلاحیتوں اور مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا کے لیے مصنوعات تیار کرنے کی اپیل کی۔ شکاگو میں جمعہ کو بڑے سرمایہ کاروں اور کاروباری رہنماؤں کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی بزنس گول میز اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سیتارمن نے ہندوستان کی وسیع پیمانے پر ترقی، اصلاحات کی رفتار اور طویل مدتی سرمایہ کاری کے بڑھتے ہوئے مواقع کو اجاگر کیا۔ انہوں نے زور دیا کہ ہندوستان کی سرمایہ کاری کی پیشکش کسی ایک شعبے تک محدود نہیں ہے بلکہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران پیدا ہونے والے پیمانے، ترقی، باصلاحیت افرادی قوت، بنیادی ڈھانچے، ٹیکنالوجی اور مسلسل اصلاحات کے امتزاج پر مبنی ہے۔ امریکہ۔ ہندوستان اسٹریٹجک پارٹنرشپ فورم کے تعاون سے شکاگو میں ہندوستانی قونصل خانے کی جانب سے منعقدہ گول میز اجلاس میں انہوں نے کہا، ''پالیسی کا ماحول تیزی سے اس بات پر مرکوز ہو رہا ہے کہ کاروباری اداروں کو سرمایہ کاری، مینوفیکچرنگ، اختراع اور توسیع کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا جائے۔'' وزیر خزانہ نے عالمی شراکت داروں کو مشترکہ ترقی، مشترکہ پیداوار اور عالمی منڈیوں کے لیے مینوفیکچرنگ کرنے کی دعوت دی۔ سیتارمن نے کہا کہ ہندوستان کو صرف خدمات فراہم کرنے والی منڈی کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے، بلکہ ہندوستان کی انجینئرنگ صلاحیت، مینوفیکچرنگ کے پیمانے اور ٹیکنالوجی کے ماحولیاتی نظام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا کے لیے مصنوعات تیار کرنی چاہئیں۔ اجلاس کا مرکزی موضوع ''ہندوستان میں مینوفیکچرنگ ہی ہندوستان کے لیے اور دنیا کے لیے'' تھا، جس میں مینوفیکچرنگ، اے آئی اور ڈیجیٹل شعبے، مالیاتی خدمات، بنیادی ڈھانچے، فوڈ پروسیسنگ، دفاع اور جدید ٹیکنالوجی کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سیتارمن نے کہا، ''جس طرح عالمی کمپنیاں سپلائی چین اور سرمایہ کاری کے فیصلوں کا ازسرنو جائزہ لے رہی ہیں، ہندوستان نہ صرف ایک بڑی منڈی فراہم کرتا ہے بلکہ طویل مدتی سرمایہ کاری اور کاروباری سرگرمیوں کے لیے بھی وسیع مواقع فراہم کرتا ہے۔'' وزیر نے کہا کہ ہندوستان کے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، جیسے آدھار، یو پی آئی، ڈیجی لاکر، اواین ڈی سی اور انڈیا اسٹیک نے ملک کی وسیع آبادی کے لیے مضبوط ڈیجیٹل پلیٹ فارم تیار کیے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''اگلا موقع اے آئی، انجینئرنگ، اینالیٹکس، پروڈکٹ ڈیولپمنٹ، سیمی کنڈکٹرز اور الیکٹرانکس کے شعبوں میں اعلیٰ قدر والے کاروبار قائم کرنا ہے، جہاں ہندوستان کے عالمی صلاحیت مراکز تیزی سے عالمی اختراعی مراکز میں تبدیل ہو رہے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ گفٹ سٹی ہندوستانی مواقع کو عالمی سرمایہ سے جوڑنے والے ایک بین الاقوامی مالیاتی مرکز کے طور پر ابھر رہی ہے۔ سیتارمن امریکہ کے چھ روزہ دورے پر ہیں۔ ان کے شمالی کیرولائنا کے ایش وِل میں جی-20 وزرائے خزانہ کے اجلاس میں شرکت اور نیویارک جانے کا بھی پروگرام ہے۔

تحقیق، اختراع اور صنعت اکیڈمی میں
تعاون ہندوستان کی ترقی کی کلید: نائب صدر

ایروڈ: نائب صدر جناب سی پی رادھا کرشنن نے آج کہا کہ تعلیمی اداروں کو بنیادی تعلیم دینے سے آگے بڑھ کر علم، تحقیق اور اختراع کے عالمی مراکز میں تبدیل ہونا چاہیے۔ وہ پیرونڈورائی، ایروڈ میں کونگو ویللر انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ٹرسٹ کے بانیوں کے دن کی تقریبات اور 'آر یوکوڈم' کے افتتاح سے بطور مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ نائب صدر جمہوریہ نے 41 بانیوں کے وژن کی تعریف کی اور کہا کہ تقریباً ایک لاکھ لوگوں نے کے وی آئی ٹی اداروں کے ذریعے تعلیم حاصل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے تعاون نے کونگو کے علاقے میں تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے اور جرمنی، امریکہ، فرانس اور جاپان سمیت ممالک کے ساتھ عالمی روابط پر اداروں کی تعریف کی۔ جناب سی پی رادھا کرشنن نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے علم کو مسلسل اپ گریڈ کریں اور بنیادی تعلیم سے تحقیق پر مبنی تعلیم کی طرف بڑھیں۔ انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ تحقیق، اختراعات اور پیٹنٹ میں مشغول ہوں اور خود کو ابھرتے ہوئے شعبوں جیسے کہ AI، روبوٹکس، سیمی کنڈکٹرز، کوانٹم ٹیکنالوجی، بائیو ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے لیے تیار کریں۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ''تبدیلی واحد مستقل ہے''، شری سی پی رادھا کرشنن نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی طاقتوں کو پہچانیں، واضح اہداف طے کریں اور دوسروں سے اپنا موازنہ کیے بغیر ثابت قدم رہیں۔ انہوں نے ذہنی سکون اور تیز عقل کے لیے یوگا اور مراقبہ کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی، اور سوامی وویکانند کا حوالہ دیا ''آپ وہی بنتے ہیں جو آپ سوچتے ہیں۔'' نائب صدر جمہوریہ نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ 'آر یوکوڈم' تحقیق، اختراعات اور علم کی تخلیق کا ایک مرکز بن جائے گا، اداروں کو عالمی علمی مراکز کے طور پر مضبوط کرے گا جو سماجی تبدیلی اور قومی ترقی میں حصہ ڈال رہے ہیں۔ جناب سی پی رادھا کرشنن نے اس بات پر زور دیا کہ تحقیق، اختراع اور مضبوط صنعت-اکیڈمی تعاون ہندوستان کی مسلسل ترقی کے لیے ضروری ہے۔ انہوں نے کونگو انجینئرنگ کالج کے ٹیکنالوجی بزنس انکیوبیٹر کی طرف سے منعقدہ ایک نمائش کا دورہ کیا جس میں جدید منصوبوں اور تکنیکی حل کی نمائش کی گئی تھی۔ ان کی موجودگی میں، اینکر انڈسٹریز اور اریوکوڈم ایک ریسرچ پارک کے درمیان مفاہمت ناموں کا تبادلہ کیا گیا، جس سے صنعت اور اکیڈمی کے درمیان تعاون کو مزید تقویت ملے گی اور تحقیق اور اختراع کو فروغ ملے گا۔

ہندوستان اور ازبکستان کے تعلقات
آزادی کے بعد سے اب تک کی بلند ترین سطح پر ہیں: ماہر ہند

تاشقند: ماہر ہند بیوت رخماتوف نے ہفتے کے روز اس بات پر زور دیا کہ ازبکستان اور ہندوستان کے درمیان تعلقات تیزی سے شروع ہوئے ہیں جب سے ازبکستان نے اپنی آزادی حاصل کی ہے، ہندوستانی ثقافت کے بارے میں عوام کی توجہ اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ ان کے تبصرے وزیر اعظم نریندر مودی کے ازبکستان کے دو روزہ سرکاری دورے کے دوران آئے ہیں۔ بھارتی خبر رساں ایجنسی اے این آئی کے ساتھ بات کرتے ہوئے رخماتوف نے نوٹ کیا، اگر ہم تاریخ پر نظر ڈالیں تو ازبکستان اور ہندوستان کے تعلقات بہت پیچھے چلے جاتے ہیں۔ تاہم، میں اس بات کو اجاگر کرنا چاہوں گا کہ ازبکستان کی آزادی کے بعد سے ہمارے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات نمایاں طور پر مضبوط ہوئے ہیں اور تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔'' رخماتوف نے نشاندہی کی کہ دونوں آبادیوں کے درمیان تعلق بہت گہرا ہے اور بہت سے ازبک شہریوں کی زندگی کے اوائل میں شروع ہوتا ہے۔ ازبکستان کا ہر فرد ہندوستان میں گہری دلچسپی رکھتا ہے۔ یہ ہماری مشترکہ تاریخ سے نکلتا ہے۔ ازبکستان کے لوگ ہندوستان کو ایک دلچسپ ملک کے طور پر دیکھتے ہیں، بچپن سے اس کے بارے میں بہت کچھ سنا اور پڑھا ہے، اور ہندوستان میں ان کی دلچسپی بہت بڑھ گئی ہے۔ ان کا یہ تبصرہ ایسے وقت میں آیا ہے جب وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو ازبکستان اور کرغزستان کے اپنے دو ملکوں کے دورے کا آغاز کیا، اس اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہ سفارتی مشغولیت پورے وسطی ایشیا میں ہندوستان کی اسٹریٹجک شراکت داری کو تقویت دے گی۔ سفر کے آغاز کے بعد، وزیر اعظم ازبکستان کے صدر شوکت مرزیوئیف کی دعوت پر پہلے دو روزہ دوطرفہ دورے پر تاشقند جائیں گے۔ دو طرفہ مصروفیات کی توقعات کا خاکہ پیش کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے اپنے روانگی کے بیان میں کہا، حالیہ برسوں میں، ہندوستان۔ ازبکستان اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں نمایاں پیش رفت دیکھنے میں آئی ہے۔ میں تجارت اور سرمایہ کاری، ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی، دفاع، توانائی، اور ہمارے مشترکہ ازبکستان کے ویژن کو آگے بڑھانے پر صدر میرزیوئیف کے ساتھ اپنی بات چیت کا منتظر ہوں۔ ازبک دارالحکومت میں شیڈول کے ایک حصے کے طور پر، وزیر اعظم نے نوٹ کیا کہ وہ تاشقند اسٹیٹ یونیورسٹی آف اورینٹل اسٹڈیز میں شاستری میموریل اور مہاتما گاندھی سینٹر کا بھی دورہ کریں گے، جسے انہوں نے قریبی ثقافتی اور لوگوں کے درمیان تعلقات کو خراج تحسین قرار دیا جو دونوں ممالک کو جوڑتے ہیں۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے جموں میں 1,503 کروڑ کی PMGSY سڑکوں کا سنگ بنیاد رکھا

مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج (برائے سائنس اور ٹیکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ ادا کیا

جموں: مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج (برائے سائنس اور ٹیکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے گزشتہ پانچ برسوں، خاص طور پر پارلیمانی حلقہ 2 کے ادھم پور-کٹھوعہ-ڈوڈا کو سب سے زیادہ ترجیح دی۔ جس کے نتیجے میں خطے کے کچھ انتہائی دور دراز اور دشوار گزار پہاڑی علاقوں میں سڑک کے رابطے کی مسلسل توسیع ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ادھم پور نے مسلسل پی ایم جی ایس وائی روڈ پروجیکٹس کے لحاظ سے ملک کے سب سے اوپر تین اضلاع میں شمار کیا ہے، جو حلقے میں دیہی کنیکٹیویٹی کو دی گئی مسلسل ترجیح کی عکاسی کرتا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ 2026-27 کے بیچ-1 کے PMGSY-IV کے تحت 110 سڑکوں کے پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد بول رہے تھے، جس میں اودھم پور-کٹھوا-ڈوڈا-کشتواڑ خطے کے مختلف حصوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ پروجیکٹ کے بیان کے مطابق، 110 سڑکیں مل کر 455.598 کلومیٹر پر محیط ہیں اور اس کی منظور شدہ لاگت 1,503.53 کروڑ روپے ہے۔ یہ پروجیکٹ کٹھوعہ، ادھم پور، رامبن، ڈوڈا اور کشتواڑ اضلاع میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان سے 972,46 لوگوں کو فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ تازہ ترین پی ایم جی ایس وائی مداخلت کا پیمانہ ہر موسم میں سڑک کے رابطے کو آخری میل تک اور دشوار گزار اور دور دراز پہاڑی علاقوں میں واقع دیہاتوں اور بستیوں تک لے جانے کی حکومت کی مسلسل عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی سڑکیں دیہی نقل و حرکت کو مزید تبدیل کریں گی اور دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے زندگی کی آسانی اور سفر کی آسانی میں اہم کردار ادا کریں گی۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ پی ایم جی ایس وائی روڈ کنیکٹیویٹی کی مسلسل توسیع پہاڑی علاقوں میں دیہی نقل و حرکت کے منظر نامے کو تبدیل کر رہی ہے، جس سے دیہاتوں اور بستیوں تک ہر موسم کا رابطہ قائم ہو رہا ہے جہاں تک رسائی پہلے مشکل تھی۔ انہوں نے کہا کہ پی ایم جی ایس وائی کے تحت جو سڑکوں کا نیٹ ورک بنایا جا رہا ہے وہ براہ راست زندگی گزارنے میں آسانی اور سفر میں آسانی پیدا کر رہا ہے، جبکہ حلقے کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے نئے مواقع کھول رہا ہے۔ وزیر نے کہا کہ بزرگ شہری اور اسکول جانے والے بچے ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں پہلے سب سے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا، خاص طور پر برسات کے موسم میں جب سڑکوں کی خراب حالت اکثر سفر کو مشکل بنا دیتی تھی اور بعض اوقات لوگوں کو اپنے کام کی جگہوں، اسکولوں اور دیگر ضروری مقامات تک پہنچنے سے روکتی تھی۔ سڑکوں کے نیٹ ورک کی توسیع اب اس دیرینہ مشکل کو دور کرنے اور ضروری خدمات اور مواقع کو دیہی برادریوں کے قریب لانے میں مدد دے رہی ہے۔

وزیر اعظم مودی کا ازبکستان کا دورہ
اہم معدنیات، تجارتی تعلقات پر توجہ مرکوز رہے گا: سفیر

تاشقند: ازبکستان میں بھارتی سفیر سمیتا پنت نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان اور ازبکستان سے وزیر اعظم نریندر مودی کے ازبکستان کے آئندہ سرکاری دورے کے دوران تجارت، سرمایہ کاری، رابطے، توانائی، دفاع اور وسیع تر اسٹریٹجک تعاون پر بات چیت کے ساتھ ساتھ اہم معدنیات کے لیے طویل مدتی فراہمی کے انتظامات کے امکانات تلاش کرنے کی توقع ہے۔ 29 سے 30 اگست تک پی ایم مودی کے دو روزہ سرکاری دورے سے پہلے میڈیا سے بات کرتے ہوئے پنت نے کہا کہ اہم معدنیات اور توانائی تعاون دونوں ممالک کے لیے ''بہت بہت اہم'' ہیں، خاص طور پر ازبکستان کے وسائل کی بنیاد اور ہندوستان کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر۔ پنت نے کہا، ازبکستان وسائل سے مالا مال ملک ہے، اور ہماری اہم معدنیات کی ضروریات بہت زیادہ ہیں۔ اس لیے، میرے خیال میں دونوں فریق طویل مدتی فراہمی کے انتظامات کے امکان پر بھی بات کریں گے۔ پی ایم مودی کا دورہ 2015 میں ازبکستان کے ان کے سابقہ دوطرفہ دورہ کے بعد 11 سال کے وقفے کے بعد آیا ہے اور اس سے دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مستحکم کرنے کی امید ہے۔ پنت نے کہا کہ وزیر اعظم کے پچھلے دوطرفہ دورے کے بعد سے دوطرفہ اقتصادی تعلقات میں نمایاں طور پر توسیع ہوئی ہے، تجارت میں 300 فیصد اضافہ ہوا ہے اور ازبکستان میں سرمایہ کاری میں 700 فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا ہے، جبکہ لوگوں کے درمیان تبادلے اور سیاحت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایجنڈا انتہائی جامع ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ دورہ پہلے سے ہی بہت مضبوط اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط کرے گا۔ تجارت اور سرمایہ کاری کو مضبوط بنانے پر، پنت نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان پہلے سے ہی بات چیت جاری ہے، بشمول ترجیحی تجارتی معاہدے کے لیے فزیبلٹی اسٹڈی کرنے کے امکان پر۔ انہوں نے کہا کہ ازبکستان کے وزیر تجارت کے حالیہ دورہ ہندوستان میں تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل کے ساتھ باہمی تجارت کو بڑھانے کے طریقوں پر وسیع بات چیت شامل تھی۔ پنت نے مزید کہا، انہوں نے ایک ترجیحی تجارتی معاہدے کو ختم کرنے کے بارے میں فزیبلٹی اسٹڈی کے امکان پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ لیکن یہ سب ایک تصوراتی مرحلے پر ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے دسمبر میں برسلز میں ہونے والے یورپی کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنے کا امکان ہے، جہاں بھارت اور یورپی یونین اپنے طویل انتظار کے آزاد تجارتی معاہدے پر باضابطہ دستخط کر سکتے ہیں۔ تاہم دورے کی ابھی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی اور منصوبے میں تبدیلی ممکن ہے۔ متوقع پروگرام کے مطابق وزیر اعظم مودی 17 اور 18 دسمبر کو یورپی یونین کے سال کے آخری سربراہی اجلاس میں شرکت کر سکتے ہیں۔ دونوں جانب حکام اس ممکنہ دورے پر کام کر رہے ہیں اور اگر یہ طے پا گیا تو بھارت یورپی یونین تعلقات میں ایک اہم سفارتی اور اقتصادی سنگ میل ثابت ہو سکتا ہے۔

اسلامی کوچنگ سینٹر حاجی پور کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

حاجی پور: شہر واقع محلہ نون گولہ پچھمی کے نوجوانان کمیٹی کے زیر اہتمام 12 ربیع الاول 1448 کے موقع پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز اسلامی کوچنگ سینٹر نون گولہ کے حافظ محمد شوکت حسین کے تلاوت کلام پاک اور حافظ فیضان احمد کے نعت خوانی سے ہوا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے نوجوان کمیٹی کے تمام ذمہ داران نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس کے مثبت پیغام علاقہ میں جاری ہوا دری اثنا اسلامی کوچنگ سینٹر کے طلبہ وطالبات نے طرح طرح کے پروگرام پیش کرا اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اور سامعین کرام سے خوب داد تحسین حاصل کیا جن میں محمد التمش، محمد دانش کلام، محمد انصار، محمد چاند، محمد نوریز، محمد تحمیر، محمد صمد، محمد سعد، محمد حارث، صالحہ کلام، ثناء پروین، نکہت پروین، سارا حسن، فیضہ نسیم، رونق پروین، کہکشاں پروین، صاحبہ پروین، میمون نشاہ، زویا پروین، ثنایا پروین ان بچوں کو نوجوان کمیٹی کی جانب سے اعزاز اکرام سے نوازا گیا۔ اس موقع سے تاریخی سنگی جامع مسجد کے خطیب امام حضرت مولانا شوکت قاسمی اپنے خطاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر پر مغز روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعلیم دی تھی قرآن کی تلاوت سمجھ بوجھ غور فکر کے ساتھ کرنی چاہئے اس سے تزکیہ نفس کا جزوہ پیدا ہوتا ہے اور ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے اور کہا کے دین اسلام کا پیغام حکمت عملی کے ساتھ کرنا چاہیے موجودہ میں اس میں کمی آئی ہے اس کے وجوہات پر ہمیں غور کرنا چاہیے۔ چودھری مبارک علی کے خطیب امام حضرت مولانا گلریز رضا برکاتی نے اپنے خطاب میں فرمایا کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت ایمان کا حصہ ہے انہوں نے کہا کے اس موقع سے آج کی اس محفل کا انعقاد ایمانی ہلاکت کا حصہ ہے انہوں نے حقوق العباد کے تعلق سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کبھی کسی کی حق تلفی اور ناانصافی نہیں کی ہم اہل ایمان کو اُنکی سیرت مبارکہ پر عمل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی سچی دلیل ہے۔ ہمیں اپنی زندگی کو نیک اور صالح بنانا چاہئے۔ بچوں کے ذریعے پیش کردہ پروگرام پر انہوں نے اظہار مسرت ظاہر کیا۔ اس موقع پر مولانا شمشاد جامعی، حافظ کمال الدین، حافظ وارث رضا برکاتی، حافظ معصوم نے بھی نعت پاک پیش کر داد تحسین حاصل کیا پروگرام کی نظامت اسلامی کوچنگ سینٹر کے اُستاد حافظ فیضان احمد نے بحسن خوبی انجام دیا۔ اس موقع سے اس محلے کے معمر سرگرداں شخصیت محمد عظیم الدین انصاری، ماسٹر ابول کلام، محمد کریم محمد مستقیم، محمد وکیل کے علاوہ وارڈ نمبر 19 کے سماجی رہنما محمد توحید عالم اور نوجوانان کمیٹی کے متحرک ساتھی۔ فیروز بھائی، حسین بھائی، احسان بھائی، فراز بھائی، اظہر الدین بھائی، سہیل بھائی، صدام بھائی، احمد بھائی، اسامہ بھائی، عامر بھائی، شاداب بھائی، عمران بھائی، اور دیگر مقامی ساتھیوں نے بھر پور خدمت انجام دیا۔

نیپال نے بحران کے وقت ہندوستان کی کوششوں کی تعریف کی
وزیر اعظم مودی کو 'غیر معمولی فیاض' قرار دیا

کھٹمنڈو: نیپال نے ہفتے کے روز بحران کے وقت اس کی مدد کرنے کے لئے ہندوستان کی کوششوں کی تعریف کی اور ملک میں تباہ کن سیلاب کے تناظر میں وزیر اعظم نریندر مودی کو 'غیر معمولی فیاض' قرار دیا جس میں 600 سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ بھارتی نیوز ایجنسی پی ٹی آئی ویڈیوز سے بات کرتے ہوئے، نیپال کے وزیر خزانہ سوارنم واگلے نے کہا کہ نئی دہلی نے اشارہ دیا ہے کہ وہ تعمیر نو کے لیے فراخدلی سے مدد فراہم کرے گا۔ نیپال۔ تبت سرحد کے قریب برفانی تودے کے گرنے کے بعد برفانی تودے نے بدھ کے روز وسطی نیپال میں پانی، کیچڑ اور ملبے کا بہاؤ بھیج دیا، جس سے شہر اور دیہات تباہ ہو گئے، گھر، گاڑیاں، سڑکیں اور پل بہہ گئے، اور پن بجلی کے منصوبوں کو نقصان پہنچا۔ 400,2 سے زیادہ لوگ لاپتہ رہے، جب کہ تقریباً 2500 لوگوں کو نکالا گیا کیونکہ امدادی ٹیمیں سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں وقفے وقفے سے ہونے والی بارشوں کے دوران دوڑ رہی تھیں۔ بدھ کے بعد سے، ہندوستان نے نیپال کے سیلاب زدہ علاقوں میں 57.6 ٹن امدادی سامان روانہ کیا ہے۔ کھٹمنڈو کی درخواست پر مقامی حکام کی مدد کے لیے طبی عملے اور ٹنل ریسکیو ماہرین پر مشتمل 11 رکنی ہندوستانی ٹیم بھی نیپال پہنچی۔ واگلے نے کہا کہ نیپال بحران سے مرحلہ وار نمٹ رہا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ 'فوری ترجیح ایسے لوگوں کو بچانا ہے جنہیں بچایا جا سکتا ہے، بشمول وہ لوگ جو کہ ہائیڈرو پاور پلانٹس میں پھنسے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نیپال کی فوج نے 1,930 افراد کو ہوائی جہاز سے نکالا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دھونچے، رسووا اور سیفروبیسی جیسے علاقوں میں امدادی سامان کو ہوائی جہاز سے پہنچانے کی کوششیں جاری ہیں، جو سڑکوں کو نقصان پہنچنے کے بعد منقطع ہو گئے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''اگلے مرحلے میں جلد بحالی پر توجہ دی جائے گی۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا نیپال دوسرے ممالک سے مدد طلب کرے گا، واگل نے کہا کہ وہ ہندوستان کی حمایت کو اجاگر کرتے ہوئے کرے گا۔

یو پی آئی کے شاندار ۱۰ سال
بھارت کے ڈیجیٹل انقلاب نے دنیا کو دکھائی نئی راہ

نئی دہلی: بھارت کے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) نے اپنے آغاز کے 10 سال مکمل کر لیے ہیں۔ ایک دہائی میں یہ نظام محض ادائیگی کا ذریعہ نہیں رہا بلکہ بھارت کی ڈیجیٹل تبدیلی، مالی شمولیت اور تکنیکی صلاحیت کی نمایاں کامیابی بن کر ابھرا ہے۔ 2016 میں متعارف کرائے گئے یو پی آئی نے عام شہریوں کے لیے رقم کی منتقلی کو انتہائی آسان بنا دیا۔ آج چھوٹے دکاندار سے لے کر بڑے کاروباری اداروں تک، کیو آر کوڈ اسکین کر کے چند سیکنڈ میں ادائیگی روزمرہ زندگی کا معمول بن چکی ہے۔ گزشتہ دس برسوں میں یو پی آئی کے ذریعے ہونے والی ٹرانزیکشنز کی تعداد اربوں تک پہنچ گئی ہے اور یہ بھارت میں ریٹیل ڈیجیٹل ادائیگیوں کی ریڑھ کی ہڈی بن چکا ہے۔ اس کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ جدید مالیاتی ٹیکنالوجی کو صرف بڑے شہروں یا خوشحال طبقوں تک محدود رکھنے کے بجائے عام شہری، چھوٹے کاروبار، خوانچہ فروش اور دیہی صارفین تک پہنچایا گیا۔ یو پی آئی کی کامیابی نے بھارت کے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر ماڈل کو عالمی سطح پر بھی نمایاں کیا ہے۔ کئی ممالک میں یو پی آئی کے ذریعے ادائیگی کی سہولت دستیاب ہو چکی ہے، جبکہ بھارت اپنی ڈیجیٹل ادائیگی کی مہارت اور ٹیکنالوجی دوسرے ممالک کے ساتھ بھی شیئر کر رہا ہے۔ اس نظام نے نقد رقم پر انحصار کم کرنے، چھوٹے کاروباروں کو رسمی ڈیجیٹل معیشت سے جوڑنے اور فوری ادائیگیوں کو انتہائی کم لاگت پر ممکن بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یو پی آئی کی خصوصیت اس کا کھلا اور باہم مربوط نظام ہے، جس میں مختلف بینکوں اور ادائیگی ایپس کے صارفین ایک دوسرے کو فوری رقم منتقل کر سکتے ہیں۔ دس سال مکمل ہونے پر یو پی آئی بھارت کی اس صلاحیت کی علامت بن چکا ہے کہ بڑے پیمانے پر تیار کی گئی مقامی ٹیکنالوجی کس طرح کروڑوں لوگوں کی روزمرہ زندگی بدل سکتی ہے۔ جو سفر 2016 میں ایک نئے ڈیجیٹل ادائیگی نظام کے طور پر شروع ہوا تھا۔

جامعہ عربیہ رقیہ للبنات بھگال کی طرح ہر مسجد میں مکتب کا قیام وقت کی اہم ضرورت

طالبات کو علم کے ساتھ ساتھ حیا، عفت، تقویٰ اور حسنِ اخلاق کی دولت بھی عطا کی جاتی ہے۔ مفتی عمران قاسمی

کوچادھامن: آج کا دور تیزی سے بدلتی ہوئی تہذیبوں، اخلاقی چیلنجوں اور فتنوں کا دور ہے۔ ایسے حالات میں ہر صاحبِ ایمان کے دل میں یہ فکر پیدا ہوتی ہے کہ ہماری بیٹیاں کس ماحول میں پروان چڑھ رہی ہیں؟ ان کے ایمان، حیا، کردار اور دینی شناخت کی حفاظت کیسے ہوگی؟ یہ وہ سوال ہے جو ہر دردمند مسلمان کے دل کو بے چین کرتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آج ادارہ جامعہ عربیہ رقیہ للبنات اترٹولہ بھگال کوچادھامن کشن گنج میں ایک خصوصی تقریب کے دوران حضرت مولانا اسعد ندوی نے کیا انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی قوم کو مضبوط بنانا ہو تو اس کی ماؤں کو مضبوط بنایا جاتا ہے، اور اگر کسی کو کمزور کرنا ہو تو اس کی خواتین کے اخلاق و کردار کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے عورت کی تعلیم و تربیت کو غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ مولانا اسعد ندوی نے کہا کہ اسی عظیم مقصد کو لے کر جامعہ عربیہ رقیہ للبنات علم و ہدایت کا چراغ روشن کئے ہوئے ہیں۔ یہ صرف ایک مدرسہ نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت، حیا کی تربیت اور صالح نسلوں کی تعمیر کا ایک مقدس مرکز ہے۔ یہاں آنے والی بچیاں صرف قرآن پڑھنا نہیں سیکھتیں بلکہ قرآن کے مطابق زندگی گزارنا بھی سیکھتی ہیں۔ اس موقع پر مجمع عام سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا حافظ وقاری مفتی محمد عمران قاسمی نے کہا کہ جامعہ عربیہ رقیہ للبنات میں طالبات کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی اتباع، والدین کی خدمت، بڑوں کا احترام اور اسلامی تہذیب و ثقافت کا شعور پیدا کیا جاتا ہے۔ یہاں بچیوں کو یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ وہ امتِ مسلمہ کا قیمتی سرمایہ ہیں اور مستقبل کی نسلوں کی معمار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج جب سوشل میڈیا، بے پردگی اور مغربی تہذیب کے منفی اثرات ہماری نئی نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہے ہیں، ایسے وقت میں جامعہ عربیہ رقیہ للبنات ایک مضبوط قلعے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں طالبات کو علم کے ساتھ ساتھ حیا، عفت، تقویٰ اور حسنِ اخلاق کی دولت بھی عطا کی جاتی ہے۔ مفتی عمران قاسمی نے کہا کہ ایک ماں کی گود پوری قوم کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ جب ایک بچی جامعہ عربیہ رقیہ للبنات سے تعلیم حاصل کر کے نکلتی ہے تو وہ صرف ایک طالبہ نہیں رہتی بلکہ ایک بہترین بیٹی، ایک مثالی بہن، ایک صالحہ بیوی اور شفیق ماں بننے کی راہ پر گامزن ہو جاتی ہے۔ اس کی تربیت کا اثر صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ پورے خاندان اور معاشرے تک پہنچتا ہے۔ آج امت مسلمہ کو ایسی ہی باکردار اور باحیا خواتین کی ضرورت ہے جو دین کی روشنی کو نسل در نسل منتقل کر سکیں۔ جامعہ عربیہ رقیہ للبنات اسی عظیم مشن کو انجام دے رہا ہے اور خاموشی کے ساتھ قوم کی بیٹیوں کو علم و عمل کے زیور سے آراستہ کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اہلِ خیر، والدین اور دردمند مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ اس دینی مشن میں اپنا تعاون پیش کریں، اپنی بیٹیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کریں اور ایسے اداروں کی سرپرستی کریں جو امت کے مستقبل کو سنوارنے میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ جامعہ عربیہ رقیہ للبنات کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، اس کے اساتذہ، منتظمین اور معاونین کی خدمات کو شرفِ قبولیت بخشے اور اسے امت کی بیٹیوں کے لیے ہدایت، علم اور کردار سازی کا روشن مینار بنائے۔ آمین۔ اس موقع پر علاقے کے درجنوں علماء کرام و حفاظ عظام اور مفتیان کرام کے علاوہ مولانا اسعد ندوی ٹیچر ہائی اسکول بلیا۔ حافظ وقاری مفتی محمد عمران قاسمی امام و خطیب جامع مسجد خانقاہ مرکز بھگال۔ حافظ وقاری مولوی محمد زاہد حسین مصباحی امام و خطیب منظور الٰہی جامع مسجد بالانگر۔ حافظ وقاری عبدالرحمن استاذ جامعہ عربیہ رقیہ للبنات بھگال۔ حافظ و ماسٹر عبدالحفیظ ہائی اسکول بھگال حافظ محمد انظار عالم محسن عالم محمد طاہر عالم۔ مسلم بھائی عمران عالم ڈاکٹر رضوان عالم محمد انیس الرحمن محمد نیاب عالم وغیرہ نے پروگرام میں شرکت کی اور پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

نیپال کے تباہ کن سیلاب میں بھارت بنا پہلا مددگار، ۶۲ ٹن امداد پہنچایا

چیف الیکشن کمشنر کو عہدے سے ہٹانے کیلئے اپوزیشن نے نوٹس دیا ہے، اس ہفتے پارلیمنٹ میں اس پر بحث اور ووٹنگ کا امکان ہے

کھٹمنڈو: نیپال میں تباہ کن سیلاب کے بعد بھارت نے تیزی سے امدادی کارروائی شروع کرتے ہوئے مجموعی طور پر 62 ٹن انسانی امداد پہنچادی ہے، جس سے قدرتی آفات کے دوران خطے کے ''فرسٹ ریسپانڈر'' کے طور پر بھارت کا کردار ایک بار پھر نمایاں ہوا ہے۔ 26 اگست کو سیلاب آنے کے 12 گھنٹے سے بھی کم وقت میں بھارتی فضائیہ کا C-130J طیارہ 10 ٹن امدادی سامان لے کر روانہ ہوگیا اور پہلی کھیپ اسی رات کھٹمنڈو پہنچ گئی۔ اس کے بعد ادویات، خوراک اور دیگر ضروری سامان کی مزید کھیپیں مسلسل نیپال بھیجی گئیں۔ فضائی راستے سے 5.47 ٹن امداد پہنچانے کے بعد مجموعی امدادی سامان کی مقدار 62 ٹن تک پہنچ گئی۔ بھارت کی امداد کی رفتار ایسے وقت نمایاں رہی جب کئی دیگر ممالک اور بین الاقوامی ادارے اپنی امدادی سرگرمیوں کو حتمی شکل دے رہے تھے۔ فوری طور پر امدادی سامان زمین پر پہنچانے کے باعث بھارت نیپال کے لیے بین الاقوامی امدادی کوششوں میں صفِ اول میں آگیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ سے بات کر کے جانی نقصان پر تعزیت کا اظہار کیا اور یقین دلایا کہ بھارت ہر ممکن انسانی امداد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ بھارتی حکام نیپالی انتظامیہ کے ساتھ امدادی اور بچاؤ کی کوششوں کے سلسلے میں مسلسل رابطے میں ہیں۔ سیلاب نے نیپال میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے۔ ابتدائی جائزوں کے مطابق بڑے پیمانے پر گلیشیر ٹوٹنے کے بعد برف، چٹانوں، مٹی اور پانی کا طاقتور ریلا پہاڑی علاقوں سے گزرا، جس سے بستیاں، سڑکیں اور پل تباہ ہوئے اور متعدد علاقے باقی ملک سے کٹ گئے۔ تباہی کی درست وجوہات کا جائزہ اب بھی جاری ہے۔ جمعہ کی دوپہر تک 469 افراد کی ہلاکت کی اطلاع تھی جبکہ تقریباً ایک ہزار افراد لاپتہ تھے۔ تلاش اور امدادی کارروائیاں جاری رہنے کے باعث ان اعداد و شمار میں تبدیلی کا امکان ہے۔ بھارت اس سے قبل بھی قدرتی آفات کے دوران پڑوسی اور دوست ممالک کو فوری امداد فراہم کرتا رہا ہے۔ نیپال کے موجودہ بحران میں چند ہی گھنٹوں کے اندر امدادی طیارہ روانہ کرنا اور مختصر وقت میں 62 ٹن سامان پہنچانا اسی انسانی امداد اور آفات سے نمٹنے کی پالیسی کا تسلسل ہے۔ نیپال اس وقت ایک بڑے انسانی بحران کا سامنا کر رہا ہے اور اس مشکل گھڑی میں بھارت کی فوری کارروائی نے ایک بار پھر خطے میں قابلِ اعتماد ''فرسٹ ریسپانڈر'' کے طور پر اس کے کردار کو نمایاں کیا ہے۔

نیپال کے صدر نے تباہ کن سیلاب کے بعد مدد کیلئے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا

کھٹمنڈو: نیپال کے صدر رام چندر پاڈیل نے ہفتہ کو 26 اگست کو آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد حمایت اور یکجہتی کے لیے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا، جس میں 626 افراد ہلاک ہوئے۔ ایک ایکس پوسٹ میں، پاڈیل نے نیپال میں ہندوستانی شہریوں کی موت پر بھی تعزیت کی۔ انہوں نے لکھا، حکومت اور نیپال کی عوام کی جانب سے، میں آپ کی مہربان مسرت دروپدی مرمو کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور نیپال میں حالیہ آفت کے بعد آپ کی حکومت کی طرف سے دی گئی فراخدلانہ حمایت اور یکجہتی کے لیے بھی آپ کا مشکور رہوں گا۔'' پوڈیل نے ایک اور پوسٹ میں لکھا، ہم 26 اگست 2026 کی تباہی میں ہندوستانی جانوں کے المناک نقصان پر حکومت اور ہندوستان کے عوام کے ساتھ اپنی دلی تعزیت اور گہری ہمدردی بھی پیش کرتے ہیں۔'' ہندوستان ہمالیائی ملک کو راحت اور بچاؤ مدد فراہم کر رہا ہے، کیونکہ امداد کے ساتھ تیسری پرواز جمعہ کو کھٹمنڈو پہنچی۔ امدادی سامان نیپال کے وزیر مہابیر پن کے حوالے کیا گیا۔ بھارت نے 11 رکنی میڈیکل اور ٹنل ریسکیو ٹیم بھی بھیجی۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال کے مطابق، بچائے گئے افراد میں تمل ناڈو کے 21 باشندے شامل ہیں جو جمعہ کو ہندوستان واپس آئے تھے۔

وکست بھارت کے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے نوجوانوں کو متحدہ 'ٹیم انڈیا' کے حصے کے طور پر کام کرنا چاہیے: راجناتھ سنگھ

لکھنؤ: ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے منترِ تعلیم، ایجیٹیٹ اور آرگنائز کا مطلب ہے علم حاصل کرنا، ناانصافی پر تشدد سے نہیں بلکہ آئینی طریقوں سے سوال اٹھانا، اور جمہوری طریقوں سے تبدیلی لانے کے لیے متحد ہونا۔ وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ نے یہاں لکھنؤ میں باباصاحب بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی یونی ورسٹی کے کانووکیشن میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ سماجی تبدیلی لانے میں آئینی طریقوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، رکشا منتری نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے دستور ساز اسمبلی سے اپنی آخری تقریر میں واضح طور پر کہا تھا کہ سماجی اور اقتصادی مقاصد کو آئینی طریقوں سے حاصل کیا جانا چاہیے۔ باباصاحب نے متنبہ کیا کہ جب جمہوری اور آئینی راستے دستیاب ہوں تو تشدد، انتشار یا غیر آئینی طریقوں کا سہارا لینا جائز نہیں ٹھہرایا جاسکتا، انہوں نے ایسے طریقوں کو 'انتشار کی گرامر' کے طور پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسے ترک کر دینا چاہیے۔ رکشا منتری نے اس بات پر زور دیا کہ یونیورسٹیوں کو انصاف، مساوات، آزادی اور بھائی چارے کے نظریات سے متاثر نوجوان ذہنوں کی تشکیل پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے، تاکہ وہ قوم کی تعمیر میں بامعنی حصہ ڈال سکیں۔ جامع تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ حقیقی تعلیم سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے، جبکہ عملی اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیتوں کا احترام کرتی ہے۔ تاہم، انہوں نے کہا، اس کا سب سے اہم کردار افراد کو سکھانا ہے کہ وہ اپنے علم کو معاشرے کے فائدے کے لیے استعمال کریں، جبکہ اقدار اور حساسیت کو فروغ دیں۔ راج ناتھ سنگھ نے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے کردار اور عاجزی پر زور دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ علم اور کامیابیوں کی جڑیں اخلاقی اقدار اور اخلاقی طرزِ عمل میں ہونی چاہئیں۔ سوامی وویکانند کے وژن پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے نوجوانوں کو نصیحت کی کہ وہ نہ صرف ذاتی کامیابی کے لیے جدوجہد کریں بلکہ روزگار کے تخلیق کار، مسائل حل کرنے والے اور مثبت تبدیلی کے اتپریرک بن کر ہندوستان کی تبدیلی میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، نئی ٹیکنالوجیز اور اختراعات کے ساتھ نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں، رکشا منتری نے طلباء پر زور دیا کہ وہ مسلسل سیکھنے اور موافقت کے لیے پرعزم رہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ مسلسل سیکھنے اور نئی مہارتیں حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں وہ تیزی سے ترقی کرتی ہوئی دنیا میں ترقی کے لیے بہترین طریقے سے لیس ہوں گے۔

بھارت۔کرغزستان کے بیچ دفاع اور سیکورٹی تعاون نے ایک منظم شکل اختیار کرلی ہے

وزیر اعظم نریندر مودی کے دورے سے پہلے کرغزستان میں ہندوستانی ایلچی کا بیان

بشکیک (کرغزستان): جمہوریہ کرغزستان میں ہندوستان کے سفیر بریندر سنگھ یادو نے دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ دفاعی اور تجارتی تعلقات کی مضبوط توسیع پر زور دیا ہے، جس میں ادارہ جاتی میکانزم اور ٹرانسپورٹ کوریڈورز کو اسٹریٹجک مصروفیات کے اہم ستونوں کے طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔ بشکیک میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے، سفیر یادو نے گہرے فوجی تعاون کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا، ہمارے دفاعی اور سیکورٹی تعاون نے دفاعی تعاون پر مشترکہ ورکنگ گروپ کے قیام کے مفاہمت نامے پر دستخط کرنے کے بعد سے ایک منظم شکل اختیار کر لی ہے۔ وہ سالانہ ایکشن پلان بنانے کے لیے باقاعدگی سے ملاقات کرتے ہیں، اور تمام سرگرمیاں اس ادارے کے ساتھ طے شدہ فریم ورک کے مطابق کی جاتی ہیں۔ ہماری دفاعی افواج کے درمیان دوطرفہ مشقیں ہم آئندہ مہینوں میں منعقد کریں گے، ہم کرغیز جمہوریہ کی ضروریات پر مبنی خصوصی کورسز بھی تیار کریں گے، اور فوجی تکنیکی شعبے میں بھی بہترین تعاون کو برقرار رکھا جائے گا۔ لاجسٹک راستوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، یادو نے مزید کہا کہ حقیقت میں براہ راست فزیکل کنیکٹیویٹی کے حوالے سے ایک چیلنج ہے۔ دونوں ممالک بین الاقوامی شمالی۔جنوبی ٹرانسپورٹ کوریڈور کے استعمال کو فروغ دے رہے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں تاکہ سامان اور خدمات کے بہاؤ کے لیے ایک ہموار ٹرانسپورٹ کوریڈور فراہم کیا جا سکے۔ INSTC ٹرانسپورٹ کوریڈور کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہمارے دوطرفہ تجارتی تعلقات کو بڑھانے میں نمایاں طور پر مدد کرے گا۔ یہ سفارتی رفتار وسطی ایشیا میں ہندوستان کی اسٹریٹجک شراکت داری کو تقویت دینے کے لیے ہفتہ کو وزیر اعظم نریندر مودی کی ازبکستان اور کرغزستان کے دو ملکوں کے دورے کے لیے روانگی کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ تاشقند میں دوطرفہ ملاقات کے بعد، وزیر اعظم مودی کرغزستان کے صدر سدیر جاپاروف کی دعوت پر بشکیک جائیں گے تاکہ 26ویں شنگھائی تعاون تنظیم چوٹی کانفرنس میں شرکت کریں، جو اس تنظیم کی چوتھائی صدی کی یاد مناتی ہے۔ علاقائی ترجیحات پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر اعظم مودی نے روانگی کے بیان میں کہا، ہندوستان 2017 سے ایس سی او کا ایک فعال اور تعمیری رکن رہا ہے۔ میں خطے کے لیے ہندوستان کے وژن کو آگے بڑھانے کا منتظر ہوں۔ جی ہاں، بھارت اور کرغزستان (کرغیز جمہوریہ) کے درمیان دفاعی اور سیکورٹی تعاون نے حالیہ برسوں میں ایک منظم اور مضبوط شکل اختیار کر لی ہے۔ دونوں ممالک نے اپنے تزویراتی تعلقات کو وسعت دیتے ہوئے کئی باقاعدہ میکانزم اور فوجی مشقوں کو اپنے تعاون کا مستقل حصہ بنا لیا ہے۔ بھارت کے قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال اور کرغزستان کی سیکورٹی کونسل کے حکام کے درمیان مستقل تال میل قائم ہے۔ دونوں ممالک بنیادی پرستی، انتہا پسندی، منشیات کی اسمگلنگ اور انسدادِ دہشت گردی پر انٹیلی جنس اور سیکورٹی تعاون کو مسلسل فروغ دے رہے ہیں۔

بھارت کا ۱۱ ممالک کو ڈیجیٹل پیمنٹ سے جوڑنے کیلئے خصوصی منصوبہ

ہندوستان آئندہ ماہ ہونے والی برکس سربراہی کانفرنس میں رکن ممالک کے درمیان آسان اور تیز ڈیجیٹل ادائیگی کی تجویز پیش کرسکتا ہے

نئی دہلی: ہندوستان آئندہ ماہ ہونے والی برکس سربراہی کانفرنس میں رکن ممالک کے درمیان آسان اور تیز ڈیجیٹل ادائیگی کی تجویز پیش کرسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان برکس ممالک میں سنٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی یعنی سی بی ڈی سی کے استعمال کو فروغ دینے پر بھی زور دے گا۔ برکس کی سربراہی کانفرنس 12 اور 13 ستمبر کو نئی دہلی میں ہوگی۔ اس دوران اس تنظیم کے 20 سال مکمل ہونے کا جشن بھی منایا جائے گا۔ ایکونامکس ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق ہندوستان سرحد پار ڈیجیٹل ادائیگی کو آسان بنانے کے لیے ایک بہتر نظام تیار کرنے پر بات چیت چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ برکس ممالک کے درمیان تجارت میں قومی کرنسیوں کے استعمال کو بڑھانے کے طریقوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ رپورٹ کے مطابق ڈیجیٹل کرنسی کے استعمال سے متعلق نظام کو سمجھنے اور آئندہ کی حکمت عملی تیار کرنے کے لیے اگلے ہفتے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ ہوسکتی ہے۔ اس میں یہ بھی دیکھا جائے گا کہ برکس ممالک کے درمیان قومی کرنسیوں میں تجارت کو کس طرح بڑھایا جا سکتا ہے۔ تاہم، ہندوستان کی یہ پہل کسی دوسرے ملک کے خلاف نہیں ہوگی۔ اس کا بنیادی مقصد برکس ممالک کے درمیان تجارت اور ڈیجیٹل لین دین کو آسان بنانا ہے۔ ہندوستان ایسے نظام پر بھی کام کرنا چاہتا ہے، جس سے مختلف ممالک کے فاسٹ پیمنٹ سسٹم آپس میں منسلک ہوسکیں۔ اس سے سرحد پار ادائیگی جلد ہوسکتی ہے اور لین دین کی لاگت بھی کم ہوسکتی ہے۔ ہندوستان کا مرکزی بینک آر بی آئی پہلے سے سی بی ڈی سی کا پائلٹ پروجیکٹ چلا رہا ہے۔ اب آر بی آئی برکس ممالک کے درمیان سرحد پار ڈیجیٹل لین دین میں سی بی ڈی سی کے استعمال کے امکانات بھی دیکھ رہا ہے۔ تاہم، ابھی بیشتر ممالک میں سی بی ڈی سی مکمل طور پر لانچ نہیں ہوئی ہے۔ مختلف ممالک اس کے استعمال، ٹیکنالوجی اور سیکورٹی کی جانچ کر رہے ہیں۔ اس میں سب سے بڑا چیلنج انٹرآپریبلٹی یعنی مختلف ممالک کی ڈیجیٹل کرنسی اور پیمنٹ سسٹم کو آپس میں جوڑنا ہے۔ اس کے لیے ممالک کو ٹیکنالوجی اور قوانین میں تال میل قائم کرنا ہوگا۔ چین سمیت کچھ برکس ممالک پہلے سے ڈیجیٹل کرنسی کے پائلٹ پروجیکٹ چلا رہے ہیں۔ برکس سمٹ میں کسٹمز سے متعلق تعاون کے معاہدے کو آگے بڑھانے پر بھی بات چیت ہوسکتی ہے۔ اس کا مقصد تجارت کو تیز کرنا، لین دین کی لاگت کم کرنا، سرحدی سیکورٹی مضبوط کرنا اور غیر قانونی تجارت پر روک لگانا ہے۔ اس کے علاوہ 2026-30 کے لیے گلوبل ویلیو چین پر تعاون بڑھانے کے منصوبے پر بھی بات چیت ہوسکتی ہے۔ اس کا مقصد سپلائی چین کو زیادہ مضبوط، تیز اور بہتر بنانا ہے۔

انڈیا سری لنکا فاؤنڈیشن نے دہلی میں ۴۱ ویں بورڈ میٹنگ کا انعقاد کیا

۲۱ ملین لنکائی روپے مالیت کے ۱۳ منصوبوں کی منظوری

نئی دہلی: سری لنکا فاؤنڈیشن نے قومی دارالحکومت میں اپنی 41ویں بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ منعقد کی، جس میں دوطرفہ ثقافتی اور تعلیمی اقدامات کا جائزہ لینے کے لیے دونوں ممالک کے اعلیٰ سفارت کاروں کو اکٹھا کیا گیا۔ انڈیا۔سری لنکا فاؤنڈیشن (ISLF) کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا 41واں اجلاس 28 اگست 2026 کو نئی دہلی میں منعقد ہوا، جس کی مشترکہ صدارت ہندوستان میں سری لنکا کے ہائی کمشنر مہیشینی کولون نے کی۔ بورڈ نے جاری منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا اور کولمبو سکریٹریٹ کو موصول ہونے والی نئی پراجیکٹ تجاویز پر غور کیا۔ کولمبو سکریٹریٹ کو موصول ہونے والی 500 سے زائد تجاویز میں سے، جانچ کے عمل کے بعد 137 تجاویز کو شارٹ لسٹ کیا گیا، جن میں سے 20 تجاویز کو غور کے لیے بورڈ کے سامنے رکھا گیا۔ بورڈ نے تقریباً 21 ملین لنکائی روپے کے 13 منصوبوں کی منظوری دی، جن میں تعلیم، ثقافت، زراعت، اور سائنس و ٹیکنالوجی سمیت مختلف شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ بورڈ نے انڈیا۔سری لنکا فاؤنڈیشن کے کام میں دونوں ممالک میں عوام کے درمیان دلچسپی کی سطح میں خاطر خواہ اضافہ کو بھی نوٹ کیا۔ پریس ریلیز میں کہا گیا کہ نئی دہلی سکریٹریٹ کو ہندوستانی شہریوں کی جانب سے 149 تجاویز موصول ہوئی ہیں، حالانکہ مالی مجبوریوں کی وجہ سے میٹنگ سے قبل تجاویز کے لیے کوئی باضابطہ کال جاری نہیں کی گئی تھی۔ بورڈ نے نوٹ کیا کہ دونوں ممالک کے افراد اور اداروں کی طرف سے فاؤنڈیشن میں بے مثال دلچسپی، ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان قریبی اور پائیدار تعلقات کو مضبوط بنانے اور عوام سے لوگوں کی مشغولیت کے زیادہ مواقع پیدا کرنے میں مسلسل عوامی دلچسپی کی عکاسی کرتی ہے۔ انڈیا سری لنکا فاؤنڈیشن کا قیام 28 دسمبر 1998 کو ہندوستان اور سری لنکا کی حکومتوں کے درمیان اس وقت کے ہندوستان اور سری لنکا کے وزرائے خارجہ جسونت سنگھ اور لکشمن قادرگامر کے ذریعہ دستخط شدہ مفاہمت کی یادداشت کے ذریعے کیا گیا تھا۔ فاؤنڈیشن کا قیام ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان اقتصادی، سائنسی، تعلیمی، تکنیکی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ دونوں ممالک کے لوگوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ افہام و تفہیم کو فروغ دینے کے مقصد سے کیا گیا تھا۔

وزیر اعظم مودی دسمبر میں یورپی کونسل اجلاس میں شرکت کرسکتے ہیں

بھارت یورپی یونین تاریخی تجارتی معاہدے پر دستخط متوقع

برسلز: وزیر اعظم نریندر مودی کے دسمبر میں برسلز میں ہونے والے یورپی کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنے کا امکان ہے، جہاں بھارت اور یورپی یونین اپنے طویل انتظار کے آزاد تجارتی معاہدے پر باضابطہ دستخط کر سکتے ہیں۔ تاہم دورے کی ابھی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی اور منصوبے میں تبدیلی ممکن ہے۔ متوقع پروگرام کے مطابق وزیر اعظم مودی 17 اور 18 دسمبر کو یورپی یونین کے سال کے آخری سربراہی اجلاس میں شرکت کر سکتے ہیں۔ دونوں جانب حکام اس ممکنہ دورے پر کام کر رہے ہیں اور اگر یہ طے پا گیا تو بھارت یورپی یونین تعلقات میں ایک اہم سفارتی اور اقتصادی سنگ میل ثابت ہوسکتا ہے۔ بھارت اور یورپی یونین نے جنوری میں نئی دہلی میں ہونے والے 16ویں بھارت یورپی یونین سربراہی اجلاس کے دوران آزاد تجارتی معاہدے پر مذاکرات مکمل کرنے کا اعلان کیا تھا۔ دونوں فریقوں نے اسی اجلاس میں سکیورٹی اور دفاعی شراکت داری پر بھی دستخط کیے، جس سے تعلقات کو تجارت سے آگے دفاع، بحری سلامتی، سائبر سکیورٹی اور ٹیکنالوجی تک وسعت ملی۔ آزاد تجارتی معاہدہ دنیا کے سب سے بڑے تجارتی معاہدوں میں شمار ہوگا۔ بھارت اور یورپی یونین کی مشترکہ مارکیٹ تقریباً دو ارب افراد پر مشتمل ہے، جبکہ دونوں عالمی معیشت کا ایک بڑا حصہ تشکیل دیتے ہیں۔ بھارتی حکومت کے مطابق معاہدے سے 99 فیصد سے زیادہ بھارتی برآمدات کو یورپی منڈی میں ترجیحی رسائی حاصل ہوگی، جس سے ٹیکسٹائل، چمڑے، سمندری مصنوعات، جواہرات، زیورات اور دیگر محنت کش صنعتوں کو نمایاں فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ جون میں جی 7 سربراہی اجلاس کے موقع پر وزیر اعظم مودی، یورپی کونسل کے صدر انتونیو کوسٹا اور یورپی کمیشن کی صدر ارسولا وان ڈیر لیین نے ملاقات کے دوران معاہدے پر جلد دستخط اور اس کے نفاذ کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ تینوں رہنماؤں نے اسے تجارت، سرمایہ کاری اور عالمی سپلائی چین کو متنوع بنانے کے لیے اہم قرار دیا۔ بھارت اور یورپی یونین کے تعلقات حالیہ برسوں میں تیزی سے مضبوط ہوئے ہیں۔ تجارت کے ساتھ دونوں فریق دفاع، جدید ٹیکنالوجی، صاف توانائی، تحقیق، ہنرمند افراد کی نقل و حرکت اور انڈیا مڈل ایسٹ یورپ اکنامک کوریڈور جیسے شعبوں میں تعاون بڑھا رہے ہیں۔ اگر وزیر اعظم مودی کا دسمبر کا دورہ طے پا جاتا ہے اور آزاد تجارتی معاہدے پر دستخط ہو جاتے ہیں تو یہ بھارت یورپی یونین تعلقات میں ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

کرن ریجیجو ناوابستہ تحریک کی ۶۵ ویں سالگرہ پر بلغراد میں بھارتی وفد کی قیادت کریں گے

نئی دہلی: مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کیرن رجیجو 31 اگست اور یکم ستمبر کو سربیا کے دارالحکومت بلغراد میں ہونے والے ناوابستہ تحریک (این اے ایم) کے پہلے سربراہی اجلاس کی 65ویں سالگرہ کے موقع پر منعقد ہونے والی اعلیٰ سطحی یادگاری تقریب میں بھارتی وفد کی قیادت کریں گے۔ وزارت خارجہ کے مطابق اس اجلاس کا موضوع غیر وابستگی کی وراثت: آج کی دنیا کے لیے اسباق رکھا گیا ہے۔ بھارت غیر وابستہ تحریک کے بانی ارکان میں شامل ہے اور تحریک کے اصولوں اور اقدار کے تئیں اپنی وابستگی برقرار رکھے ہوئے ہے۔ ناوابستہ تحریک میں اس وقت 121 ترقی پذیر ممالک شامل ہیں۔ تاریخی طور پر یہ تحریک ترقی پذیر ممالک کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کرتی رہی ہے۔ بھارت نے اس تحریک کے قیام اور اس کے مقاصد کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بلغراد میں ہونے والی اعلیٰ سطحی یادگاری میٹنگ میں غیر وابستگی کی وراثت اور موجودہ عالمی حالات میں اس کی معنویت پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اجلاس میں تحریک کے بنیادی اصولوں اور بدلتے ہوئے بین الاقوامی حالات میں ان کے کردار پر بھی غور کیا جائے گا۔ غیر وابستہ تحریک کی پہلی سربراہِ مملکت اور حکومت کی کانفرنس ستمبر 1961 میں بلغراد میں منعقد ہوئی تھی۔ بھارت کے اس وقت کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو تحریک کے اہم بانی رہنماؤں میں شامل تھے۔ تحریک کا بنیادی مقصد ایسے ممالک کے لیے ایک مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کرنا تھا جو کسی فوجی اتحاد کا حصہ بنے بغیر اپنی آزاد خارجہ پالیسی اختیار کرنا چاہتے تھے۔ بھارت نے غیر وابستہ تحریک کے پلیٹ فارم کے ذریعے ترقی پذیر ممالک کی خودمختاری، آزاد خارجہ پالیسی، پرامن بقائے باہمی اور بین الاقوامی تعاون جیسے معاملات کو مسلسل آگے بڑھایا ہے۔ موجودہ دور میں بھی بھارت غیر وابستہ تحریک کے اصولوں کو عالمی جنوب کے ممالک کے درمیان تعاون اور باہمی مفادات کے لیے اہم سمجھتا ہے۔

بھارت۔ارجنٹائن فارما اور زرعی مصنوعات تک رسائی کیلئے کوششیں تیز کرنے پر متفق

بیونس آئرس: تجارت اور صنعت کی وزارت کے مطابق، بھارت اور ارجنٹائن نے فارماسیوٹیکل اور زرعی مصنوعات کے لیے مارکیٹ تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے کوششیں تیز کرنے پر اتفاق کیا ہے، فارم کی برآمدات پر تکنیکی بات چیت جاری ہے اور ارجنٹائن اپنے فارماسیوٹیکل ریگولیٹری فریم ورک کے تحت ہندوستان کی حیثیت کو اپ گریڈ کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ ان پیشرفتوں پر 24 اگست کو بیونس آئرس میں منعقدہ چوتھی ہندوستان-ارجنٹینا مشترکہ تجارتی کمیٹی (جے ٹی سی) میٹنگ میں تبادلہ خیال کیا گیا۔ ہندوستانی وفد کی قیادت کامرس سکریٹری راجیش اگروال کر رہے تھے، جب کہ ارجنٹائن کی طرف سے بین الاقوامی اقتصادی تعلقات کے سکریٹری سفیر فرعینڈ وبرون نے قیادت کی۔ ارجنٹائن نے اپنے فارماسیوٹیکل ریگولیٹری فریم ورک کے تحت ہندوستان کو انیکس II سے انیکس I میں اپ گریڈ کرنے اور ہندوستانی ادویات کے داخلے کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے کام کرنے کا عہد کیا ہے۔ توقع ہے کہ اس اقدام سے ہندوستانی دوا ساز کمپنیوں کو زیادہ مواقع فراہم ہوں گے اور ارجنٹائن میں معیاری اور سستی صحت کی دیکھ بھال تک رسائی میں بہتری آئے گی۔ دونوں فریقوں نے ہندوستانی پیاز، دودھ اور دودھ کی مصنوعات، انگور، آلو، کیلے اور دالوں کے لیے سینیٹری اور فائٹوسینیٹری (ایس پی ایس) اقدامات پر پیش رفت کو بھی نوٹ کیا۔ ارجنٹائن کی مارکیٹ میں ان کے داخلے کو آسان بنانے کے لیے تکنیکی سطح پر بات چیت جاری ہے۔ یہ بات چیت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب ہندوستان اور ارجنٹائن کے درمیان دوطرفہ تجارت 2025 میں 6.5 بلین امریکی ڈالر سے تجاوز کر گئی تھی، جس میں سالانہ 17 فیصد سے زیادہ اضافہ درج کیا گیا تھا۔ ہندوستان اب ارجنٹائن کا پانچواں سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے، جو تجارت کی مزید توسیع اور تنوع کی گنجائش کو نمایاں کرتا ہے۔ بھارت اور ارجنٹائن نے اپنے تجارتی اور اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط کرتے ہوئے فارماسیوٹیکل (ادویات) اور زرعی مصنوعات کی مارکیٹ تک رسائی کے لیے کوششیں تیز کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ یہ فیصلہ بیونس آئرس میں منعقدہ بھارت۔ارجنٹائن جوائنٹ ٹریڈ کمیٹی (JTC) کے چوتھے اجلاس کے دوران سامنے آیا، جہاں دونوں ممالک نے باہمی تجارت کو بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ ریگولیٹری فریم ورک میں ترقی: ارجنٹائن نے اپنے فارماسیوٹیکل ریگولیٹری فریم ورک کے تحت بھارت کو Annex II سے Annex I میں منتقل کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

وزیر اعظم مودی کا ازبکستان اور کرغزستان کا دورہ شروع، اسٹریٹجک شراکت داری پر زور

وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتے کے روز ازبکستان اور کرغزستان کے دو ملکی دورے کا آغاز کیا۔

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتے کے روز ازبکستان اور کرغزستان کے دو ملکی دورے کا آغاز کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ سفارتی دورہ وسطی ایشیا میں ہندوستان کی اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ دورے کے پہلے مرحلے میں وزیر اعظم مودی ازبکستان کے صدر شوکت مرزیایوف کی دعوت پر دوروزہ دوطرفہ دورے کے لیے تاشقند جائیں گے۔ وزیر اعظم مودی نے روانگی سے قبل اپنے بیان میں کہا کہ حالیہ برسوں میں ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ صدر مرزیایوف کے ساتھ تجارت اور سرمایہ کاری، ڈیجیٹل رابطے، دفاع، توانائی اور 'وکست ہندوستان' اور 'نئی ازبکستان' کے مشترکہ وژن کو آگے بڑھانے کے حوالے سے بات چیت کے منتظر ہیں۔ تاشقند میں وزیر اعظم شاستری میموریل اور تاشقند اسٹیٹ یونیورسٹی آف اورینٹل اسٹڈیز میں قائم مہاتما گاندھی مرکز کا بھی دورہ کریں گے۔ انہوں نے اسے دونوں ممالک کے درمیان قریبی ثقافتی اور عوامی روابط کے لیے خراج تحسین قرار دیا۔ یہ وزیر اعظم مودی کا ازبکستان کا چوتھا دورہ ہوگا۔ اس سے قبل وہ 2015 میں دوطرفہ دورے پر، جبکہ 2016 اور 2022 میں شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے سربراہی اجلاسوں میں شرکت کے لیے ازبکستان جا چکے ہیں۔ نئی دہلی اور تاشقند کے درمیان دوطرفہ اور کثیر ملکی تعاون گزشتہ برسوں میں مسلسل مضبوط ہوا ہے۔ 2018 میں صدر مرزیایوف کا ہندوستان کا سرکاری دورہ اور 2019 میں وائبرنٹ گجرات گلوبل سمٹ میں ان کی شرکت دونوں ممالک کے بڑھتے ہوئے تعلقات کی اہم مثالیں ہیں۔ تاشقند میں دوطرفہ دورہ مکمل کرنے کے بعد وزیر اعظم مودی کرغزستان کے صدر صدر صادیر جاپاروف کی دعوت پر بشکیک جائیں گے، جہاں وہ SCO کے 26ویں سربراہی اجلاس میں شرکت کریں گے۔ یہ اجلاس تنظیم کے قیام کے 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقد کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان 2017 سے SCO کا ایک فعال اور تعمیری رکن رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان خطے کے لیے سلامتی، رابطے اور مواقع پر مبنی اپنے وژن کو آگے بڑھانا چاہتا ہے اور رکن ممالک کے ساتھ مل کر ایسے خطے کے قیام کے لیے کام کرے گا جو دہشت گردی، علیحدگی پسندی اور انتہا پسندی سے پاک ہو۔ مودی نے کہا کہ وہ صدر جاپاروف اور دیگر SCO رہنماؤں سے ملاقات کے علاوہ چھٹے عالمی نومیڈ گیمز کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے بھی منتظر ہیں۔ انہوں نے اسے وسطی ایشیا کے شاندار اور زندہ ثقافتی ورثے کا جشن قرار دیا۔ وزیر اعظم نے اعتماد ظاہر کیا کہ ان کا یہ دورہ وسطی ایشیا میں ہندوستان کی اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط کرے گا، خطے کے ساتھ ہندوستان کے تہذیبی روابط کو مزید گہرا کرے گا اور امن، استحکام اور خوشحالی کے مشترکہ مقصد کو آگے بڑھائے گا۔ شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) میں دس رکن ممالک شامل ہیں۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ہاکی ورلڈکپ: ہندوستانی مردوں کی ٹیم کا سفر شکست کے ساتھ ختم

خطاب کی دوڑ سے پہلے ہی باہر ہو چکی ہندوستانی ٹیم کھیلے گئے مقابلے میں بلجیم سے شکست کھا کر ٹورنامنٹ میں آٹھویں مقام پر رہی

ہندوستانی مردوں کی ہاکی ٹیم کا سفر ایف آئی ایچ ہاکی ورلڈ کپ 2026 میں انتہائی مایوس کن انداز میں ختم ہوا۔ خطاب کی دوڑ سے پہلے ہی باہر ہو چکی ہندوستانی ٹیم جمعہ کو کھیلے گئے مقابلے میں بیلجیم سے شکست کھا کر ٹورنامنٹ میں آٹھویں مقام پر رہی۔ ہندوستانی ٹیم کو شوٹ آؤٹ میں بیلجیم سے 3-4 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ میچ کے آخری لمحات میں ہندوستان کی جانب سے کیے گئے گول کے بعد ریگولیشن پیریڈ 3-3 کی برابری پر ختم ہوا، جس کے بعد فاتح کا فیصلہ شوٹ آؤٹ سے ہوا۔ میچ کے آغاز میں بیلجیم نے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ابتدائی منٹ میں ہی ہندوستانی سرکل میں داخل ہو گیا لیکن ہندوستان نے مضبوط دفاع کیا۔ ہندوستان نے آہستہ آہستہ اپنی گرفت مضبوط کی اور چھٹے منٹ میں برتری حاصل کر لی۔ من پریت سنگھ نے ابھیشیک کو ایک ٹائٹ اینگل پر پاس دے کر موقع بنایا۔ فارورڈ نے زوردار شاٹ لگایا، جسے وناش روکنے کی کوشش میں اپنے ہی گول میں ڈال بیٹھے۔ بیلجیم نے فوری طور پر پنالٹی کارنر حاصل کر کے جواب دیا، لیکن سورج کرکیرا ہینڈرکس کے فلک کے سامنے ڈٹے رہے۔ بیلجیم کا دباؤ بڑھ گیا، جگراج سنگھ نے ہندوستانی پوسٹ کے قریب بروقت مداخلت کی جبکہ نیلسن اونانا ڈائیونگ ڈیفلیکشن سے بال بال بچ گئے۔ اس کے بعد ہندوستانی ٹیم 10 کھلاڑیوں تک محدود ہو گئی، جب ہرمن پریت کو یلو کارڈ ملا، کیونکہ ہندوستان کو پچ پر ایک اضافی کھلاڑی رکھنے پر سزا دی گئی۔ بیلجیم نے کھلاڑیوں کی عددی برتری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دباؤ بنائے رکھا۔ جگراج کی اسٹک سے گیند نکلنے کے بعد ویڈیو ریفرل پر پنالٹی کارنر دیا گیا، لیکن کرکیرا نے ہینڈرکس کے ایک اور شاندار فلک کو روک دیا۔ اس کے بعد ہندوستانی گول کیپر نے دوبارہ لیے گئے سیٹ پیں پر بیلجیم کے ڈریگ فلکر کو ایک بار پھر روک دیا۔ دوسرے کوارٹر کے آغاز میں ہرمن پریت سسپنشن چیئر سے واپس آئے اور کامیاب ویڈیو ریفرل کے بعد ہندوستان نے جلد ہی اپنا پہلا پنالٹی کارنر حاصل کر لیا۔ ہرمن پریت کا فلک رشر کے پاؤں پر لگا جس کے بعد لیے گئے ری ٹیک کو بیلجیم کے دفاع نے روک دیا۔ اس کے بعد بیلجیم نے میچ کا رخ پلٹ دیا۔ 22ویں منٹ میں ڈوویکوٹ نے گول کے سامنے کراس ملنے کے بعد جگہ بنائی، ہاردک سنگھ اور سنجے کو غلط پوزیشن پر رکھا اور گول کیپر موہت کو شکست دے کر اسکور 1-1 کر دیا۔ بمشکل ایک منٹ بعد بیلجیم کو ایک اور پنالٹی کارنر ملا اور لا بوچیرے نے اسے گول میں تبدیل کر کے میزبان ٹیم کو 2-1 کی برتری دلا دی۔ بیلجیم نے میچ پر اپنا دباؤ برقرار رکھا اور بار بار ہندوستانی گول پر خطرات پیدا کیے۔ ایک اور پنالٹی کارنر کا دفاع کیا گیا، جبکہ موہت کو اپنے لکیر سے بچاؤ کے لیے تیار رہنا پڑا۔ ہندوستان نے مزید دباؤ برداشت کیا، لیکن ہاف ٹائم تک بیلجیم کا کنٹرول مضبوط رہا اور وہ 2-1 سے آگے تھا۔ وقفے کے فوراً بعد ہندوستان نے جواب دیا۔ راجندر سنگھ نے پنالٹی کارنر حاصل کرنے میں مدد کی اور ہرمن پریت نے ڈریگ فلک لگا کر وناش کو چکما دیا اور اسکور 2-2 کر دیا۔ بیلجیم نے گول کو چیلنج کیا، لیکن ویڈیو ریویو میں کوئی خلاف ورزی نہیں پائی گئی اور ہندوستان کا برابری کا گول برقرار رہا۔ رفتار دوبارہ بیلجیم کے حق میں ہو گئی۔ ہینڈرکس نے پنالٹی کارنر سے اپنی برتری واپس حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ہندوستان نے کامیابی سے ریفرل لیا اور گول کی اونچائی زیادہ ہونے کی وجہ سے اسے منسوخ کر دیا گیا۔ تیسرا کوارٹر برابری پر ختم ہوا لیکن آخری پیریڈ کے آغاز میں بیلجیم نے ایک بار پھر برتری حاصل کر لی۔

ٹرائی سیریز: ڈیوالڈ بریوس کی طوفانی اننگز

جنوبی افریقہ نے زمبابوے کو ۷ وکٹوں سے دی شکست

ٹی 20 ٹرائی سیریز کے دوسرے مقابلے میں جنوبی افریقہ نے زمبابوے کو 7 وکٹوں سے شکست دے دی۔ زمبابوے کی جانب سے دیے گئے 145 رنز کے ہدف کو جنوبی افریقہ نے صرف 13.4 اوورز میں 3 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کر لیا۔ نوجوان بلے باز ڈیوالڈ بریوس نے شاندار بیٹنگ کرتے ہوئے 32 گیندوں پر 75 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ جنوبی افریقہ نے ٹی 20 ٹرائی سیریز کے دوسرے مقابلے میں زمبابوے کو 7 وکٹوں سے شکست دے دی۔ زمبابوے کی جانب سے دیے گئے 145 رنز کے ہدف کو جنوبی افریقہ نے صرف 13.4 اوورز میں 3 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کر لیا۔ نوجوان بلے باز ڈیوالڈ بریوس نے شاندار بیٹنگ کرتے ہوئے 32 گیندوں پر 75 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ 145 رنز کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری جنوبی افریقہ کی شروعات اچھی نہیں رہی۔ جارڈن ہرمن 13 گیندوں پر 4 چوکوں کی مدد سے 20 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ اس کے بعد لوان ڈرے پریٹوریئس 22 رنز بنا کر بریڈ ایونز کا شکار بنے، جبکہ ٹونی ڈی زورزی صرف 15 رنز بنا سکے۔ تاہم دوسری جانب ڈیوالڈ بریوس نے جارحانہ انداز جاری رکھا۔

انہوں نے صرف 24 گیندوں پر چھکا لگا کر اپنی نصف سنچری مکمل کی۔ بریوس کی طوفانی بیٹنگ کے سامنے زمبابوے کا بولنگ اٹیک بے بس دکھائی دیا اور میچ یکطرفہ ہو گیا۔ بریوس نے 32 گیندوں پر 75 رنز کی ناقابل شکست اننگز میں 7 چوکے اور 6 چھکے لگائے۔ روبن ہرمن 11 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے اور جنوبی افریقہ نے ہدف مقررہ 20 اوورز سے کہیں پہلے حاصل کر لیا۔ اس سے قبل ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے والی زمبابوے کی ٹیم نے اچھی شروعات کی۔ برائن بینیٹ اور بین کرن نے پہلے وکٹ کے لیے 45 رنز جوڑے۔ کرن نے 12 گیندوں پر 4 چوکے اور ایک چھکا لگا کر 24 رنز بنائے، جبکہ بینیٹ 35 گیندوں پر 34 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ ان کی اننگز میں 4 چوکے اور ایک چھکا شامل تھا۔ ڈیون مائرز نے 17 رنز بنائے، جبکہ کپتان سکندر رضا صرف 10 رنز بنا سکے۔ ریان برل بھی 4 رنز سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ ویسلے مادھیویرے 14 گیندوں پر 12 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، جبکہ بریڈ ایونز نے 4 رنز بنائے۔

آخر میں تادیواناشے ماروانی نے تیز رفتار بیٹنگ کرتے ہوئے صرف 13 گیندوں پر 30 رنز بنائے۔ انہوں نے ایک چوکا اور 3 چھکے لگائے۔ ماروانی کی اہم اننگز کی بدولت زمبابوے نے 20 اوورز میں 8 وکٹوں کے نقصان پر 144 رنز بنائے۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے ڈوآن جانسن نے عمدہ بولنگ کرتے ہوئے 3 وکٹیں حاصل کیں۔ پرینلن سبراین نے 27 رنز دے کر 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا، جبکہ ایتھن بوش اور کپتان بیورن فورٹوئن نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ اس جیت کے ساتھ جنوبی افریقہ نے ٹرائی سیریز میں اپنی پوزیشن مضبوط کر لی، جبکہ ڈیوالڈ بریوس کی شاندار اننگز میچ کا سب سے نمایاں لمحہ رہی۔ جنوبی افریقہ نے زمبابوے کو 7 وکٹوں سے شکست دے دی، جس کے ہیرو نوجوان بلے باز ڈیوالڈ بریوس رہے جنہوں نے گراؤنڈ پر چھکوں اور چوکوں کی برسات کر دی۔ نامیبیا کے ونڈہوک کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلے گئے Cricbuzz اس ٹی ٹوئنٹی ٹرائی سیریز (T20I Tri-Series) کے دوسرے میچ میں جنوبی افریقہ نے شاندار واپسی کرتے ہوئے زمبابوے کو یکطرفہ مقابلے کے بعد دھول چٹا دی۔

جموں و کشمیر کو عالمی کھیلوں کے مقابلوں کی میزبانی بھی کرنی چاہیے: منوج سنہا

جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے ہفتہ کو کہا کہ جموں و کشمیر کو صرف بین الاقوامی کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ لینے کا ہدف نہیں رکھنا چاہیے

سری نگر: جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے ہفتہ کو کہا کہ جموں و کشمیر کو صرف بین الاقوامی کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ لینے کا ہدف نہیں رکھنا چاہیے بلکہ ان مقابلوں کی میزبانی کر کے اپنی صلاحیتوں کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔ قومی یوم کھیل کے موقع پر یہاں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سنہا نے کہا کہ گزشتہ چھ برسوں میں خطے نے کھیلوں کے میدان میں جو کامیابیاں حاصل کی ہیں، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلسل اور منظم تیاری سے ”چیمپئنز کا پورا دور“ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے ہاکی کے عظیم کھلاڑی میجر دھیان چند کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور نوجوانوں سے 2047 تک وکست بھارت کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔ سنہا نے کہا، ”چیمپئن نظم و ضبط اور محنت سے بنتے ہیں، شارٹ کٹ سے نہیں۔“ انہوں نے کارپوریٹ اداروں پر زور دیا کہ وہ کھلاڑیوں کے تمغے جیتنے کے بعد ہی نہیں بلکہ ٹیلنٹ کی شناخت کے مرحلے سے ہی ان کی حمایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ کھیلوں کے چیمپئن تیار کرنے میں معاشرے، کوچز، معاون عملے اور والدین کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ سنہا نے نوجوانوں کے لیے تین ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہیں مثال قائم کرنی چاہیے، وقار کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیے، شکست کو خوش دلی سے قبول کرنا چاہیے اور آنے والی نسلوں کو متاثر کرنا چاہیے۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ زبان اور مذہب کے اختلافات سے بالاتر ہونے اور اگلی نسل کی رہنمائی کے لیے کھیلوں کو ذریعہ بنائیں۔ انہوں نے منشیات سے پاک مہم میں نوجوانوں کی شرکت کو سراہتے ہوئے کہا کہ ترقی کا پیمانہ صرف جی ڈی پی نہیں بلکہ شہریوں کی صحت، توانائی اور اعتماد بھی ہے۔ انہوں نے کہا، ”ایک صحت مند ہندوستان بے خوف ہندوستان ہے۔ ایک کھیلوں سے وابستہ ہندوستان پراعتماد ہندوستان ہے، اور ایک پراعتماد ہندوستان ناقابلِ شکست ہندوستان ہے۔“ میجر دھیان چند کی شاندار کارکردگی کو یاد کرتے ہوئے سنہا نے انہیں ہندوستان کی سب سے گہری اور دیرپا علامتوں میں سے ایک قرار دیا، جن کی صلاحیت نے پوری دنیا کو ہندوستان کے بے پناہ کھیلوں کے ٹیلنٹ کا اعتراف کرنے پر مجبور کیا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ کھیل صرف تمغے جیتنے کا نام نہیں بلکہ ثابت قدمی، اتحاد اور قوم کی تعمیر کے جذبے کو فروغ دینے کا ذریعہ بھی ہیں۔ انہوں نے کہا، ”کھیل زندگی کا سب سے سچا استاد ہے۔ کھیل کا میدان کبھی جھوٹ نہیں بولتا، بلکہ یہ بتاتا ہے کہ آج آپ کہاں کھڑے ہیں اور کل بہتر بننے کے لیے آپ کو کیا کرنا ہوگا۔ کھیلوں میں کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتا۔“ نوجوانوں کے کردار کو اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کھیل خوابوں کو پرواز دیتے ہیں اور انہیں جموں و کشمیر کے نوجوان کھلاڑیوں پر پورا اعتماد ہے، جو ہندوستان کے روشن مستقبل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ سنہا نے ایسے مستقبل کا تصور پیش کیا جہاں ہر گرام پنچایت کھیلوں کی طاقت سے فائدہ اٹھائے، چھوٹے شہروں کی اکیڈمیاں ٹیلنٹ کو پروان چڑھائیں اور کسانوں کی بیٹیوں کو بھی بڑے شہروں کے سینٹرز آف ایکسیلنس کے کھلاڑیوں جیسی سائنسی تربیت حاصل ہو۔

پاکستان کی بیٹنگ لائن اپ پر انگلینڈ کے سابق کپتان کی سخت تنقید

مائیکل وان نے سیکنڈ ڈویژن کاؤنٹی کرکٹ سے کیا موازنہ

نئی دہلی: مائیکل وان نے انگلینڈ کے بولنگ اٹیک کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک اچھا اٹیک ہے اور اس میں بہت صلاحیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان تمام گیند بازوں میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔ انگلینڈ کے خلاف لارڈز میں کھیلے جا رہے دوسرے ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں پاکستان کی پوری ٹیم 110 رنز پر سمٹ گئی۔ انگلینڈ کے سابق کپتان مائیکل وان نے پاکستان کی بیٹنگ لائن اپ پر سخت تنقید کرتے ہوئے اس کا موازنہ ’سیکنڈ ڈویژن کاؤنٹی کرکٹ‘ سے کیا ہے۔ مائیکل وان نے انگلینڈ کے بولنگ اٹیک کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک اچھا اٹیک ہے اور اس میں بہت صلاحیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان تمام گیند بازوں میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔ انہوں نے کہا، ”جب آپ کے پاس چار گیند باز اچھی بولنگ کر رہے ہوں تو یہ انگلش کرکٹ کے لیے بہت اچھا اشارہ ہے۔ ابھی بہت کچھ باقی ہے۔“ وان نے کہا، ”میں پوری ایمانداری سے کہوں گا کہ انگلینڈ کے گیند بازوں کو بالکل بھی چیلنج نہیں مل رہا۔ پاکستان کی بیٹنگ لائن اپ شاید سب سے آسان بیٹنگ لائن اپ ہے۔ میرے خیال میں ایک گیند باز کے طور پر وہ سب بولنگ کے لیے قطار میں کھڑے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ وہاں وکٹیں موجود ہیں۔ اولی رابنسن، جوفرا آرچر اور جوش ٹنگ نے پاکستان کی بیٹنگ کو تہس نہس کر دیا۔“ انگلینڈ کے سابق کپتان نے کہا، ”مجھے لگتا ہے کہ وہ سب جانتے ہیں کہ پاکستان بڑا اسکور نہیں بنائے گا۔ اس لیے آپ صرف 40 سے 50 اوورز کے لیے میدان میں ہوں گے، اس لئے آپ ہر اسپیل میں اپنی پوری توانائی لگا سکتے ہیں۔ آپ جو روٹ کے پاس جا کر کہیں گے، ’ارے، میں ایک اور گیند کروں گا۔‘ وہاں بہت ساری وکٹیں موجود ہیں۔“ انہوں نے مزید کہا، ”یہ بہت آسان ہے۔ وہ اب بھی اچھا کام کر رہے ہیں اور اب بھی بہت خطرناک دکھائی دے رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ بولنگ اٹیک جس طرح گیند بازی کر رہا ہے، اگر وہ اسی انداز میں جاری رہا تو بہتر بیٹنگ لائن اپ کو بھی چیلنج کرے گا۔“ وان نے پاکستان کی بیٹنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا، ”لیکن یہ پاکستان کی بیٹنگ ہے۔ کیا یہ سیکنڈ ڈویژن کاؤنٹی کرکٹ ہے؟ ان کی بیٹنگ دیکھ کر ایسا نہیں لگتا کہ یہ ٹیسٹ میچ کی بیٹنگ لائن اپ ہے۔“

میں اسکرپٹ پر کبھی مکمل طور پر قائم نہیں رہتی: گیتو موہنداس کا پرانا ویڈیو وائرل

فلم کو شائقین اور ناقدین کے ایک حصے کی جانب سے ملا جلا ردعمل ملنے کے درمیان گیتو کا پرانا ویڈیو وائرل ہو گیا

یش کی فلم ”ٹاکسک: اے فیری ٹیل فار گرون اپس“ کی ریلیز کے بعد ہدایت کارہ گیتو موہنداس کا ایک پرانا ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ فلم کو شائقین اور ناقدین کے ایک حصے کی جانب سے ملا جلا ردعمل ملنے کے درمیان گیتو کا کئی سال پرانا بیان دوبارہ بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ یش کی فلم ”ٹاکسک: اے فیری ٹیل فار گرون اپس“ کی ریلیز کے بعد ہدایت کارہ گیتو موہنداس کا ایک پرانا ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ فلم کو شائقین اور ناقدین کے ایک حصے کی جانب سے ملا جلا ردعمل ملنے کے درمیان گیتو کا کئی سال پرانا بیان دوبارہ بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ گیتو نے اپنی پرانی گفتگو میں اپنے فلم سازی کے انداز کے بارے میں بتایا تھا کہ ان کے لیے اسکرپٹ ایک حتمی چیز نہیں ہوتی۔ ان کے مطابق وہ لکھتے وقت کچھ اور سوچتی ہیں، شوٹنگ کے دوران چیزیں بدل جاتی ہیں اور ایڈیٹنگ کے مرحلے میں فلم کی شکل مزید تبدیل ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ کبھی بھی اسکرپٹ پر مکمل طور پر قائم نہیں رہتیں۔ گیتو کے مطابق وہ کچھ لکھتی ہیں، کچھ اور شوٹ کرتی ہیں اور پھر ایڈیٹنگ میں ایک نئی شکل سامنے آتی ہے، جس کے بعد وہ فلم سے مطمئن ہوتی ہیں۔ گیتو نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ پروڈیوسرز کے ساتھ کام شروع کرنے سے پہلے ہی انہیں اپنے تخلیقی طریقۂ کار کے بارے میں آگاہ کر دیتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پروڈیوسرز کو یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ جو کچھ وہ اسکرپٹ میں پڑھ رہے ہیں، فلم بالکل اسی شکل میں اسکرین پر نظر آئے گی۔ ایک اور پرانی گفتگو میں گیتو نے اپنے عمل کو احمقانہ قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ شروع سے آخر تک فلم کی مکمل سمت ہمیشہ پہلے سے طے نہیں کرتیں۔ ان کے مطابق مشترکہ طور پر اسکرپٹ پر کام کرنے کے دوران بھی چیزیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں اور وہ سیٹ پر بھی تخلیقی تجربات اور تبدیلیوں کے لیے جگہ رکھتی ہیں۔ ۲۶ راگست کو فلم ”ٹاکسک“ سینما گھروں میں ریلیز ہوئی۔ فلم میں یش مرکزی کردار میں ہیں، جبکہ کیارا اڈوانی، نین تارا، ہما قریشی، تارا ستاریا اور رکمنی وسنتھ بھی اہم کرداروں میں شامل ہیں۔ یہ فلم گوا کے پس منظر میں بنائی گئی ایک پیریڈ گینگسٹر ایکشن ڈراما ہے۔ فلم کے ایک حصے کو کہانی اور اس کی پیشکش پسند نہیں آئی، جس کے بعد سوشل میڈیا پر فلم کے حوالے سے مختلف تبصرے سامنے آئے۔ اسی دوران گیتو کا پرانا ویڈیو دوبارہ سامنے آنے پر بعض صارفین نے ان کے بیان کو ”ٹاکسک“ سے جوڑنا شروع کر دیا۔

شاہ رخ نے مراٹھی فلم ”دیوڑ بند ۲“ بچائی، میکرز نے منافع کسانوں کو عطیہ کر دیا

بالی ووڈ سپر اسٹار شاہ رخ خان نے مراٹھی سنیما کیلئے ایک قابل تعریف قدم اٹھاتے ہوئے فلم ’دیوڑ بند ۲‘ کی ریلیز میں درپیش مالی رکاوٹ دور کرنے میں مدد کی

بالی ووڈ سپر اسٹار شاہ رخ خان نے مراٹھی سنیما کے لیے ایک قابل تعریف قدم اٹھاتے ہوئے فلم ’دیوڑ بند ۲‘ کی ریلیز میں درپیش مالی رکاوٹ دور کرنے میں مدد کی۔ فلم ساز پروین تارڈے کے مطابق شاہ رخ خان نے اپنی پروڈکشن کمپنی ریڈ چلیز انٹرٹینمنٹ سے فلم کا تقریباً ۴۳ ر لاکھ روپے کا DCP بل معاف کرنے کی ہدایت دی، جس کے بعد محدود بجٹ میں بننے والی فلم کے لیے سنیما گھروں تک پہنچنا ممکن ہوا۔ فلم کی کامیابی کے بعد اس کے منافع سے خودکشی کرنے والے کسانوں کے بچوں کی تعلیم میں مدد کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ فلم ساز پروین تارڈے کے انکشاف کے بعد بالی ووڈ سپر اسٹار شاہ رخ خان کا مراٹھی سنیما کے لیے ایک قابل تعریف اقدام سامنے آیا ہے۔ تارڈے کے مطابق شاہ رخ خان نے فلم ”دیوڑ بند ۲“ (Deool Band 2) کو سنیما گھروں تک پہنچانے میں درپیش ایک بڑے مالی مسئلے کو حل کرنے میں مدد کی۔ انہوں نے اپنی پروڈکشن کمپنی ریڈ چلیز انٹرٹینمنٹ سے فلم کا تقریباً ۴۲ ر لاکھ روپے کا ڈجیٹل سنیما پیکیج (DCP) بل معاف کرنے کو کہا، جس کے باعث محدود مالی وسائل کے باوجود فلم کی تھیٹر ریلیز ممکن ہو سکی۔ پنک وِلا کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں پروین تارڈے نے بتایا کہ ابتدا میں فلم کی ٹیم نے ڈی سی پی کے لیے تقریباً ۱۲ ر لاکھ روپے کا بجٹ رکھا تھا۔ ڈی سی پی وہ ڈجیٹل فارمیٹ ہے جس کی ضرورت فلم کو سنیما گھروں میں دکھانے کے لیے ہوتی ہے۔ تاہم حتمی بل بڑھ کر تقریباً ۴۳ ر لاکھ روپے ہو گیا، جسے فلم ساز ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ تارڈے نے اس صورتحال کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس اتنی رقم نہیں تھی اور نہ ہی کوئی ایسا ذریعہ تھا جہاں سے وہ یہ رقم حاصل کر سکتے۔ اس کے بعد فلم ساز نے ریڈ چلیز انٹرٹینمنٹ سے رابطہ کیا اور بتایا کہ فلم ”دیوڑ بند ۲“ محدود بجٹ میں بنائی گئی ایک مراٹھی فلم ہے۔ معاملہ بالآخر شاہ رخ خان تک پہنچا۔ انہیں فلم کے بارے میں بتایا گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے پیچھے وہی ٹیم ہے جس نے فلم ”ملشی پیٹرن“ بنائی تھی، جس کا بعد میں ہندی میں ”انتم“ کے نام سے ریمیک بھی بنایا گیا۔ DCP کی بقایا رقم کے بارے میں جاننے کے بعد شاہ رخ خان نے مبینہ طور پر اپنی ٹیم کو فلم کا پیکیج جاری کرنے کی ہدایت دی۔ تارڈے کے مطابق شاہ رخ نے کہا کہ ”ان کا بل معاف کر دیں۔ یہ مراٹھی فلم ہے، انہیں ڈی سی پی دے دیں۔ ادائیگی بعد میں دیکھ لیں گے۔ اگر فلم اچھی ہے تو انہیں ڈی سی پی دے دیں۔“ پروین تارڈے نے شاہ رخ خان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ سپر اسٹار نے ایسے وقت میں فلم کی مدد کی جب کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ تجارتی طور پر کامیاب ہوگی یا نہیں۔ ان کے مطابق شاہ رخ کا یہ اقدام ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ دریں اثنا، فلم ”دیوڑ بند ۲“ نے مراٹھی سنیما میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔

۹۷ کروڑ روپے خرچ کئے گئے، ’باہوبلی‘ کی پریکوئل سیریز کیوں منسوخ ہوئی؟

نیٹ فلکس کی منسوخ شدہ سیریز ”باہوبلی: بفور دی بگننگ“ کے حوالے سے ایک بڑا انکشاف سامنے آیا ہے۔ سینماٹوگرافر مکیش جی کے مطابق سیریز کے دو مکمل سیزنز اور تیسرے سیزن کے کچھ حصے فلمائے جا چکے تھے، جبکہ منصوبے پر تقریباً ۹۷ کروڑ روپے خرچ بھی ہو چکے تھے

نیٹ فلکس کی منسوخ شدہ سیریز ”باہوبلی: بفور دی بگننگ“ کے حوالے سے ایک بڑا انکشاف سامنے آیا ہے۔ سینماٹوگرافر مکیش جی کے مطابق سیریز کے دو مکمل سیزنز اور تیسرے سیزن کے کچھ حصے فلمائے جا چکے تھے، جبکہ منصوبے پر تقریباً ۹۷ کروڑ روپے خرچ بھی ہو چکے تھے۔ مجموعی طور پر ۲۷۰ کروڑ روپے کے بجٹ والی اس سیریز کو نیٹ فلکس میں قیادت کی تبدیلی کے بعد نئی کاسٹ اور تخلیقی تبدیلیوں کی تجاویز کے باعث بالآخر منسوخ کر دیا گیا۔ سینماٹوگرافر مکیش جی نے انکشاف کیا ہے کہ نیٹ فلکس کی منسوخ شدہ سیریز ”باہوبلی: بفور دی بگننگ“ کے دو مکمل سیزن اور تیسرے سیزن کے کچھ حصے فلمائے جا چکے تھے، لیکن اس کے باوجود یہ منصوبہ منسوخ کر دیا گیا۔ ان کے مطابق سیریز پر تقریباً ۹۷ کروڑ روپے خرچ ہو چکے تھے، جبکہ اس کے لیے مجموعی طور پر ۲۷۰ کروڑ روپے کا بجٹ مقرر کیا گیا تھا۔ ’ورائٹی انڈیا‘ کو دیے گئے ایک انٹرویو میں مکیش جی نے بتایا کہ انہوں نے اس سیریز میں تقریباً ۱۸ ماہ تک پرنسپل ڈائریکٹر آف فوٹوگرافی کے طور پر کام کیا۔ یہ سیریز ایس ایس راجامولی کی مشہور ”باہوبلی“ فلموں کا پریکوئل تھی۔ منصوبہ منسوخ ہونے کے وقت تقریباً ۶۰ سے ۷۰ دن کی شوٹنگ باقی تھی۔ مکیش نے کہا کہ اس منصوبے کے اچانک رک جانے کا ان پر گہرا اثر پڑا اور وہ تقریباً چھ ماہ تک ڈپریشن میں رہے۔ ان کے مطابق یہ منصوبہ ایک ہی دن میں منسوخ نہیں ہوا بلکہ آہستہ آہستہ ختم ہوتا گیا، جسے قبول کرنا ان کے لیے انتہائی مشکل تھا۔ انہوں نے اسے اپنے کیریئر کے انتہائی اہم منصوبوں میں سے ایک قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ واقعہ آج بھی ان کے لیے انتہائی افسوس ناک ہے۔ نیٹ فلکس نے ۲۰۱۸ء میں سیریز ”باہوبلی: بفور دی بگننگ“ کا اعلان کیا تھا۔ یہ سیریز فلم ”باہوبلی“ کی کہانی کے اہم کردار شیوگامی کے عروج پر مبنی تھی۔ سیریز میں مرونال ٹھاکر شیوگامی کا کردار ادا کر رہی تھیں اور وہ کئی ماہ تک اس کے لیے شوٹنگ بھی کر چکی تھیں۔ مکیش جی کے مطابق ابتدائی طور پر نیٹ فلکس کی سابق قیادت کے دور میں منصوبہ معمول کے مطابق آگے بڑھ رہا تھا اور ایس ایس راجامولی بھی تیار کیے گئے مواد سے مطمئن تھے۔ تاہم نیٹ فلکس میں قیادت تبدیل ہونے کے بعد نئی انتظامیہ نے کئی بڑی تبدیلیاں کرنے کا مطالبہ کیا۔ ان میں پہلے سیزن میں مزید ایکشن شامل کرنا اور مرکزی اداکارہ کو تبدیل کرنا بھی شامل تھا، کیونکہ نئی انتظامیہ مرونال ٹھاکر کی کارکردگی سے مطمئن نہیں تھی۔ مکیش نے کہا کہ ایس ایس راجامولی خود اس منصوبے کی نگرانی کر رہے تھے اور وہ بھی تیار شدہ مواد سے خوش تھے۔ ان کے مطابق اگر کسی قسم کے خدشات یا اعتراضات تھے تو انہیں منظوری دیے جانے سے پہلے ہی سامنے آ جانا چاہیے تھا۔ مکیش کے مطابق نیٹ فلکس نے منصوبہ چھوڑنے کے بجائے مزید ۷۰ کروڑ روپے دے کر نئی کاسٹ کے ساتھ سیریز دوبارہ شوٹ کرنے کی پیشکش بھی کی تھی۔ تاہم پروڈیوسرز دیوا کٹا اور پروین ستارو کے لیے معاملہ صرف پیسے کا نہیں تھا بلکہ ۱۸ ماہ کی محنت اور وقت بھی اس میں شامل تھا۔ اس دوران مرونال ٹھاکر کے کیریئر میں بھی نمایاں ترقی ہوئی اور وہ اس وقت کے مقابلے میں کہیں بڑی اسٹار بن چکی تھیں جب انہوں نے شیوگامی کا کردار قبول کیا تھا۔ اس لیے نئی کاسٹ کے ساتھ پورے منصوبے کو دوبارہ شروع کرنا عملی اور مالی اعتبار سے بھی پیچیدہ ہو گیا۔ مکیش نے بتایا کہ مرکزی اداکاروں کو تبدیل کرنے کا مطلب ۱۸ ماہ کی مکمل شوٹنگ ضائع کرنا تھا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ سیریز کے کئی اداکاروں نے اپنے کرداروں کے لیے طویل عرصے تک جسمانی تبدیلیاں اختیار کی تھیں، جن میں سر منڈوانا یا لمبی داڑھی رکھنا شامل تھا۔ منصوبہ منسوخ ہونے کے بعد اداکار دیگر کاموں میں مصروف ہو گئے اور اسی کاسٹ کو دوبارہ اکٹھا کرنا ممکن نہیں رہا۔ مکیش جی نے کہا کہ چند سال تک انہیں امید تھی کہ نیٹ فلکس اس منصوبے کو دوبارہ شروع کر سکتا ہے، لیکن اب انہیں ایسا ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ ان کے مطابق سیریز میں مہاراشٹرا کے چند بزرگ اداکاروں نے بھی اہم کردار ادا کیے تھے، جو اب دنیا میں نہیں رہے۔ ان حالات میں منصوبے کو اسی شکل میں دوبارہ زندہ کرنا مزید مشکل ہو گیا ہے۔ ’باہوبلی‘ کی پریکوئل سیریز ’باہوبلی: بفور دی بگننگ‘ کو نیٹ فلکس نے تخلیقی اختلافات، کاسٹ اور ڈائریکٹرز کی تبدیلیوں اور شوٹنگ کے دوران آنے والے دیگر مسائل کی وجہ سے منسوخ کیا تھا۔ اس مہتواکانکشی منصوبے پر ۹۷ کروڑ روپے خرچ ہو چکے تھے اور دو سیزن مکمل طور پر فلمائے جانے کے باوجود ناظرین اسے کبھی نہیں دیکھ سکے۔ تخلیقی اختلافات نیٹ فلکس کو شوٹنگ کے بعد فائنل پروڈکٹ کے معیار اور کہانی کی پیشکش سے تسلی نہیں تھی۔ اس سیریز کا موازنہ ایس ایس راجامولی کی اصل ’باہوبلی‘ فلموں سے ہونا تھا، اس لیے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔